بس عشق ہو



کشاف اقبال

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں۔

www.pakistanipoint.com

بس عشق ہو



کشاف اقبال



مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں۔

www.pakistanipoint.com

بس عشق ہو

کتابی شکل: پاکستانی پوائنٹ کمپوزنگ ٹیم

پاکستانی پوائنٹ کوئی تجارتی ویب سائٹ نہیں ہے یہاں پر موجود ناولز بالکل مفت ہیں۔اس مشن کا مقصد صرف اردو ادب کی خدمت کرنا ہے تاکہ جو لوگ وطن سے دور ہیں اور اردو کتب حاصل نہیں کر سکتے، وہ یہاں سے ڈاؤنلوڈ کر لیں۔اگر آپ اردو لکھنا جانتے ہیں تو آپ بھی روز کا ایک صفحہ کمپوز کر کے اس مشن کا حصہ بن سکتے ہیں۔مزید معلومات کے لئے،

سپر موڈز: صبا گل، تتلی، ٹیم لیڈر: ایم وائے صائم، مینجمنٹ: حسیب یا وقار سے رابطہ کریں، شکریہ







ہمیں پہلی فرصت میں ہی ممتحنہ کا نکاح کر دینا چاہیے تھا، لیکن ہم نے اس وقت سماجی رسم کو تفریحی رسم پر فوقیت دی اور دیکھو، آج کیا ہو گیاہماری بیٹی کے ساتھ۔اگر اس دن اس کا نکاح ہو گیا ہوتا تو کم از کم یہ نوبت تو ہرگز نہ آتی۔ نکاح میں اللہ کی رضامندی شامل ہوتی ہے اور منگنی میں صرف ہماری۔ ہم نے اللہ کی رضامندی پر اپنی رضامندی کو فوقیت دی اور دیکھو آج ہماری بیٹی کی کیا حالت ہو گئی۔ "ماں کے ساتھ باپ بھی آنسو بہانے لگا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں حارث، لیکن اب کیا فائدہ ان باتوں کا، ہماری بیٹی اس حال تک پہنچ ہی گئی۔ "غم تھا کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اور آنسو تھے جو تھم نہیں رہے تھے۔

"آپ لوگ اس طرح مت روئیں۔ وہ ابھی اپنی زندگی سے جنگ میں ہے۔شکست نہیں کھائی اس نے اور جب اپنے جنگ پر جاتے ہیں، تو گھر والے مایوس ہو کر غم نہیں مناتے۔ غازی بن کر ان کے واپس لوٹنے کی دعا کرتے ہیں اور وہ غازی بن کر ہی میدان جنگ سے واپس لوٹے گی۔ "وہ اپنی زندگی کو اپنی زندگی کا کچھ حصہ،

اپنا خون دے کر آیا ہی تھا کہ اس نے ممتحنہ کے امی ابو کو غمگین دیکھا۔ وہ انہیں سوگ مناتا دیکھ کر غصہ کرنے لگا۔

اس کے غصہ کرتے ہی حارث اور عنایہ کو سمجھ آیا کہ غم زدہ ہونے سے بہتر ہے کہ ہوش میں آنے کی دعا کی جائے۔عنایہ بیگم مصلّے پر بیٹھ گئیں اور حارث تسبیح ہاتھ میں لیے اپنی بیٹی کی صحت یابی کے لیے دعائیں کرنے لگااور وہ ...اس کا نظریہ تو کچھ اور ہی تھا۔

"اب یہ بندہ شکرانے کے نفل بھی ادا کرے گا۔

عنایہ بیگم کے سلام پھیرتے ہی ڈاکٹر صاحب آپریشن تھیٹر سے باہر نکل آئے۔

"کیسی حالت ہے اب اس کی؟ "سوال تینوں کا تھا پر پوچھنے میں پہل برہان نے کی۔

"ہم نے مریضہ کو خون کی بوتل لگا دی ہے پر حالت پر کچھ خاص فرق نہیں پڑا۔ اگلے پندرہ منٹ تک ان کی ہارٹ بیٹ نارمل نہیں ہوئی تو آئی ایم سوری۔"ڈاکٹر صاحب جواب دے چکے تھے۔ وہ ممتحنہ سے کچھ سوالات کرنے اندر چلا گیا۔

"میں نے اپنا لہو تمہیں دیا ہے۔تم اس کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتیں ممتحنہ۔

"وہ اس کا منگنی کی انگوٹھی والا ہاتھ اپنے دل پر رکھنے لگا، وہ انگوٹھی اتر نہ سکی تھی۔

”میری جان !دیکھو میرا دل تمہارے بغیر بھی دھڑک رہا ہے اور یہ تو ممکن ہی نہیں کہ میں تمہارے بغیر سانس لوں۔ اس کا مطلب یہی ہوا کہ تم مجھے سن رہی ہو۔ اگر سن رہی ہو تو ایک بار دیکھ بھی لو۔ پلیز ”...وہ اس کے ہاتھوں کو چومنے لگا لیکن اس نے کچھ رسپانس نہیں دیا۔

”تم ہو تو میں ہوں۔ تم نہیں ہو تو میں کون ہوں؟ ”برہان کو یقین تھا کہ اس کی باتیں اس کے دل تک ضرور جائیں گی اور اسے دھڑکنے پر مجبور کردیں گی۔ اس کی شہادت کی انگلی میں حرکت ہونے لگی۔

”ممتحنہ !اپنی آنکھیں کھولو پلیز۔ ورنہ میں مزید اپنی آنکھوں کو کھلا رکھنے کا گناہ نہیں کر پائوں گا۔ ” وہ رونے لگا۔ روتے روتے اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔

☆...☆...☆

وہ بہار کے دن تھے، گلوں کے کھلنے کے دن، خوشبوئوں کے دن، شجر پر نئی شاخوں کے اگنے کے دن اور خزاں کے پتے جھڑنے کے دن۔

آج اس کے اسکول میں سالانہ بہار فیسٹول تھا۔ اسے ہمیشہ اس تقریب کا انتظار رہتا۔ پھولوں سے اتنی مانوس جو تھی۔ اس کے دن کا آغاز ہوتا بھی تو صرف پھولوں سے اور اپنے ہر دن کا اختتام بھی وہ پھولوں پر کرتی۔ہر صبح اپنے لان سے

ایک پھول توڑ کر اپنے بالوں میں سجا لیا کرتی۔ کبھی گلاب تو کبھی چنبیلی، کبھی سوسن تو کبھی گل ِ لہی۔ بچپن ہی سے پھولوں سے اتنی واقفیت اتنی شناسائی تھی کہ پھولوں کا حسن بھی اس کے چہرے پر نمودار ہونے لگا تھا۔ وہ گلوں کا ہر رنگ اوڑھے ہوئے تھی ۔ کبھی کھلتا ہوا گلاب لگتی تو کبھی سورج مکھی کا پھول۔ ایسی بات نہیں تھی کہ اس میں موجود تمام خوب صورتی، تمام نزاکت ان پھولوں کے ساتھ رہنے، ان سے باتیں کرنے کی بنا پر آئی تھی۔ وہ تو خود ہی ایک پھول تھی۔ قدرتی حسن سے مالا مال ممتحنہ پھولوں کے مانند تھی۔ہر پھول کے کھلنے کا کوئی نہ کوئی موسم ضرور ہوتا ہے، لیکن وہ سدا بہا ر تھی جسے کھلنے کے لیے بہار کا انتظار نہیں کرنا پڑتا تھا۔

"ماما میں بہت لیٹ ہو گئی ہوں پلیز تھوڑا جلدی کر دیں۔ "عنایہ بیگم اپنی بیٹی کے لمبے گھنے بالوں میں کنگھی کر رہی تھیں کہ ممتحنہ نے جلد بازی دکھانا شروع کر دی۔

"کوئی دیر نہیں ہوئی میری گلابو۔ فیسٹول آٹھ بجے شروع ہو گا، ابھی صرف سات ہی بجے ہیں اور خبر دار جو ورکنگ وومن کی طرح ناشتا کیے بغیر نکل گئیں تو۔ " عنایہ بیگم اس بارہ سالہ بچی، جو سوچ اور اندازِ گفت گو سے ورکنگ وومن لگتی تھی، کو فیسٹول کے اوقات سے آگاہ کرنے لگیں۔

”میری گلابو تو بہت پیاری بچی ہے۔ناشتے سے انکار نہیں کرتی اور آج تو اس کی دادی اسے اپنے ہاتھوں سے ناشتا کروائیں گی۔ “ ممتحنہ کے بالوں میں جیسے ہی پونی بندھی، دادی نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

”آپ سب تو مجھے ایسے ٹریٹ کرتے ہیں جیسے میں دودھ پیتی بچی ہوں۔ کر لوں گی ناشتا، دادی آپ زحمت نہ کریں اور میں لیٹ نہیں ہونا چاہتی۔آپ تو جانتی ہی ہیں کہ آج کے دن کا انتظار میں پورا سال کرتی ہوں۔”وہ اپنی دادی کے رخسار پر اپنی گول مٹول گلابی ہتھیلی پھیرتے ہوئے بولی۔ اس کے اس رویے کو دیکھ کر دادی نے اس کا ماتھا چوم لیا۔

”دادی کی پوتی بڑی ہو کر کیا بنے گی؟ ”اور روز کی طرح دادی نے وہ سوال ایک بار پھر اپنی پوتی سے پوچھ لیا ، یہ سوچ کر کہ شاید اس بار اس کا جواب ڈاکٹر یا انجینئر ہو گا۔پر وہ بارہ سالہ ممتحنہ ایک بار پھر اپنے گھر والوں کو چونکا گئی۔

”گل کار، یعنی فلورسٹ “ (Florist)وہ جھلملاتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ بولی اور اپنے دادا کے پاس چلی گئی جو کمرے میں موجود اپنی پوتی کو نوعمری ہی میں بڑا ہوتا دیکھ رہے تھے ۔

"گل کار گل کار...بس یہی رٹ لگائے رکھتی ہے یہ چھٹکی۔ بھئی کسی تعلیم سے منسلک شعبے میں جائے تو بات بھی ہو پر یہ تو وہی مرغی کی ایک ٹانگ۔ "اپنی پوتی کو اپنے پاس سے جاتا دیکھ کر دادی نے طنزاً کہا۔

"بننے دو میری پوتی کو جو وہ بننا چاہتی ہے۔ مجھے اپنی گلابو پر پورا بھروسا ہے، یہ جو بھی شعبہ اختیار کرے گی، کام یابیاں اور تعریفیں ہی سمیٹے گی۔ "وہ دادا کے پاس بھاگتی ہوئی آ رہی تھی کہ دادا نے اسے اپنے سینے لگا لیا۔

"دیکھا آپ نے دادی، دادا بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں اور انسان کو بڑے ہو کر وہی کام کرنا چاہیے جس میں اس کا بچپن سے انٹرسٹ ہو اور آپ سب لوگ تو جانتے ہی ہیں کہ پھولوں کے ساتھ میرا تعلق کتنا گہرا ہے۔ تو پلیز جب میں بڑی ہو جائوں تو مجھے ان پھولوں سے دور مت کیجیے گا۔ "وہ بارہ سالہ بچی جو اپنے دادا کی گود میں تھی، کھڑکی سے نظر آنے والے لان کو دیکھنے لگی۔

اس کا اندازِ گفت گو گھر کے تمام افراد کے لیے کسی فرحت بخش جام کی طرح تھا۔ سب کی جان اس بارہ سالہ بچی کے ساتھ جڑی ہوئی تھی۔

ناشتا کرنے کے بعد وہ اپنے دادا کے ہم راہ اسکول جانے لگی لیکن ہمیشہ کی طرح گھر کے دروازے سے قدم باہر نکالنے سے پہلے وہ لان میں جانا نہیں بھولی۔

"آج کون سے پھول کا انتخاب کرے گی میری گلابو؟ آج وہ کون سا خوش قسمت پھول ہو گا جو میری گلابو کے بالوں کی زینت بنے گا؟"اور ہمیشہ کی طرح ممتحنہ کے جواب نے انہیں لاجواب کر دیا۔ وہ ایسے ایسے پھولوں کے نام بتاتی جن کا دادا کو پتا تک نہ ہوتا۔ یہ سب معلومات اسے انٹرنیٹ سے ملا کرتی تھیں۔

"آج میں گلِ وفا کا انتخاب کروں گی۔ گل وفا جسے انگریزی میں فار گیٹ می ناٹ (Forget Me Not)کہتے ہیں۔" اور پھر اس نے نیلا پھول توڑکر اپنی پونی کے ساتھ لگا لیا۔

"او ر اسے گلِ وفا کیوں کہتے ہیں کیا یہ بتانا پسند کریں گی مس فلورسٹ؟ "اس پھول کا نام سن کر دادا کے اندر بھی تجسس کی آگ بھڑک اٹھی۔

"یہ میں آپ کو گھر آ کر بتائوں گی۔ابھی ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔پلیز جلدی جلدی چلیں۔ "ممتحنہ کو اِس وقت صرف فیسٹیول پر پہنچنے کی جلدی تھی، لہٰذا وہ جلدی سے گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔

☆...☆...☆

"آ گئیں مس فلورسٹ؟ آج تو آپ ہی کا دن ہے۔ "وہ جیسے ہی اسکول کے مرکزی دروازے پر گاڑی سے اتری، اس کی سہیلی زارا بھاگ کر اس کے پاس آ گئی۔

"ہاں !یہ تو ہے۔ "وہ جان بوجھ کر اپنی پونی آگے پیچھے کرنے لگی تاکہ زارہ کو بھی پتا چلے کہ آج وہ کون سا پھول اپنے بالوں میں لگاکر آئی ہے۔

"واہ !یہ پھو ل تو کافی یونیک لگ رہا ہے۔میں نے آج سے پہلے اسے کہیں نہیں دیکھا، کیا نام ہے اس کا؟ بہت پیارا لگ رہا ہے یہ۔ "زارا اس کے بالوں میں گلِ وفا کو محسوس کرنے لگی۔

"فار گیٹ می ناٹ مطلب گلِ وفا۔ "اور وہ ایک بار پھر اپنے دادا کو دیکھ کر مسکرانے لگی۔دادا کے اندر ابھی تک اس پھول کے نام کا مطلب جاننے کا تجسس بھرا تھا۔

"وائو "Sounds Beautiful !زارا ایک لمحے کے لیے اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔

"ویسے میری یہ فلور ل ہیٹ دیکھ رہی ہو؟ بڑی مشکل سے تیار کی ہے میں نے۔ تم نہیں پہن کر آئیں فلورل ہیٹ؟میں نے کہا تھا سب نے پہن کر آنی ہے۔ "زارا اپنی فلورل ہیٹ دکھا کر اسے جلانے لگی۔

"ہونہہ !فلورل ہیٹ۔ وہ تو آج میں سب کو بنانا سکھائوں گی۔تمہاری فلورل ہیٹ میں لگائے گئے پھولوں کا کنٹراسٹ غلط ہے۔آج میں سکھائوں گی ،تم بھی سیکھ لینا۔ آج میں نے فلورل ہیٹ ہی کا تو اسٹال لگانا ہے۔"اس کے انداز میں غرور نہیں

تھا بالکل بھی نہیں۔ بس جب کوئی پھولوں سے متعلق کوئی بھی بات کرتا تو وہ اپنا پورا انسائیکلو پیڈیا کھول لیتی۔ یہ کہہ کر وہ گاڑی سے پھولوں کا ڈول نکالنے لگی جس میں طرح طرح کے پھول موجود تھے۔

"اچھا بیٹا اب میں چلتا ہوں، خوب انجوائے کرنا اور ہاں !میں، تمہاری دادی ،ماما پاپا سب آئیں گے آج تمہاری پھولوں کی دکان دیکھنے۔"دادا نے جاتے جاتے اسے کہا تھا۔

"ویسے ایک بات تو بتائو ممتحنہ، تمہیں پھول اتنے زیادہ کیوں پسند ہیں؟ "اب وہ دونوں سہیلیاں ممتحنہ کا اسٹال لگانے میں مصروف ہو گئیں۔

"تم بتائو۔ ہمیں چاکلیٹ کیوں پسند ہے؟ نئے نئے کپڑے کیوں پسند ہیں؟ بارش کیوں پسند ہے؟ "زارا کے ایک سوال پوچھنے پر ممتحنہ نے تین اور سوالات پوچھ لیے۔ اس کے سوالوں کا جواب ان تینوں سوالات کے جوابات میں ہی مخفی تھا۔

"وہ...وہ اس لیے کیوں کہ چاکلیٹ ہمیں اچھی لگتی ہے، بارش اچھی لگتی ہے،کپڑے اچھے لگتے ہیں۔ اس لیے پسند ہے یہ سب۔ "زارا کو اس کا جواب مل چکا تھا۔

"بس ؟مل گیا جواب؟ پھول مجھے اچھے لگتے ہیں اسی لیے پسند بھی ہیں۔ دادا کہتے ہیں کہ کسی چیز کو پسند کرنے کے لیے وجوہات نہیں ڈھونڈی جاتیں، بس اگر وہ

ہمیں اچھی لگتی ہے تو اپنے آپ ہی پسند آجاتی ہے اور اگر کوئی چیز ایک بار ہمیں پسند آ گئی تو پھر ہم اس شے کا پوسٹ مارٹم کر کے اس کی تہ میں جا کر اس کی خامیاں تلاش کرنے نہیں بیٹھ جاتے۔ "اور وہ ٹھہری چھوٹی عورت ، دادا کی ہر نصیحت کو اپنے ڈیڑھ فٹ کے دامن کے ساتھ کس کر باندھنے والی۔

"تمہاری باتیں مجھے سمجھ نہیں آتیں۔ پر بہت اچھی بھی لگتی ہیں۔ "زارا اس کی تعریف کیے بنا نہ رہ سکی۔

"تو بچو !کیا آپ تیار ہیں؟ فیسٹول شروع ہونے میں صرف پندرہ منٹ باقی ہیں۔ اپنے اپنے اسٹالز تیار رکھیں۔ آپ سب کے گھر والے بھی آنے ہی والے ہوں گے۔ "وہ دونوں باتیں کرنے میں مصروف تھیں کہ اتنے میں ٹیچر نے آکر فائنل انائونسمنٹ کی۔

☆...☆...☆

ممتحنہ کے گھر والوں کے ساتھ ساتھ باقی تمام اسٹوڈنٹس کے گھر والے بھی فیسٹول میں پہنچ گئے۔ جس انداز اور جس خوب صورتی سے ممتحنہ نے اپنا اسٹال پھولوں سے سجایا تھا۔ وہ سب کی نظروں کا مرکز بن گیا۔

"میری بچی۔ "عنایہ بیگم کے منہ سے بے ساختہ اپنی بیٹی کے لیے محبت امڈ آئی۔

"السلام علیکم!آج میں آپ کو فلورل ہیٹ بنانا سکھائوں گی۔ فلورل ہیٹ بنانا بالکل بھی مشکل نہیں ہے۔بس اس کے لیے آپ کو کلر وہیل(Color Wheel)کی ضرورت ہو گی۔ "ممتحنہ نے ایک بڑا سا چارٹ پیپر ٹیبل کے نیچے سے نکالا جو گولائی میں کٹا ہوا تھا۔چارٹ پیپر پر مختلف رنگوں کی فارمک شیٹ چپکی ہوئی تھی۔لال، جامنی، پیلا،نارنجی،ہلکا نیلا،گہرا نیلا،غرض ہر رنگ اس میں موجود تھا، مگر وہ اس چارٹ کے ذریعے ایک فلورل ہیٹ کیسے بنائے گی، کوئی سمجھ نہ پایا۔

"آپ لوگ سمجھ رہے ہوں گے کہ میں ان رنگوں کی شیٹ کاٹ کر پھولوں کے ساتھ لگائوں گی لیکن ایسا بالکل نہیں ہے۔آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہاں رنگوں کا ایک پہیہ بنا ہوا ہے جس میں لال رنگ کے بالکل مقابل سبز رنگ کی شیٹ ہے، نارنجی شیٹ کے بالکل سامنے نیلے رنگ کی اور اسی طرح مختلف رنگوں کی ٹیسٹس موجود ہیں۔"

سبھی لوگ اسے غور سے سن رہے تھے جس کا انداز پیشہ ور گل کاروں جیسا تھا۔

"فلورل ہیٹ کے لیے سب سے اہم چیز ہے پھول اور ہم پھولوں کے چنائو کے لیے ہی اس وہیل کا سہارا لیں گے۔"

"وہ کیسے؟ "سامنے سے کسی نے سوال کیا۔

"بتاتی ہوں۔ ہمارے پاس کئی طرح کے کامپلی مینٹس ہوتے ہیں۔ اگر ہم ذہنی سکون، خاموشی یا امن ظاہر کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان رنگوں کے پھولوں کا انتخاب کریں گے جو اس پہیے میں ایک دوسرے کے بالکل برابر برابر ہیں۔جیسے نیلے رنگ کے بالکل برابر نیلے اور ہرے رنگ کا مرکب ہے اور اس کے برابر ہرا رنگ ہے، تو اگر ہم حالتِ سکون ظاہر کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان رنگوں کے کمبی نیشن کا انتخاب کریں گے جو اس پہیے پر ایک دوسرے کے بالکل برابر ہیں۔ اس کمبی نیشن کو یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ وہیل انٹر نیٹ پر کلر وہیل کے نام سے آپ کو بہ آسانی مل جائے گا۔"اور پھر اس نے نیلے اور سبز رنگ کے پھولوں کو ہیٹ پر سجایا تو واقعی وہ دیکھنے والے کو ذہنی سکون فراہم کرنے لگا۔

"ارے واہ !یہ ہیٹ تو واقعی سکون کی کیفیت فراہم کر رہا ہے۔"کسی طالبِ علم کی امی نے بے ساختہ کہا۔

"جی بالکل۔ اب آتے ہیں دورے کمپلی منٹ کی طرف۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ جب لوگ آپ کو دیکھیں تو ان کی نظر سب سے پہلے آپ کے فلورل ہیٹ پر پڑے تو آپ پھولوں کے رنگوں کا انتخاب اسی پہیے سے کریں گے۔جو رنگ ایک دوسرے کے بالکل مقابل ہوں، ان کا انتخاب کریں گے۔جیسے آپ اس پہیے پر

دیکھ سکتے ہیں، لال کے بالکل مقابل سبز رنگ ہے۔جامنی کے بالکل مقابل پیلا رنگ ہے تو اگر ایسے کنٹراسٹ کا انتخاب کیا جائے، تو لوگوں کی نظر سب سے پہلے آپ کے فلورل ہیٹ پر پڑے گی اور اس کی مثال میرے اسٹال کے پھول ہیں، پیلا اور جامنی رنگ ۔ میں نے صرف دو رنگوں کا انتخاب کیا اور دیکھیے سب کی نظر سب سے پہلے میرے اسٹال پر پڑی۔ "وہ شانے اچکا کر اپنی تخلیق کی تعریف کرنے لگی۔

"میری جان " !ممتحنہ کے ابو نے اپنی بیٹی کو گود میں اٹھا کر چوم لیا۔ وہ واقعی کوئی ایکسٹرا آرڈنری لڑکی تھی۔پھولوں کے متعلق اس کی تمام تر معلومات بڑی دل چسپ تھیں، وہ بھی اتنی کم عمری میں۔

"تمہیں واقعی بڑے ہو کر فلورسٹ بننا چاہیے ممتحنہ۔"ممتحنہ کی استانی اس کے گھر والوں کے سامنے اس کے ہنر کی تعریف کرنے لگیں۔

"آپ لوگوں نے اپنی بیٹی کی واقعی بہت اچھی تربیت کی ہے۔پڑھائی کے ساتھ ساتھ یہ دوسری سرگرمیوں میں بھی سب سے آگے رہتی ہے ماشا اللہ۔"اس کی استانی نے ممتحنہ کے والدین سے مزید کہا۔

اس دن بہار کے فیسٹول نے واقعی اس کے گھر والوں کو سوچنے پر مجبور کر دیا کہ فلورسٹ بننے کا فیصلہ ممتحنہ کا بچپنا ہر گز نہیں ہے۔وہ پوری طرح الجھ چکی تھی ان پھولوں کے ساتھ۔

☆...☆...☆

دیکھتے ہی دیکھتے بارہ برس گزر گئے۔ ان بارہ برسوں میں کوئی ایسا دن نہیں تھا جس دن ممتحنہ نے پھولوں سے بات نہ کی ہو،ان کا خیال نہ کیا ہو، ان کے متعلق نئ نئ معلومات نہ اکٹھی کی ہوں۔ دادا دادی کا انتقال ہو گیا تھا اور اب وہ اپنے والدین کے ساتھ رہ رہی تھی۔اس کا گھر اب بھی وہی تھا لیکن اب اس میں اس کے دادا دادی نہیں تھے جو اس کے ہر نخرے اٹھاتے،اس کی ہر بات مانتے،اس کو اسکول چھوڑنے جاتے اور ... اس سے پھولوں کے متعلق نئ نئ باتیں پوچھتے۔

اکیس سال کی عمر میں وہ امریکا چلی گئی جہاں سے اس نے فلورل اریجمنٹ کا باقاعدہ کورس کیا۔دو سال کے اس طویل کورس کو مکمل کرنے کے فوراً بعد ہی و ہ پاکستان واپس آ گئی اور اپنی سہیلی زارا کے ساتھ ایک چھوٹی سی فلورل کمپنی کھول لی۔ ”ممتحناز فلورل کمپنی۔ ”لفظ‘ ممتحنا ’خود ممتحنہ کو ظاہر کرتا جو اس کمپنی کی جڑ،اس کی مالک تھی اور‘ ز ’زارا کو ظاہر کرتا جو اس جڑ سے اگنے والی شاخ تھی۔

وہ واقعی ایک بہت چھوٹی سی کمپنی تھی۔صرف ایک نرسری تھی جہاں دنیا جہان کے تمام پھول پودے موجود تھے۔ایک آفس تھا جہاں دو صوفے، ایک ٹیبل، ایک کمپیوٹر اور ایک عدد کچن تھا۔ کمپیوٹر پر وہ روزمرہ کے آرڈرز چیک کرتی۔ اس کا خواب پورا ہو چکا تھا۔وہ باقاعدہ گل کار بن چکی تھی، آفیشلی۔

اس کے کام کی مصروفیت بدل چکی تھی۔ صبح صبح نرسری پہنچنا، کسی خاص پھول کی کمی ہو یا کسی نئے پھول کی اطلاع ملی ہو تو اس پھول کے پودے کو دوسری نرسری سے خرید کر لانا، اپنے پھولوں کی اس طرح سے دیکھ بھال کرنا جس طرح ایک ماں اپنے دودھ پیتے بچے کی کرتی ہے۔اگر اس کے پھولوں کو ذرا سی بھی توجہ نہ ملتی تو وہ اس سے روٹھ جاتے،مرجھانا شروع ہو جاتے۔ وہ ہفتے میں دو دن گل پروری (Floristry) کی کلاسز بھی لیا کرتی جس میں ہر دن ایک پھول کے بارے میں معلومات فراہم کرتی اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتاتی کہ اس پھول کا استعمال سجاوٹ میں کس طرح کرنا ہے۔ بہت مصروف ہو گئی تھی وہ اس پھولوں اور خوشبوئوں سے بھری زندگی میں۔ بہت نخرے اٹھانے پڑتے اسے ان پھولوں کے۔

وہ صبح صبح نرسری پہنچ کر پھولوں کے ساتھ مفصل گفت گو کرنے کے بعد آفس پہنچتی اور اپنی ای میلز چیک کرتی۔ زیادہ تر اسے چھوٹے موٹے آرڈرز ملا کرتے

جن میں پچیس گلدستے، برائیڈل بکے یا سالگرہ پر دینے کے پھول وغیرہ۔لیکن بعض اوقات اسے اسپیشل آرڈر بھی ملا کرتے،جیسے پوری شادی کی تقریب کے پھولوں کی ارینجمنٹ ، تو وہ بہت خوش ہوتی اور ایسے آرڈرز کو تکمیل تک پہنچانے کے لیے اسے باقاعدہ اس جگہ پر خود بھی جانا پڑتا۔

کچھ ایسا ہی آرڈر اسے آخری رات ملا تھا۔ لالی وڈ کے نئے ڈائریکٹر مرتضیٰ حسیب کی فلم نے باکس آفس پر بہت اچھا بزنس کر لیا تھا جس کے نتیجے میں انہوں نے ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں ایک شاندار سیکسیس پارٹی (Success Party)منعقد کی تھی اور پارٹی کی تمام فلورل ارینجمنٹ کے لیے انہوں نے "ممتحناز فلورل کمپنی" کا انتخاب کیا۔ ایونٹ تو رات کا تھا پر اسے تمام تیاریا ں شام تک کرنا تھیں۔یہ صرف ایک فلورسٹ ہی جانتی ہے کہ محض ایک پھول کا کنٹینر تیار کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے۔تقریباً پندرہ سے بیس منٹ اور پھر اسے تو اس شاہانہ ایونٹ کے لیے کافی سارے کنٹینر تیار کرنا تھے۔

"تمہاری زندگی تو صرف ان پھولوں میں ہی الجھ کر رہ گئی ہے۔تمہیں محبت نہیں ہوئی کیا کبھی کسی سے؟ہر وقت پھولوں کے ساتھ رہتی ہو۔ کوئی بھی تمہیں دیکھ کر یہ کہہ دے گا کہ تمہیں کسی سے محبت نہیں ہوئی یا تمہارے پاس کسی سے

محبت کرنے کا وقت ہی نہیں ہے۔"ممتحنہ صبح نو بجے نرسری پہنچی تو زارا نے اسے پھولوں کی دیکھ بھال کرتا دیکھ کر بالآخر وہ سوال پوچھ ہی لیا تھا جو وہ بہت عرصے سے اس سے پوچھنا چاہتی تھی۔

"کرتی تو ہوں ان پھولوں سے محبت۔ مجھے بہت افسوس ہوا یہ جان کر کہ تم میری ان پھولوں کے ساتھ محبت کو سچی محبت نہ سمجھ سکیں۔ اب میں ٹھہری سادہ سی لڑکی۔ مجھ سے کہاں کوئی محبت کرے گا؟ تم تو ہنس پڑو گی یہ جان کر کہ ممتحنہ حارث جیسی عام سی لڑکی محبت کے خواب گر سجاتی بھی ہے تو بہت بڑی شخصیت کے ساتھ۔"وہ آرڈرز تیار کرنے کے لیے نرسری سے مختلف پھول توڑ رہی تھی۔زارا نے بھی اس کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔

"کون سی شخصیت؟ ذرا ہمیں بھی تو پتا چلے کہ ممتحنہ حارث جیسی سادہ لڑکی کس شخص کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کے خواب دیکھتی ہے اور خدا کا واسطہ، کسی پھول کا نام مت لینا ورنہ میں نے اس گملے سے تمہارا سر پھوڑ دینا ہے۔"زارا کو بھی تجسس ہوا کہ آخر وہ کون سا شخص ہے جس سے ممتحنہ خاموش محبت کر بیٹھی ہے۔

"برہان ندیم "!وہ پھول توڑ کر بڑی بالٹی میں ڈالنے لگی۔

"واٹ؟ آر یو سیریس؟ برہان ندیم؟ دی فیمس پاکستانی ایکٹر؟"زارا گلا پھاڑ کر ہنسنے لگی۔" اب یہ مت کہہ دینا کہ ساری زندگی صرف اسی کے خواب دیکھوں گی ورنہ کنواری رہوں گی۔"

"خواب تو دیکھ ہی سکتی ہوں اس کے۔ہاں مجھے پتا ہے میری قسمت اگر سونے کی بھی ہو تب بھی مجھے وہ ہیرا نہیں مل سکتا۔ مطلب دور دور تک کوئی امید بھی نہیں ہے۔اس لیے تو اُس کو صرف اپنے خوابوں میں سجاتی ہوں۔ "وہ کام کرتے کرتے خیالوں میں کھو گئی۔

"مس فلورسٹ؟ کہاں کھو گئیں؟ برہان ندیم کے خیالوں سے فرصت مل گئی ہو تو کچھ کام بھی کر لیں؟بہت سارے آرڈرز تیار کرنا ہیں۔"زارا اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے اسے خواب سے جگا کر حقیقت کی دنیا میں لے آئی۔

"ہاں تو اور کیا کروں؟ شہزادے کے متعلق صرف خواب ہی دیکھے جا سکتے ہیں۔ رہی بات سچی محبت کی تو میرے ساتھ ایسا کچھ ہوا ہی نہیں۔کوئی آیا ہی نہیں زندگی میں،کوئی ایسا شخص جس کے احساس کو میں گلاب سے تشبیہ دے سکوں، جس کی خوشبو کو میں چنبیلی کی خوشبو سے اور جس کی وفا کو میں گل وفا سے ملا سکوں۔ کوئی بھی نہیں آیا ایسا شخص ۔ میں تو ایسے درخت کی چھائوں تلے سانسیں لے رہی

ہوں جس پر اگر کھلتے تو صرف میپل لیوز (Maple Leaves)یعنی خزاں کے پتے، بے حس، جن کا خوشبوئوں سے دور دور تک کوئی واسطہ نہ ہو۔"

وہ بالٹی اس دن کے تمام آرڈرز میں استعمال ہونے والے پھولوں سے بھر چکی تھی۔ وہ اب بالٹی کو زارا کے ساتھ مل کر اندر لے جانے لگی۔ ان پھولوں کو جو شاخ کے ساتھ نکالے گئے تھے ،کاٹنا تھا، شکل دینا تھی اور سب سے مشکل کام انہیں کنٹینر میں ارینج کرنا تھا۔

"اُف ...اب تشبیہ بھی پھولوں سے دی جائے گی؟ مانو آدمی نہ ہوا کوئی گلاب کا پھول ہو گیا ۔ پھولوں میں نزاکت ہوتی ہے تو کیا تمہیں جس شخص سے محبت ہو گی وہ نازک اور نفیس ہو گا؟ نرم نرم سا؟ "زارا قہقہے مارنے لگی۔اسے تو بس موقع چاہیے ہوتا تھا ممتحنہ سے مذاق کرنے کا اور اسی رشتے کا نام تو دوستی ہے۔ اپنا ہر غم ہر خوشی اپنے سے سب قریب انسان کے ساتھ بانٹنا۔

"میں نے کہاں نزاکت اور نفاست جیسی خوبیوں کے ساتھ اپنی ہونے والی محبت کو ملایا؟ تمہیں تو بس مذاق کرنے کی پڑی رہتی ہے۔ "وہ منہ بسورکر کنٹینرز نکالنے لگی جب کہ زہرہ فلورل ٹیپ اور قینچی نکالنے میں مصروف تھی۔

"ہونے والی محبت ہونہہ! آپ کو کیسے پتا مس فلورسٹ کہ آپ کو محبت ہونے والی ہے؟"

"ایک بار تو ہوتی ہی ہے نا! ابھی نہیں ہوئی تو اس کا مطلب یہی ہوا نا کہ آگے ہوگی۔ تمہیں میں نے کنٹینر مار دینا ہے اٹھا کر زارا، اب یہاں صرف کام ہوگا، باتیں نہیں۔میری کلاس بھی ہے آج۔دوپہر بارہ بجے تک تمام آرڈرز فائنل کرنا ہوں گے۔ "اب وہ دونوں خاموشی سے کام کرنے لگیں۔

☆...☆...☆

وہ اس کے کیریئر میں مقبولیت کے دن تھے۔ شہرت کو تو صرف اس ہی کے گھر کا راستہ معلوم تھا۔ ترا ملنا ناگزیر، سفر محبت کا، دلِ ویراں، وہ پہلی نظر جیسے مقبول ترین ڈراموں میں ہیرو کا کردار ادا کرنے کے بعد وہ شہرت کے ساتویں آسمان پر تھا۔ اس میں کشش ہی کچھ ایسی تھی جو اپنی جانب اس طرح متوجہ کرتی کہ دل کرتا نظریں صرف اسی کو دیکھتی رہیں۔اپنی منفرد اداکاری سے ڈراما انڈسٹری میں بہت ہی کم عرصے میں اس نے اپنا نام بنا لیا تھا۔تین سال کے قلیل عرصے میں بیشتر ڈراموں میں مرکزی کردار ادا کیا اور لگاتار مختلف ایوارڈز اپنے نام کیے۔ پہلے

سال" بیسٹ ایمرجنگ ٹیلنٹ "کا ایوارڈ اور اگلے دو سال بیسٹ ایکٹر کے کئی ایوارڈز کا اسے حق دار ٹھہرایا گیا۔

اس نے تو پرانے اداکاروں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا۔قسمت کی دیوی اس پر پوری طرح مہربان ہوچکی تھی۔وہ ابھی صرف چھبیس برس ہی کا ہوا تھا کہ کئی ایوارڈز اس کے گھر کی زینت بن گئے۔ لیکن اب اس کا ذہن کسی اور ہی طرف تھا۔

"یہ تمہارے اٹھارہویں ڈرامے کا آخری شوٹ ہے،میں اب بھی تم سے یہی کہوں گا کہ ڈراما انڈسٹری کو چھوڑ کر مت جائو۔ بہت بے رونق لگے گی یہ چمکتی ہوئی دنیا اگر تم اس سے دامن چھڑا کر چلے گئے۔ "محمود علی، جو پاکستان کا دور حاضر کا نمبر ون ڈائریکٹر تھا، اپنے ڈرامے " میں، درد اور تم " کے آخری شوٹ پر برہان ندیم کو ڈراما انڈسٹری چھوڑ کر جانے سے روکنے لگا۔

"ڈراموں میں کام کر کے تھک گیا ہوں محمود صاحب، بس تھوڑا سا بریک لینا چاہتا ہوں اور اس بریک کے دوران پاکستانی فلموں میں کام کروں گا۔بہت اچھا محسوس ہوتا ہے یہ دیکھ کر کہ ہماری فلمیں آج کل اچھے معیار کی بن رہی ہیں۔میں بس یہی دیکھنا چاہتا ہوں کہ بڑی اسکرین پر کام کرنا کیسا لگتا ہے۔ "بات انڈسٹری چھوڑ کر جانے کی نہیں بلکہ اپنے ہنر کی ورسٹیلیٹی دکھانے کی تھی۔ برہان اپنے ہنر اپنی

اداکاری کی چھاپ ہر جگہ چھوڑ کر جانا چاہتا تھا۔ پہلے ڈراما انڈسٹری اور اب سلور اسکرین۔

اسے خواب دیکھنا پسند تھا اور سونے پہ سہاگا کہ خدا اس کا دیکھا ہوا ہر خواب پورا بھی کر دیتا، چاہے وہ خواب اس نے جاگتی آنکھوں سے ہی کیوں نہ دیکھا ہو۔ اداکار بننے کے خواب کو حقیقت تک پہنچانا برہان کے لیے بہت مشکل ثابت ہوا۔ اس کے پاس کوئی حوالہ نہیں تھا جس کے بل بوتے پر وہ اس انڈسٹری میں اپنا پہلا قدم رکھ سکے۔ وہ پوری طرح سے اپنے میرٹ کے دم پر ہی آیا تھا۔

"چلو یہ بھی اچھا ہے ،اللہ کرے تم فلم کے شعبے میں بھی ایسی ہی، بلکہ اس سے بھی زیادہ شہرت حاصل کرو جتنی کہ تم نے ڈراموں سے کی ہے۔ "ڈراما کے شوٹ کی بریک کے دوران محمود علی نے برہان سے کہا۔

"فلموں میں کام کرنے کا فیصلہ بہت اچھاہے برہان، تم یہ ضرور کرنا۔ ان شا اللہ کام یابی ملے گی۔ "حیال بھی برہان کے لیے دعا گو تھی۔وہ اس کے اس نئے فیصلے سے کافی خوش ہوئی تھی۔

حیال طاہر، پاکستانی ڈراموں کی وہ اداکارہ تھی جس کے ساتھ ہر بڑا ڈائریکٹر ،پروڈیوسر اور ہر دوسرا اداکار کام کرنا چاہتا تھا۔ہر رائٹر جب ڈراموں کا اسکرین

پلے لکھتے وقت ہیروئن کا سوچتا تو صفحات پر سب سے پہلا چہرہ حیال طاہر کا ہی آتا۔ اداکاری کا ہنر تو جیسے اس کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا تھا اور حسن میں وہ سب سے آگے تھی۔لیکن وہ حسن قدرتی کم اور مصنوعی زیادہ تھا۔ پلاسٹک سرجری،انجیکشنز اور مختلف کریموں کا حسن۔

اگر حیال کو ایک بار کسی شے کی خواہش ہو جاتی تو بس اس شے کو حیال کے نصیب کی زینت بننا ہی ہوتا،چاہے اسے حاصل کرنے کے لیے اسے جائز راستے کا انتخاب کرنا پڑے یا ناجائز اس طریقے سے ہی اس نے کئی بڑے بجٹ ڈراموں کو اپنے نام کیا، کبھی ڈائریکٹر کو قابو میں کر کے تو کبھی پروڈیوسر کو۔

مگر ایک بات تو طے تھی۔حیال نے برہان کو حاصل کرنے کے لیے کسی ناجائز راستے کا انتخاب نہیں کیا۔ وہ صحیح معنوں میں اس سے محبت کرنے لگی تھی،سچی محبت۔ اسے یقین تھا برہان اس کے ساتھ جس طرح گفت گو کرتا ہے ،اس کی بے ساختہ تعریفیں کرتا ہے،اپنی نظروں میں اس کے لیے جس طرح عزت رکھتا ہے شاید وہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔اسی لیے حیال نے صرف انتظار کرنا ہی مناسب سمجھا۔ صحیح وقت کے آنے کا انتظار،اس وقت کاانتظار جب برہان خود اس کے

قدموں میں گر کر اس سے اپنی محبت کا اظہار کرے اور اسے یقینِ کامل تھا کہ وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے۔

"چلئے !بہت باتیں ہو گئیں۔ہمیں یہ شوٹ سن سیٹ کے وقت ہی کرنا ہے،ورنہ سمندر پر آنے کا کیا فائدہ؟ "ڈائریکٹر صاحب نے شوٹ دوبارہ شروع کرنے کا کہا تو میک اپ آرٹسٹ تمام کاسٹ کا حلیہ درست کرنے لگا۔

"لائٹس ،کیمرا، ایکشن "کے الفاظ بولے گئے اور وہ آخری سین بھی شوٹ ہونا شروع ہو گیا۔

"ہمارے درمیان جتنی بھی غلط فہمیاں پیدا ہوئیں، وہ سب بھول کر کیا ہم ایک نئ زندگی نہیں شروع کر سکتے؟ میں تمہارے گھر اپنے والدین کو بھیجنا چاہتا ہوں۔ کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو رانیہ؟ "وہ رانیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے، اپنی آنکھوں کو اس کی آنکھوں کے حوالے چھوڑے اس کے جواب کا منتظر تھا۔

"کرتی ہوں تم سے محبت،بہت زیادہ۔ بس اتنا کہنا چاہوں گی کہ ہمارے درمیان چاہے کتنی ہی غلط فہمیاں کیوں نہ پیدا ہوں،ہم جدا نہیں ہوں گے۔ محبت سے عشق تک کا سفر ساتھ مل کر طے کریں گے۔ اگر تم میرے ساتھ ہو ذیشان تو مجھے آگ کا دریا بھی محبت کی برسات لگنے لگتا ہے۔مجھے یہ بن موسم برسات بہت پسند

ہے۔میں اس برسات میں سدا بھیگنا چاہتی ہوں۔"اور رانیہ نے بالآخر ذیشان کی اظہارِ محبت کا جواب دے ہی دیا۔

"کٹ " !ڈائریکٹر صاحب نے پرسکون انداز میں کہا ۔ محمود علی کے کٹ کہنے کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ ڈرامے کا آخری سین ان کی امیدوں سے بھی زیادہ اچھا شوٹ ہوا ہے۔

"بس اب تم اس ڈرامے کی زندگی سے باہر نکل کر اصل زندگی میں بھی مجھے پرپوز کر دو، مجھے زندگی مل جائے گی برہان۔ مجھے سانس دے دو،کرو اظہار اپنی محبت کا، پلیز "...وہ دل ہی دل میں برہان کو اپنی محبت کی گہرائی سے آشنا کرنے لگی۔

☆...☆...☆

اس نے کبھی ایک ڈرامے کی شوٹنگ کے بعد ایک ہفتے کا بھی بریک نہیں لیا۔ یہاں ایک ڈرامے کی شوٹنگ ختم ہوتی تو وہاں دوسرے ڈرامے کی شوٹنگ شروع ہو جاتی۔ آفرز کون سا تھوڑی تھیں برہان ندیم جیسے قابل اداکار کے لیے، پلکیں بچھائے انتظار کرتیں لیکن " میں ، درد اور تم " کے بعد اس نے ایک ماہ کا بریک لینے کا حتمی فیصلہ کیا۔

آج وہ اپنے بہت قریبی دوست ظہیر، جسے وہ صحیح معنوں میں اپنا بھائی تسلیم کرتا تھا، سے ملنے کے لیے چلا گیا۔ پر وہی ہوا جس کا اسے ڈر تھا۔ وہ جیسے ہی کیفے پہنچا، پرستاروں کا ایک ہجوم اس کے سامنے نمودار ہو گیا۔ایک فین کو تو جیسے پتا ہی تھا کہ اس صبح برہان ندیم کیفے گلوریا جینز تشریف لا رہے ہیں۔ وہ پورا گل دستہ تیار کر کے لائی تھی،برہان ندیم کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے۔

"السلام علیکم !کیا حال ہیں جناب کے؟مل گئی فرصت اپنے اس منہ بھولے بھائی سے ملاقات کرنے کی؟ "پرستاروں سے ملنے اور ان کے ساتھ درجنوں سیلفیاں بنوانے کے بعد بالآخر برہان کو موقع مل ہی گیا ظہیر کے پاس آنے کا جو کافی دیر سے ایک ٹیبل پر اس کا منتظر تھا۔

"منہ بھولے بھائی نہیں ہو تم سمجھے !میرے سگے بھائی کی طرح ہو۔ وہ سگا بھائی جس نے میرا اندھیروں میں بھی ساتھ نہیں چھوڑا۔ سائے کی طرح میرے ساتھ رہا، مجھے آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا اور آج جو میں ہوں، اس ناچیز کو برہان ندیم بنانے میں جو تمہاری محنت ہے،وہ کسی اور کی نہیں۔ "اور اس نے وہ گلدستہ بغیر ایک نظر تک ڈالے میز پر رکھ دیا۔

"سگا بھائی مان ہی لیا تھا تو بھائی ہونے کا فرض ادا کرنا ہی تھا۔ ویسے تم یہ گلدستہ دیکھ رہے ہو؟ جانتے ہو اس میں کون سے پھول ہیں؟ " وہ گلدستہ جس پر برہان نے سرسری سی نگاہ تک ڈالے بغیر اسے میز پر رکھ دیا تھا۔ وہ ظہیر نے اٹھا لیا اور اُس میں موجود پھولوں کو سونگھنے لگا۔

"مجھے کہاں دل چسپی ہے پھولوں سے؟مجھے تو پھولوں میں صرف گلاب اور دو چار اور پھولوں کے نام یاد ہیں لیکن پھول تو ان میں سے کوئی بھی نہیں، کون سے پھول ہیں یہ؟ "برہان نے ایک نظر ان پھولوں پر ڈال ہی دی۔

"یہ گل لہمی ہے، مطلب کارنیشنز فرصت ملے تو انٹرنیٹ پر دیکھ لینا اس پھول کے بارے میں، کافی اہمیت ہے ان پھولوں کی احساسات کے اعتبار سے۔ " جامنی رنگ کے گل لہمی کو ایک مرتبہ پھر سونگھنے کے بعد ظہیر نے بھی اس گلدستے کو میز پر رکھ دیا۔

"اوکےI'll see...۔ اور سنائو کیسی گزر رہی ہے زندگی؟ "وہ دونوں باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے۔

"کافی مصروف گزر رہی ہے۔آپ کے بھائی کا شوبز میگزین مقبولیت کی انتہائوں کو چھو رہا ہے۔ "ان پھولوں میں کوئی نہ کوئی مقناطیس ضرور تھا ، برہان ہر دو منٹ بعد ان کو دیکھنے لگتا۔

"مبارک ہو بہت، خوشی ہوئی سن کر، اللہ مزید کام یابیاں دے۔ "ظہیر کو مبارک باد دینے کے بعد برہان نے ویٹر کو بلا کر چائے ناشتے کا آرڈر دیا۔

"تم جانتے ہو میرے کس حد تک تعلقات ہیں میڈیا والوں سے اور تم اتنے مقبول بھی ہو بلکہ یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ تم ان دنوں پاکستان کے نمبر ون اداکار ہو، اس لیے تمہارے بارے میں ہر ایک سے کچھ نہ کچھ سننے کو ضرور ملتا ہے، مگر جو آج کل تمہارے بارے میں سننے کو مل رہا ہے، کیا وہ سچ ہے؟"ظہیر نے پوچھا۔ " ایسا کیا مل گیا میرے بارے میں سننے کو؟ "وہ ہنسنے لگا۔

"یہی کہ تمہارا حیال طاہر کے ساتھ چکر چل رہا ہے۔ سوری !میں نے یہی الفاظ سنے تھے اس لیے اسی انداز میں کہہ گیا۔ بس یہی سننے کو ملا کہ تم اور حیال طاہر ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ ہو۔ "?Is that tureناشتا آ چکا تھا۔ ظہیر نے گرم چائے کا ایک سپ لیتے ہوئے برہان سے جواب طلب کیا۔

What nonsense"، میں اور حیال؟Hillarious۔ "وہ بے ساختہ قہقہے لگانے لگا۔

"تم جانتے ہو ظہیر ، مجھے مصنوعی خوب صورتی اپنی طرف ذرا مائل نہیں کرتی اور وقتی محبت مجھ سے ہوتی نہیں۔حیال کی تعریف اس کے منہ پر کر دیتا ہوں کیوں کہ ایسا کرنا بہت ضروری ہے، نمبرون اداکارہ ہے وہ۔اس کے ساتھ کام کرتے رہنے کے لیے ایسے جملے کہنا پڑتے ہیں، پر ایسا ہرگز نہیں ہے کہ میں اسے پسند کرتا ہوں۔مجھے مصنوعی خوب صورتی اٹریکٹ نہیں کرتی۔" برہان سنجیدہ ہو گیا تھا۔اس نے تو کبھی حیال کے بارے میں ایسا سوچا بھی نہیں تھا۔

"پھر کیسی لڑکی پسند ہے تمہیں یہ بھی بتا دو۔ " دل میں جو اصل سوال دفن تھا ،ظہیر نے اس پر سے مٹی ہٹا ہی دی۔

"مجھے تو قدرت کی عطا کی ہوئی خوب صورتی پسند ہے، نیچرل بیوٹی۔ "برہان نے ان پھولوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس گلدستے کے پلاسٹک کے باہر تک نمایاں ہو رہے تھے۔

"اگر تمہیں نیچرل بیوٹی پسند ہے تو پھر تمہیں پھول کیوں نہیں پسند؟ "برہان کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ظہیر نے اس سے ایک اور سوال پوچھ لیا۔

"میں نے کہا تھا دل چسپی نہیں ہے اور ہوتی بھی کیسے؟میں کبھی پھولوں کے ساتھ رہا ہی نہیں، لیکن ابھی جب میں نے ان جامنی پھولوں کو دیکھا تو واقعی خدا کی قدرت پر میرا یقین اور زیادہ مضبوط ہو گیا۔ these flowers are simply beautiful۔ مجھے ایسی لڑکی پسند ہے جس کا تمام تر حسن اس کی سادگی ہو، اس میں ایسی نیچرل بیوٹی ہو جیسی پھولوں میں ہوتی ہے۔ نفیس اور نازک اور اگر کوئی ایسی لڑکی مجھے مل جائے تو میں اسے کروڑوں کی بھیڑ میں بھی پہچان لوں گا۔ساری دنیا مصنوعی لگ رہی ہو گی اور اس کی سادگی سب سے الگ،سب سے جدا۔ وہ کروڑوں میں بھی اپنی تمام تر سادگی اور قدرتی حسن لیے چمک رہی ہو گی، جھلملا رہی ہو گی۔بس ایسی ہی ہو گی وہ لڑکی جس سے مجھے محبت ہو گی۔ "کچھ پل کے لیے ظہیر بھی خاموش ہو گیا۔ یہ جاننے کے بعد کہ اس کا بھائی سادگی کا کس قدر گرویدہ ہے۔

"کہاں کھو گئے ظہیر صاحب؟ میری سادگی کی تعریف اتنی بھی بور نہیں تھی۔" برہان نے ظہیر کی کھلی آنکھوں کے آگے اپنا ہاتھ ہلایا تو ظہیر بھی اپنے حال پر آگیا۔

"بہت مشکل ہے آج کے دور میں سادگی کے مجسمے کا ملنا لیکن تم کوشش جاری رکھنا، ان شا اللہ ضرور ملے گی وہ تمہیں۔ "چائے ختم ہو چکی تھی پر ان کی گفت گو تو ابھی شروع ہو ئی تھی۔

"یہ ملاقات بہت اچھی تھی اب میں چلتا ہوں، پھر ملیں گے۔ گھر والوں کو میرا سلام کہنا۔ خدا حافظ۔ "اور برہان ندیم اپنے بھائی کو خیر باد کہہ کر اپنے گھر چلا گیا ۔ وہ اس گلدستے کو ساتھ لانا نہیں بھولا تھا۔

☆...☆...☆

آرڈرز تیار ہو چکے تھے۔وہ زارا کے ساتھ انہیں پیک کرنے میں مصروف ہو گئی۔دوپہر کا ایک بج چکا تھا۔سورج کی تپش اپنے عروج پر تھی۔ممتحنہ کی گل پروری کی کلاس کا وقت بھی شروع ہونے والا تھا۔وہ اپنی کلاسز نرسری میں ہی لیا کرتی۔

"زارا آرڈرز تو سارے پیک ہو چکے ہیں، تم اسے کمپنی کی سوزوکی میں رکھوا دو۔ میں ڈرائیور کو فون کر دیتی ہوں، وہ جب آ جائے تو تم اس کے ساتھ جا کر سب کلائنٹس کے آرڈرز پہنچا دینا۔ اس صفحے پر پتے اور باقی تمام ضروری تفصیلات لکھی ہیں، آج میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکوں گی۔ آج میری کلاس ہے،پلیز تم اکیلی

چلی جانا۔ ”تمام کنٹینرز پیک کرنے کے بعد ممتحنہ نے زارا کے ہاتھ ایک صفحہ تھما دیا جس پر تمام کلائنٹس کے ایڈریس لکھے تھے۔

”تم فکر مت کرو، میں چلی جائوں گی۔ تم اپنی کلاس کی تیاری کرو،تمہارے اسٹوڈنٹس بس آتے ہی ہوں گے۔ میں چلتی ہوں، خدا حافظ۔“زارا نے ممتحنہ کی درخواست قبول کر لی اور ڈرائیور کے ہم راہ کلائنٹس کے آرڈرز پہنچانے چلی گئی۔

آج اسے گلِ لہمی کے متعلق لیکچر دینا تھا، اس نے اپنا کمپیوٹر آن کیا اور انٹرنیٹ پر گل لہمی کے متعلق تھوڑی بہت معلومات حاصل کیں۔ زیادہ باتیں تو وہ جانتی ہی تھی لیکن لیکچر دینے سے پہلے وہ تھوڑی بہت نظرثانی کر لیا کرتی تھی۔

وہ ایک لیکچر میں ایک ہی پھول کے متعلق معلومات فراہم کرتی اور جس مخصوص پھول کی وہ علمی لیاقت بیان کرتی، اس پھول کے رنگ کے کپڑے زیب تن کر لیا کرتی۔ آج گلِ لہمی کا دن تھا تو اس نے جامنی رنگ کی ٹخنوں تک آتی فراک پہن لی۔ فراک کی باڈی کا رنگ پیلا تھا اور اُس پر سلور رنگ کے موتیوں کا کام ہوا تھا۔

اپنے لمبے، گھنے، کمر تک آتے بال اس نے کھول لیے جو قدرتی طور پر بالکل سیدھے لگتے۔ یوں لگتا جیسے اسٹرکنگ کروائی ہو بالوں کی۔ اپنی آنکھوں میں وہ ہمیشہ کاجل

لگاتی ،پلکیں اس کی ویسے ہی گھنی تھیں۔ہلکی جامنی لپ اسٹک لگانے کے بعد اس نے بالوں میں ہمیشہ کی طرح پھول لگا لیا۔ آج اس نے گلِ لہمی کا انتخاب کیا تھا۔ اب وہ نرسری کے اس حصے کی طرف آ گئی جہاں و ہ اپنی کلاسز لیا کرتی۔ جس روز جس مخصوص پھول کی کلاس ہوتی، وہ اس حصے کو پو ری طرح اس پھول کے گملوں سے سجا دیتی۔آج اس نے حصے کو جامنی بنا دیا تھا، گل لہمی سے۔

نیلے امبر پر کالے بادل آنا شروع ہو گئے اور شدید گرمی کی تپش کے بعد موسم نے یوں انگڑائی لی کہ آسمان سے بارش برسنا شروع ہو گئی، تیز بارش۔ کچھ تھا آج کی بارش میں، آج کچھ تو نیا ہونے والا تھا، کچھ بہت بڑا۔

اسٹوڈنٹس آ چکے تھے۔اس اچانک ہونے والی تیز بارش کا کسی کو علم نہیں تھا اس لیے وہ ساتھ چھتریاں نہیں لا سکے تھے۔ممتحنہ نے سب سے پہلے ان کو چھتریاں فراہم کیں۔اس نے اپنا ہینڈی کیم ایسی جگہ سیٹ کیا جہاں بارش کی بوندیں نہ پہنچ سکیں اور وہ مرکزی کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔وہ اپنے تمام لیکچرز یو ٹیوب پر اپ لوڈ کیا کرتی۔اس کے لیکچرز لوگ یوٹیوب پر بھی شوق سے دیکھتے تھے۔

”السلام علیکم دوستو !آج تو لیکچر کا بہت مزا آنے والا ہے،بارش کا جو موسم ہے ۔آج جو پھول ہماری اس محفل کی زینت بننے جا رہا ہے وہ آپ کے آس پاس

سانسیں لے رہا ہے۔ کیا کوئی نام جانتا ہے اس پھول کا جو آپ کو چاروں طرف نظر آ رہا ہے؟ "اپنے لیکچر کی ابتدا اس نے ہمیشہ کی طرح سوال سے کی جو وہ ہر لیکچر میں کیا کرتی تھی۔ پھول کے نام کا سوال، مگر وہاں موجود کسی بھی اسٹوڈنٹ کو پھول کا نام نہیں آتا تھا۔

"چلیں کوئی بات نہیں، میں بتاتی ہو ں۔ اس پھول کا نام ہے گل لہی، جسے انگریزی میں کارنیشنز (carnations) کہتے ہیں۔" اس نے اپنے بالوں میں لگے گل لہی کو نکالتے ہوئے کہا۔

"یہ پھول دیکھا تو سب نے ہی ہو گا" اور اس نے سوال پوچھنے کے بعد تمام اسٹوڈنٹس کو پودوں میں سے ایک ایک گل لہی توڑنے کا اشارہ کیا۔

"یونانی اس پھول کو نعوذ باللہ خدا کا پھول کہتے ہیں۔ اس کا بائیولوجیکل نام ڈائنتھس (dianthus) ہے۔ ڈائنتھس دو لفظوں کو ملا کر بنا ہے' ڈائنوز 'یعنی خدا اور اور ' اینتھوس 'یعنی پھول۔ مجھے یہ بات نہیں کرنی چاہیے تھی لیکن میں چاہتی تھی کہ آپ کو اس پھول کی تمام معلومات پتا ہو۔" تمام اسٹوڈنٹس ممتحنہ کی مہیا کردہ معلومات کو اپنے اپنے رجسٹر پر لکھنے اور اس پھول کو جو ان کے ہاتھوں میں تھا، متاثر کن نظروں سے دیکھنے لگے۔

"اس پھول کی بہت اہمیت ہے۔اگر آپ لوگوں کا کبھی باہر کے ملک جانا ہوا ہے تو یہ دیکھا ہوگا کہ وہاں پھولوں کو کتنی عزت دی جاتی ہے،مگر یہاں ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔یہاں تو لوگوں کو پھولوں کے نام تک یاد نہیں ہوتے۔خیر !میں یہ بتا رہی تھی کہ گل لہمی کو اس حساب سے بھی خاص اہمیت حاصل ہے کہ یہ مختلف رنگوں میں نظر آتے ہیں اور ہر رنگ کے گل لہمی کا اپنا مطلب ہے،اپنی پہچان ہے۔ "اسٹوڈنٹس کے اندر تجسس بڑھنے لگا۔

"سب سے زیادہ عام اور سب سے زیادہ تعداد میں پایا جانے والا گل لہمی آپ کے ہاتھوں میں ہے،جامنی اس کا اصل رنگ ہے اور جامنی رنگ کا گل لہمی ایک عورت کی محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ پھر آتے ہیں گلابی رنگ کے گل لہمی پر۔ گلابی رنگ کا گل لہمی ایک ماں کی محبت کی علامت ہے۔" وہ اپنے برابر رکھی چھوٹی سی بالٹی سے گلابی رنگ کا گل لہمی نکالنے لگی۔

"اب آتا ہے سرخ رنگ کا گل لہمی۔ یہ گہرے سُرخ رنگ کا گل لہمی گہری محبت کو ظاہر کرتا ہے۔آپ لوگوں کے کام کا پھول ہے یہ۔" وہ سرخ رنگ کا گل لہمی بالٹی سے نکالتے ہوئے مسکرانے لگی اور سب قہقہے مارنے لگے۔بارش ابھی نہیں تھمی تھی۔اس نے پھول دکھانے کے لیے اپنی چھتری تھوڑی دیر کے لیے ہٹائی ہی

تھی کہ اس کے بال گیلے ہونا شروع ہو گئے اور بالوں کے ساتھ ساتھ چہرہ اور کپڑے بھی۔

"اب آتے ہیں سفید رنگ کے گل لہمی پر اور سفید رنگ کا یہ گل لہمی خالص اور بے غرض محبت کے احساس کی علامت ہے۔ اس سفید رنگ کے گل لہمی کو ہم "گُڈ لُک "کہنے کے لیے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔"وہ سفید گل لہمی جتنا سادہ تھا، اتنا ہی حسین بھی تھا، بالکل ممتحنہ کی طرح۔

اتنے میں زارا بھی تھکی ہاری نرسری پہنچ گئی اور تمام اسٹوڈنٹس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔پھولوں کے متعلق جو معلومات ممتحنہ دیا کرتی تھی،وہ اسے بہت دل چسپ لگتیں۔

"اب باری ہے پیلے رنگ کے گل لہمی کی اور یہ پیلے رنگ کا گل لہمی مایوسی یا پس ماندگی کے احساس کو ظاہر کرتا ہے۔ " وہ اس بالٹی سے آخری گل لہمی، جو پیلے رنگ کا تھا، نکالنے لگی۔

"اب ہم آتے ہیں اس کے شجر زار اور دیکھ بھال کی طرف۔ گل لہمی کو دن میں کم از کم چار سے پانچ گھنٹے سورج کی روشنی چاہیے ہوتی ہے۔انہیں ہمیشہ نم رکھنا ہوتا ہے پر ضرورت سے زیادہ پانی بھی نہیں دینا چاہیے ورنہ اس کے پتے پیلے پڑ

جاتے ہیں اور اسے نقصان پہنچتا ہے۔کوشش یہی کی جائے کہ سورج کی روشنی کا گل لہمی کے پتوں کے ساتھ ڈائریکٹ کانٹیکٹ نہ ہو اور جب گل لہمی اپنی پوری جوانی پر آ جائے یعنی پوری طرح کھل جائے تو اس کی پر افشانی کرتے وقت اس کی جڑ سے کچھ فاصلہ چھوڑ کر اس کی شاخ کو توڑیں، یاد رہے فاصلہ جڑ سے تھوڑا زیادہ ہو۔"اس کی باتیں سب ایسے غور سے سننے لگے جیسے اپنے گھر جاتے ہی گل لہمی کا پودا اگانے والے ہوں۔

"اب باری آتی ہے گل لہمی کو ترتیب دینے کی کہ جب ہم اسے سجاوٹ میں استعمال کر رہے ہوں یا کنٹینر میں یا پھر گل دستے میں لگا رہے ہوں تو کس طرح لگائیں گے۔ کن پھولوں کے ساتھ لگائیں گے، کیا کنٹراسٹ رکھیں گے، تو میں یہ بتاتی چلوں کہ فلورل اریجمنٹ کی باقاعدہ الگ سے کلاسز ہوا کریں گی کیوں کہ یہ ایک بالکل الگ موضوع ہے۔"یہ وہی موضوع تھا جسے پڑھنے میں اس نے دو سال لگا دیے، تو دو گھنٹوں میں کیسے سمجھا دیتی سب کو اور وہ بھی ایسے اسٹوڈنٹس کو جنہیں کچھ ہی دیر پہلے علم ہوا تھا کہ گل لہمی بھی کوئی پھول ہے اور جس پھول کی احساسات کے ساتھ اس حد تک وابستگی ہے۔

"اچھا اب مجھے یہ بتائیں کہ اگر آپ نے اپنی محبت کو گل لہمی دینا ہو تو کون سے رنگ کا انتخاب کریں گی؟ "لیکچر ختم ہو چکا تھا، وہ چیک کرنے لگی کہ اسٹوڈنٹس نے کیا کچھ سیکھا۔

"جامنی،سرخ یا سفید گل لہمی۔ "سب ایک لہر میں بولے۔

"مس فلورسٹ !اگر آپ کو موقع ملے کہ آپ جامنی،سرخ یا سفید گل لہمی کسی کو دیں، تو وہ کون سا شخص ہو گا جسے آپ اس پھول سے نوازیں گی؟ "ایک اسٹوڈنٹ نے دوستانہ لب و لہجے میں ممتحنہ سے سوال کیا۔

"ویسے تو کوئی ایسا شخص نہیں جس سے مجھے محبت ہوئی ہو پر مجھے پاکستانی اداکار برہان ندیم اچھے لگتے ہیں ۔ ان سے کبھی ملاقات ہوئی تو گہرے سرخ رنگ کا گل لہمی انہیں ضرور دوں گی اور اس پھول کا گلدستہ میں خود اپنے ہاتھوں سے سجائوں گی۔ "بارش ختم ہو چکی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ لیکچر بھی۔ممتحنہ نے زارا سے ہینڈی کیم میں ریکارڈ کی گئی ویڈیو یو ٹیوب پر اپ لوڈ کرنے کا کہا اور کچن میں کچھ کھانے پینے کے انتظامات دیکھنے چلی گئی۔

"تمہاری ویڈیو میں نے یو ٹیوب چینل پر اپ لوڈ کر دی ہے۔ "زارا نے اسے آ کر بتایا،وہ دونوں آفس میں کھانا کھانے بیٹھ گئیں۔

"شام ہو گئی ہے۔ میلز چیک کر لو، پھر گھر چلیں گے۔"ممتحنہ نے اپنے بالوں کا جوڑا باندھتے ہوئے کہا جو اب سوکھ گئے تھے۔

"ممتحنہ !ہم نے جو کل مرتضیٰ حسیب کی فلم کی پارٹی کی اریجمنٹ کی تھی اور اس اریجمنٹ کی جو ویڈیو یو ٹیوب پر اپ لوڈ کی تھی، اسے ایک ہی دن میں پندرہ ہزار ویوز مل چکے ہیں۔ اور تو اور خود مرتضیٰ حسیب نے کل یہ ویڈیو فیس بک پر شیئر کی۔ہم مشہور ہو گئے ہیں ممتحنہ۔"زارا کمپنی کے یو ٹیوب چینل پر اب تک کی تمام اپ لوڈ ڈ ویڈیوز کے ویوز اور شیئرز دیکھ کر حیران رہ گئی۔

"ابھی کہاں مشہور ہوئے ہیں؟ ابھی تو مجھے بہت کچھ کرنا ہے۔ یہ تو صرف ابتدا ہے، مجھے اس شعبے میں بہت آگے جانا ہے۔ "وہ اپنے خواب کو لے کر ایک بار پھر سنجیدہ ہو گئی۔

"تمہارے اندر ہنر بہت ہے ممتحنہ، تم ضرور آگے جاؤ گی اور جب میرے جیسی دوست تمہارے ساتھ ہو پھر تو تمہارا آگے جانا بنتا ہی ہے،کیوں؟ " زارا کا ہنسی مذاق پھر شروع ہو گیا ۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں نے میلز چیک کیں اور پھرنرسری بند کرنے کے بعد اپنے اپنے گھر چلی گئیں۔

☆...☆...☆

حیال اپنی کولیگ سے ملنے اس کے گھر آئی ہوئی تھی۔ وہ اپنی ہر ذاتی بات، اپنا ہر مسئلہ اس کے ساتھ ڈسکس کیا کرتی تھی۔ اس بار وہ اپنا ایک اہم مسئلہ اس کے پاس لے کر آئی تھی۔

"تزین !تمہیں کیا لگتا ہے کہ کیا وہ وقت آئے گا جب وہ مجھے پرپوز کرے گا؟ تمہیں پتا ہے جب ہم "میں درد اور تم "کا آخری سین شوٹ کر رہے تھے تب وہ مجھے پرپوز کر رہا تھا اور کچھ لمحے کے لیے مجھے ایسا لگا کہ وہ واقعی مجھے پرپوز کر رہا ہے، مگر وہ صرف اداکاری تھی۔ ڈائریکٹر نے 'کٹ 'بولا اور سب کچھ پل بھر میں ختم ہو گیا۔ پھر میں حقیقت کی دنیا میں آگئی۔ تم بتائو نا مجھے،کیا وہ مجھے کبھی پرپوز کرے گا؟ دل سے؟ " برہان کے لیے اس کے دل میں جو محبت تھی، وہ بڑھے جا رہی تھی اور جیسے جیسے محبت کی شدت بڑھتی جا رہی تھی، ویسے ویسے انتظار کی تڑپ بھی بڑھتی جار ہی تھی۔وہ مزید انتظار کرنا نہیں چاہتی تھی لیکن اظہار کرنے میں پہل بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"پہلے تم مجھے یہ بتائو کہ کیا وہ تم سے محبت کرتا ہے؟ تم کتنی شیور ہو کہ وہ تم سے صحیح معنوں میں محبت کرتا ہے؟ " تزین نے اس سوال کے جواب میں ایک اور سوال پوچھ لیا۔

"میں نائنٹی نائن پرسنٹ شیور ہوں کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ وہ میری بہت تعریفیں کرتا ہے، جب میں اس کے ساتھ ہوتی ہوں تو وہ مجھے بہت محفوظ کرتا ہے۔ مجھے مہنگے مہنگے تحفے تحائف دیتا ہے اور میرا حد سے زیادہ خیال کرتا ہے۔" جیسے جیسے وہ برہان کے بارے میں بتا رہی تھی، ویسے ویسے اس کی آنکھوں کے سامنے ان تمام لمحات کی تصاویر بننا شروع ہو گئیں جو اس نے برہان کے ساتھ گزارے تھے۔

"تم پرانی ایکٹرس ہو، حد سے زیادہ مقبول ہو،تمہاری تعریف کرنا تو پھر اس پر فرض ہو گیا اور رہی بات خیال کرنے کی، تحفے تحائف دینے کی تو یہ سب وہ صرف اپنے لیے کرتا ہے تا کہ تم اس کے ساتھ کام کرتی رہو اور اس طرح وہ اپنا ڈراما بلاک بسٹر بنا لے... سمجھیں؟"

"شٹ اپ !ایسا ہر گز نہیں ہے۔تم وہاں ہمارے ساتھ تھوڑی ہوتی ہو تب ہی اس طرح کہہ رہی ہو۔ٹرسٹ می !اگر تم وہاں میرے ساتھ ہوتیں تب تم بھی یہی کہتیں کہ ہاں حیال !وہ تم میں واقعی دل چسپی لیتا ہے، تم سے محبت کرتا ہے۔"اس نے برہان کے متعلق تزین کے منہ سے جیسے ہی یہ سب سنا، وہ رہ نہ پائی۔

"اگر محبت کرتا نا، تو اب تک اظہار بھی کر دیتا۔ نو ڈرامے تمہارے ساتھ کر چکا ہے اور دسویں ڈرامے کا شوٹ بھی مکمل ہو گیا ہے۔اتنا عرصہ تم دونوں نے ساتھ گزار لیا اور ابھی تک اظہار ہی نہیں ہوا؟ یہ بات کچھ انوکھی سی لگتی ہے۔ پلیز ڈونٹ مائنڈ۔ "تزین ٹھہری بے لاگ، اس نے کھرے الفاظ میں وہ سب کچھ کہہ دیا جو اسے نظر آ رہا تھا۔

تزین کی باتوں نے اسے مایوس کر دیا تھا۔ لیکن اگر اس کو یہ وہم تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے تو کوئی نہ کوئی تو وجہ ہو گی اس وہم کے پیچھے، کچھ تو سچ ہو گا۔

"اُداس مت ہو، ہو سکتا ہے میں غلط ہوں۔ تمہیں زیادہ علم ہو گا اس بارے میں لیکن مجھے تو تمہاری باتوں سے ایسا ہی لگا کہ وہ صرف تمہیں کام یابی کی طرف جانے والی سیڑھی سمجھ رہا ہے۔ "کوئی فائدہ نہیں تھا تزین کے ساتھ اپنا ذاتی معاملہ شیئر کرنے کا۔وہ وہاں سے اٹھ کر جانے ہی لگی کہ تزین نے اسے روک لیا۔

"میں تمہارے احساسات کی عزت کرتی ہوں ڈیئر !اس لیے تمہیں ایک مشورہ دیتی ہوں۔ اگر تم واقعی اس مرحلے پر آگئی ہو کہ تم اس کا اظہار سنے بغیر نہیں رہ سکتیں تو تمہارے پاس صرف ایک ہی راستہ ہے، تم اس سے اپنی محبت کا اظہار کر دو یا اس سے خود یہ پوچھ لو کہ کیا وہ تم سے محبت کرتا ہے؟تمہیں تمہارا جواب مل

جائے گا اور یقین مانو انتظار کرنے سے بہت بہتر ہے یہ حل جو میں نے تمہیں بتایا ہے۔"

"ہمم "! وہ سوچ میں پڑ گئی۔اس کو لگا کہ تزین ٹھیک کہہ رہی ہے۔ وہ خود برہان سے اظہار محبت کرنے سے رہی۔ یہ اس کی انا کے جو خلاف ہے۔ لیکن اس سے پوچھ ضرور سکتی ہے کہ آیا وہ اس سے محبت کرتا ہے یا نہیں؟

"تمہارا بہت شکریہ !میں تمہارے بتائے ہوئے مشورے کے بارے میں ضرور سوچوں گی۔ اب میں چلتی ہوں، خدا حافظ "!ایک عرصہ گزر گیا تھا اس کا برہان کے ساتھ لیکن ابھی تک اس کے حق میں کچھ بہتر نہ ہوا۔ تزین کے دیے گئے مشورے پر عمل کرنے کے علاوہ اب اس کے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا۔

☆...☆...☆

وہ گھر پہنچتے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا۔وہ گلدستہ ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے کمرے میں جاتے ہی اپنا لیپ ٹاپ کھولا اور یو ٹیوب اور گوگل پر جا کر سرچ باکس میں carnations لکھا۔ گوگل پر تو بہت سارے لنکس مل گئے،پر وہ کچھ پڑھنے کے موڈ میں بالکل نہیں تھا۔اسکرپٹس پڑھ پڑھ کر وہ ویسے ہی بہت بے

زار ہو چکا تھا۔ اس لیے اس نے یو ٹیوب ویڈیوز کا انتخاب کیا اور سب سے پہلا ویڈیو لنک آج ہی کے دن تھا۔اس ویڈیو کا موضوع تھا:

"Introduction to carnations By Mumtahna`z"۔ اس نے مزید کچھ سوچے بغیر اس ویڈیو پر کلک کیا اور ویڈیو چلنا شروع ہو گئی۔

ایک خوب صورت، نازک سی لڑکی، دنیا جہان کی سادگی سمیٹے اس ویڈیو میں آ گئی۔ لمبے گھنے بال،بڑی بڑی آنکھیں اور قدرتی حسن سے مالا مال۔ وہ ایک لمحے کے اندر اندر ہی برہان کے اندر تک رسائی دے چکی تھی۔

"السلام علیکم دوستو !آج تو بہت مزا آنے والا ہے لیکچر کا، بارش کا موسم جو ہے۔ آج جو پھول ہماری اس محفل کی زینت بننے جا رہا ہے، وہ آپ کے آس پاس سانسیں لے رہا ہے۔ کیا کوئی نام جانتا ہے اس پھول کا جو آپ کو اپنے آس پاس نظر آ رہا ہے؟"وہ اس ویڈیو کو بہت غور سے دیکھنے لگا۔ نہیں !وہ اس ویڈیو کو نہیں ،ویڈیو میں موجود اس لڑکی کو دیکھنے لگا جس کی سادگی نے اس کے دل میں گھر نہیں، تاج محل تعمیر کر لیا تھا۔

"میں جانتا ہوں اس پھو ل کا نام، کارنیشنز کہتے ہیں اسے۔ ہے نا؟ "اس نے ایک نظر سامنے پڑے اس گلدستے پر ڈالی ، پھر ویڈیو میں موجود اس لڑکی کے ساتھ گفت گو کرنا شروع ہو گیا جیسے و ہ اس کے سامنے حاضر ہو۔

"یہ پھول دیکھے توسب ہی نے ہوں گے؟"

"تمہارے جیسا پھول میں نے کبھی نہیں دیکھا ۔ ان پھولوں کی محفل میں تم خود قوسِ قزح کے سارے رنگ اوڑھے ہوئے ہو، تمہیں اندازہ بھی ہے کہ تم کتنی حسین ہو؟ " وہ تو اس سے اس طرح بات کر رہا تھا جیسے وہ لڑکی صرف اسی سے مخاطب ہو ۔

"سب سے زیادہ عام اور سب سے زیادہ تعدا د میں پایا جانے والا گلِ لہمی آپ کے ہاتھوں میں ہے، جامنی اس کا اصل رنگ ہے اور جامنی رنگ کا گل لہمی ایک عورت کی محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ " اس نے ویڈیو کو pause کیا۔ اور اب وہ گلدستے کو دیکھنے لگا جس میں موجود گل لہمی کا رنگ جامنی تھا۔

"مطلب وہ لڑکی مجھ سے محبت کرتی ہے جس نے مجھے یہ گلدستہ دیا ؟ "وہ ہنسنے لگا۔ وہ ہر لڑکی کو خود پر فدا ہوتا دیکھ کر تھک چکا تھا۔

اس نے ویڈیو دوبارہ سے پلے کی ۔ اب وہ لڑکی بھیگنا شروع ہو گئی تھی اور جب برسات کا پانی اس کے رخسار پر پڑا تو وہ اور زیادہ نکھر گئی۔قدرتی خوب صورتی کا سنگار صرف قدرت ہی ہوتی ہے اور اس لڑکی کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی حساب تھا۔قدرت کے اس جیتے جاگتے مجسمے کو بارش کی بوندوں نے اور زیادہ حسین بنا دیا تھا۔

اسے پھولوں میں ذرا دل چسپی نہیں تھی پر وہ پھر بھی اس ویڈیو سے اپنی نگاہیں ہٹا نہیں پا رہا تھا۔ وہ دنیا کی پہلی لڑکی تھی جس نے برہان کو متاثر بلکہ بے حد متاثر کیا تھا کچھ اتنا کہ اپنے حصار میں ہی باندھ لیا۔

"اچھا اب مجھے یہ بتائیں کہ اگر آپ نے اپنی محبت کو گل لہمی دینا ہو تو کون سے رنگ کا انتخاب کریں گی؟ "چلتے چلتے ویڈیو اپنے اختتام کو آن پہنچی تھی۔

"پھولوں کی جنت میں اگر ہم مزید ایک گلاب کا پھول رکھ بھی دیں تو اس جنت کی خوب صورتی میں اضافہ ہوتا ہے نہ ہی کمی ہوتی ہے۔ تم تو خود ایک پھول ہو، ایک نازک سا پھول جسے کبھی کسی نے توڑنے کی جرأت بھی نہ کی ہو۔ تمہیں اگر میں سرخ گل لہمی دے بھی دوں تو تمہاری خوب صورتی میں کوئی اضافہ ہو گا اور

نہ ہی کوئی کمی واقع ہوگی۔ پھولوں کی جنت کی طرح ہو تم جسے مزید کسی پھول کی ضرورت نہیں ہے۔"

"مس فلورسٹ ! آپ کو اگر موقع ملے کہ آپ جامنی ، سرخ یا سفید گل لہمی کسی کو دیں، تو وہ کون سا شخص ہوگا جسے آپ اس پھول سے نوازیں گی؟"

"کیا وہ خوش قسمت انسان میں نہیں ہو سکتا مس فلورسٹ؟ " اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ اس کو کیا پتہ تھا کہ کچھ ہی لمحے بعد اسے" ہارٹ اٹیک "ہونے والا ہے۔

"ویسے تو کوئی ایسا شخص نہیں جس سے مجھے محبت ہوئی ہو لیکن مجھے پاکستانی اداکار برہان ندیم اچھے لگتے ہیں۔ ان سے کبھی ملاقات ہوئی تو گہرے سرخ رنگ کا گل لہمی انہیں ضرور دوں گی اور اس پھول کا گل دستہ میں خود اپنے ہاتھوں سے سجائوں گی۔"

برہان کے گمان میں بھی یہ حقیقت نہ تھی کہ وہ فلورسٹ اس کا نام لے گی۔ اس کی سانسیں رکنے ہی والی تھیں کہ اس نے خود کو سنبھالا، پانی پیااور وہ جملے ویڈیو میں ری وائنڈ کرکے دوبارہ سنے۔ ہو سکتا ہے اس نے صرف اپنے دل کی آواز سنی ہو، ویڈیو کی نہیں۔

"لیکن مجھے پاکستانی اداکار برہان ندیم اچھے لگتے ہیں۔ ان سے کبھی "...اس نے کچھ غلط نہیں سنا تھا۔ سب کچھ حقیقت تھا۔وہ تو جیسے دیوانہ ہی ہو گیا۔

"میں نے آج تک اللہ سے جو بھی مانگا مجھے مل گیالیکن میری قسمت مجھ پر اتنی مہربان ہو جائے گی کہ اس جیسی لڑکی مجھے پسند کرے گی ، کبھی نہیں سوچاتھا۔ I am so blessed"وہ حواس باختہ ہو کر ان جامنی گل لہمی کو چومنے لگا جو اس گلدستے میں سجے تھے۔

"یہ سب صرف تمہاری وجہ سے ممکن ہوا ہے ڈیئر کارنیشنز۔"وہ ان پھولوں سے باتیں کرنے لگا۔ ان کا شکر یہ ادا کرنے لگا۔ اب اگر کچھ باقی تھا، تو اس سے ملنا اور اس سے اپنی محبت کا اظہار کرنا۔

"اب شروع ہوگی ہماری محبت کی داستان مس فلورسٹ۔ "محبت نے اچانک دستک دے دی تھی۔ دل تو چین کی نیند سو رہا تھالیکن اب اسے چین تو اپنے چین کو بے چین ہوتا دیکھ کر ملنا تھا۔

☆...☆...☆

شام کے وقت جب وہ تھک ہار کر اپنے گھر آئی تو ہمیشہ کی طرح عنایہ بیگم کے منہ پر ایک ہی جملہ تھا۔

"آ گئیں پودوں کے ساتھ اپنا وقت برباد کر کے؟ تمہارے ابو کو تمہیں امریکا جا کر گل کاری کا کورس کرنے کی اجازت ہی نہیں دینی چاہیے تھی۔تم نے تو اپنی زندگی کو بس ان پھولوں تک ہی محدود کر لیا ہے۔ پتا نہیں کون سا نرالا شوق پال لیا ہے۔ " وہ اپنی امی کے جملوں کو نظر انداز کرنے لگی۔اسے عادت ہو گئی تھی روز ان کے منہ سے اپنے شوق کے خلاف باتیں سننے کی۔

"حارث سے کہہ کر تمہاری شادی کروانی پڑے گی، تب جا کر کہیں تمہارا یہ شوق ختم ہو گا۔ خود کو پوری طرح سے ہلکان کر لیا ہے تم ۔ جب زندگی میں شوہر آ جائے گا ، تب اس شوق کو تمہاری زندگی سے الوادع ہو نا ہو گا ۔ سمجھیں مس فلورسٹ؟ " اپنے جملوں کو نظرانداز ہوتا ان سے دیکھا نہیں گیا جو عنایہ بیگم نے شادی کا موضوع چھیڑ دیا۔

"چھوڑ دوں گی ایسے شوہر کو جو مجھے اپنی سوکن کے ساتھ قبول نہیں کرے گا۔

"وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگی۔

"کون سوکن؟ " و ہ جواب تک باورچی خانے میں رات کے کھانے کا بندوبست کر رہی تھیں، باورچی خانے سے باہر آ کر بولیں۔

"میرے شوہر کی سوکن میرے پھول ہوں گے اور کون؟ "اپنی امی کو تنگ کرتی وہ سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں جانے لگی۔

"عجیب لڑکی ہے یہ "... اپنے سر پر ہاتھ مار تیں عنایہ بیگم نیم مسکراہٹ لیے باورچی خانے میں واپس آ گئیں۔

نہانے کے بعد جب وہ لائونج میں آئی تو عنایہ بیگم نے اس کے لیے ہمیشہ کی طرح شام کا ناشتہ تیار کر رکھا تھا۔آٹھ بجنے میں صرف پانچ منٹ باقی تھے۔ اس کے ابو بھی آفس سے گھر تشریف لانے ہی والے تھے۔وہ ٹی وی آن کرکے پلیٹ میں سے ایک سموسہ اٹھا کر ریمولٹ لیے بیٹھ گئی۔

"آج کون سا ڈراما آنے والا ہے آپ کے پسندیدہ اداکار برہان ندیم کا؟ "عنایہ بیگم کو کچن سے فرصت ملی تو وہ بھی اپنی بیٹی کے ہم راہ بیٹھ کر ٹی وی دیکھنے لگیں۔

"آپ کو پتا تو ہے ،جمعرات کے دن' تم میرے ہو کے رہو 'آتا ہے برہان ندیم اور حیال طاہر کا۔"

"یہ حیال بڑی ہی کوئی چالاک اداکارہ معلوم ہوتی ہے۔مجھے تو لگتا ہے کہ اس کا اور برہان ندیم کا کوئی نہ کوئی چکر ضرور چل رہا ہے۔ہر ڈراما وہ برہان ندیم کے ساتھ کرتی ہے۔اب خود بتائو برہان اتنا کوئی مقبول نہیں ہوا کہ حیال جیسی کلاسک اداکارہ

اس کے ساتھ ہر ڈرامے میں کام کرے ۔" وہ بھی بیٹی کی طرح ڈراموں کی شوقین تھیں لیکن ان کی بیٹی صرف برہان ندیم کے ڈرامے دیکھا کرتی۔

"کیا فرق پڑتا ہے؟ شوبز میں تو ایسا ہی ہوتا ہے۔کسی ایک کے ساتھ چکر تھوڑی چلتا ہے ان ستاروں کا اور ویسے بھی برہان ندیم خود کون سا دودھ کے دھلے ہیں،ہو سکتا ہے حیال کے علاوہ اور بھی اداکارائوں کے ساتھ ان کے پوشیدہ تعلقات ہوں۔ خیر، ہمیں کیا۔ "عنایہ بیگم اپنی بیٹی،اپنے خون کا امتحان لے رہی تھیں۔ممتحنہ کا صرف برہان ندیم کے ڈرامے دیکھنا ان کو اس شک میں مبتلا کر گیا تھا کہ کہیں وہ برہان ندیم کو پسند...اور بیٹی کے منہ سے تلخ اور بے لاگ جواب سن کر ان کا تازہ تازہ شک یقین میں بدلنے لگا۔

"بیٹا !ایک بات تو بتائو۔ تم کہیں برہان ندیم کو پسند تو نہیں کرتیں؟ "ہچکچاہٹ کے ساتھ عنایہ بیگم نے یہ سوال بھی بالآخر پوچھ ہی لیا۔

"پسند تو کرتی ہوں لیکن اب اس طرح بھی نہیں کہ ان سے یک طرفہ محبت کر بیٹھوں۔ "وہ اپنی امی کے ساتھ کوئی بھی بات شیئر کرنے سے نہیں ہچکچاتی تھی، کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ اس میں کچھ غلط نہیں ہے۔

"ہونہہ !اور اگر وہ تمہیں ایک دن مل جائے اور تم سے اظہارِ محبت کر بیٹھے پھر تمہارا جواب کیا ہو گا؟ "وہ ممتحنہ کو خوابوں کی دنیا کی سیر کرانے میں مصروف ہو گئیں۔ وہ مذاق کرنے کے موڈ میں تھیں۔

"امی آپ بھی نا !مت دکھایا کریں ایسے خواب جو خوابوں میں بھی پورے نہ ہو سکیں۔ میں کہاں وہ کہاں۔ وہ ایک نام ور شخصیت ہیں، پاکستان کے مقبول ترین اداکاروں میں ان کا شمار ہوتا ہے اور آپ؟ آپ مجھے کیوں سنہرے خواب دکھا رہی ہیں؟ "اس کو اندھا یقین تھا کہ وہ برہان سے مل بھی نہیں پائے گی۔ پھر محبت کا اظہار، وہ بھی خود برہان ندیم کے منہ سے سننا صرف اور صرف بے وقوفی کی بات تھی۔

اتنے میں حارث بھی گھر آگئے ۔اس نے ہمیشہ کی طرح ابو کو سلام کیا اور انہیں گلے ملی۔

"کیسا ہے میرا بچہ؟ کیسا دن گزرا نرسری میں میری گلابو کا؟ "وہ ان کی اکلوتی اولاد تھی،بے لوث محبت کرتے تھے وہ اپنی گلوں کی مماثل بیٹی سے۔

"بالکل ٹھیک ہوں اور دن بھی بہت اچھا گزرا کیوں کہ بہت مصروفیت تھی آج۔ آج گل کاری کی کلاس بھی تھی اور آج میں نے اپنے تمام اسٹوڈنٹس کی ملاقات

گل لہمی سے کروائی۔ یو ٹیوب پر لیکچر اپ لوڈ کر دیا ہے۔ جب بھی وقت ملے ، دیکھ لیجیے گا۔"حارث کو جب بھی فرصت ملتی ،وہ اپنی بیٹی کا لیکچر یوٹیوب پر ضرور دیکھتا۔ کبھی دل سے تو کبھی صرف دل رکھنے کے لیے۔

"ارے واہ !ضرور دیکھوں گا۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں، تب تک آپ دونوں ماں بیٹی ڈراما دیکھیے۔ وہ پانی کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر کمرے میں چلا گیا۔

"کیا خیال ہے تمہارا؟ بات کروں تمہارے ابو سے؟ " حارث جیسے ہی اپنے کمرے میں گیا، عنایہ بیگم کے سوال نے ممتحنہ کے دل میں تجسس پیدا کرناشروع کر دیا۔

"کیسی بات؟ "ممتحنہ کو اچنبھا ہوا۔

"تمہارے اور برہان ندیم کے رشتے کی بات اور کیا۔ "وہ قہقہے مارنے لگیں۔

یہ بات ایک یونیورسل فیکٹ بن چکی تھی ممتحنہ کی حقیقی دنیا میں رہنے والے تمام لوگوں کے لیے کہ برہان ندیم جیسے شہزادے صرف خوابوں میں ہی ملا کرتے ہیں اور اس فیکٹ سے پوری طرح آشنا ممتحنہ خود بھی تھی۔

☆...☆...☆

"السلام علیکم محمود بھائی !مبارک ہو ،آپ کی فلم نے تو باکس آفس پر دھماکا ہی کر دیا۔ سپر ہٹ "!محمود علی کی نئی فلم نے پاکستانی باکس آفس پر بہت اچھا بزنس کیا

تھا اور اسی خوشی میں اس نے اپنی فلم کی پارٹی میں دعوت دینے کے لیے برہان ندیم کو فون کیا۔ اس کے سلام کرنے سے پہلے ہی برہان نے اسے اس کی نئ فلم کے متعلق مبارک باد دی۔

"و علیکم السلام ۔ بہت شکریہ برہان اور اسی خوشی میں پرسوں میں نے اس کام یابی کا جشن منانے کے لیے ایک پارٹی رکھی ہے، آنا ضرور۔ "وہ اپنی فلم کی کام یابی کو لے کر کافی برانگیختہ تھا۔

"ضرور آئوں گا لیکن پارٹی کی تمام تر سجاوٹ پھولوں سے ہونی چاہیے۔ کسی بہترین سی فلورسٹ کمپنی سے سجاوٹ کے انتظامات کروایئے گا۔ بہار کا موسم بھی ہے، پھولوں کی سجاوٹ بہت مناسب اور دل فریب لگے گی۔ "اس نے اپنی پوری زندگی دل چسپی نہ لی لیکن وہ ایک لڑکی اسے گلوں کے قریب لے آئی۔ کچھ اتنا قریب کہ اب اسے ہر سو پھول ہی پھول نظر آنے لگے تھے۔

"کہہ تو ٹھیک رہے ہو، پھولوں کی سجاوٹ کافی مناسب لگے گی لیکن پاکستان میں فلورسٹ کہاں سے ڈھونڈ کر لائوں؟ یہاں کہاں ماہر فلورسٹ ملتے ہیں بھلا۔"برہان کام یاب ہو چکا تھا۔

"بھائی میں ہوں نا آپ کیوں فکر کر رہے ہیں؟ میری نظر میں ایک فلورسٹ کمپنی ہے۔ ممتحناز کے نام سے۔ میں نے یوٹیوب پر ان کا کام دیکھا، مجھے بہت اچھا لگا۔ ان فیکٹ یہ کمپنی مرتضیٰ حسیب کی فلم کی پارٹی کے لیے بھی فلورل ارینجمنٹ کر چکی ہے، میں آپ کو ای میل آئی ڈی دے دوں گا، آپ ان سے رابطہ کر لیجے گا۔"

"تم نے تو میرا کام ہی آسان کر دیا۔ تو اس بار پارٹی کی تھیم پھولوں پر مبنی ہو گی۔" برہان کا ممتحنہ سے ملنا قسمت میں تھا یا نہیں، یہ وہ نہیں جانتا تھا، بس وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہا تھا۔

"اوکے !پرسوں ملاقات ہوتی ہے پارٹی میں، خدا حافظ۔"

☆...☆...☆

"آخر کیوں بنی پھرتی ہو ممتحنہ کی چمچی ؟کہیں نوکری کیوں نہیں کر لیتیں؟ چمچہ بن کر پندرہ بیس ہزار ملنے سے لاکھ گنا بہتر ہے کہ کہیں عزت کے ساتھ نوکری کر لی جائے۔ "زارا کھانے کی میز پر بیٹھی ہی تھی کہ سمیہ بیگم نے اپنی بیٹی کے نرسری میں کام کرنے پر خفگی ظاہر کی۔

"نوکری میں کم چمچہ گیری ہوتی ہے؟اور عزت تو بھول ہی جائیں اور ویسے بھی میں چمچی نہیں ہوں اس کی، وہ دوست ہے میری۔ مجھے اچھا لگتا ہے اس کے ساتھ کام کرنا،اس کا ہاتھ بٹانا۔ کم از کم اور نوکریوں سے تو ہزار گنا بہتر یہی ہے کہ نرسری جا کر عزت کے ساتھ کام کر لیا جائے خاص کر لڑکیوں کے لیے۔آپ بھی کیوں نہیں شامل ہو جاتیں ہماری کمپنی میں؟"زارا نے الٹا نرسری میں کام کرنے کا مشورہ اپنی امی کو دے دیا۔

"کرنے دو کام اگر یہ کرنا چاہتی ہے۔ پیسے ملتے ہیں اسے اس کام کے اور لڑکیوں کے لیے اس قسم کی نوکری میں کوئی برائی بھی نہیں۔ بیٹا !تم اپنی امی کی بات کا برا مت ماننا، یہ تو ہے ہی ایسی۔ "زارا کے ابو امجد جو بہت دیر سے ماں بیٹی کی گفت گو سن رہے تھے، لب کشائی کرنا شروع ہوئے۔

"تھینک یو پاپا !آئی لو یو ۔"وہ اپنے کھانے کی پلیٹ چھوڑ کر اپنے ابو کے گلے لگ گئی۔

"مجھے تمہاری نوکری پر کوئی اعتراض نہیں لیکن ایک بات یاد رکھنا، وہ ہمیشہ تمہاری باس اور کمپنی کی مالکن رہے گی اور تم اس کی اسسٹنٹ۔ "وہ اپنی بیٹی کو تنبیہ کرنے لگیں۔

"مجھے فرق نہیں پڑتا اس بات سے کہ میں اس کی اسسٹنٹ ہوں۔ وہ دوست ہے میری،میری بیسٹ فرینڈ۔ ہم میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کا باس نہیں اور ظاہر سی بات ہے اس نے اس کمپنی کی بنیاد رکھی ہے، تو وہ باس ہی ہوئی نا "!اسے پورا بھروسا تھا اپنی بچپن کی سہیلی پر۔ وہ چاہ کر بھی کسی کو ان دونوں کے بیچ دراڑ نہیں ڈالنے دیتی۔

"وہ وقت بھی آئے گا جب تمہیں احساس ہو جائے گا کہ اس کمپنی میں تمہاری کیا اوقات ہے اور یہ دھمکی نہیں ہے، کھرا سچ ہے۔"سمیہ بیگم نے تلخ جملے کہنا بند نہیں کیے۔وہ بھی اب مزید کہاں سننے والی تھی ان کی بات، بس ان کی باتوں کو نظر انداز کرنے لگی۔

☆...☆...☆

اگلی صبح کا سورج ممتحنہ کی چھوٹی سی کمپنی کو مقبولیت کی دوسری سیڑھی پر پہنچانے کے لیے طلوع ہوا تھا۔ پہلی سیڑھی وہ سر کر چکی تھی، مرتضیٰ حسیب کی پارٹی کی اریجمنٹ کر کے۔

اس کی آنکھ فجر کے وقت کھلی۔ اس نے نمازِ فجر ادا کی، پھر اسے نیند ہی نہیں آئی۔آٹھ بجے اسے نرسری نکلنا تھا۔ابھی اس کے پاس پورے تین گھنٹے باقی

تھے۔وہ اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گئی اور کمپنی کی ای میل آئی ڈی کھول کر میلز چیک کرنے لگی۔

اس کے اکاؤنٹ میں مشہور زمانہ ہدایت کار کی ای میل آئی ہوئی تھی۔ پہلے تو اسے لگا کہ وہ ابھی تک نیند میں ہے۔ پھر ایک گلاس ٹھنڈا پانی پینے کے بعد اس نے ایک بار پھر اپنے لیپ ٹاپ کی چمکتی اسکرین کی طرف دیکھا۔وہ حیران رہ گئی،وہ خواب نہیں تھا، محمود علی کی ای میل موصول ہونا حقیقت میں شامل تھا۔اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے مائوس پر کلک کیا، تو محمود علی کا پورا پیغام اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا۔

"سلام ! میں ڈائریکٹر محمود علی ہوں۔ آپ کی کمپنی کے بارے میں اپنے قریبی دوستوں سے تھوڑا بہت، مگر جو کچھ بھی سنا بہت اچھا سنا۔ دراصل بات یہ ہے کہ مجھے میری نئی فلم کی کام یابی کے حوالے سے ایک پارٹی رکھنی ہے جس کی تھیم صرف اور صرف پھولوں پر مبنی ہو۔ کچھ دن پہلے آپ نے مرتضیٰ حسیب کی پارٹی کی بھی فلورل ارینجمنٹ کی تھی جس کی ویڈیو میں نے یو ٹیوب پر دیکھی اور پھولوں کی تمام سجاوٹ جو آپ نے اپنے ہاتھوں سے کی تھی، میرے دل میں گھر کر گئی اور یہی وجہ ہے کہ میں اپنی پارٹی کی تمام سجاوٹ آپ ہی سے کروانا چاہتا

ہوں۔آپ مجھے بتا دیں کہ کیا آپ کل شام فارغ ہوں گی؟ اگر کل آپ کا کوئی خاص اپائنٹمنٹ نہیں ہے تو پلیز کل کا دن ہمارے لیے مختص کر دیں۔آج میں آپ کی نرسری کا چکر لگائوں گا۔ ایڈوانس وغیرہ اور باقی تمام تفصیلات ہم وہیں طے کر لیں گے۔شکریہ"

ممتحنہ کے وجود کو شاہین کے پر لگ گئے تھے۔ای میل دیکھنے کے بعد تو جیسے وہ ہوائوں میں اڑنے لگی تھی۔ اس کا ہمیشہ سے یہ خواب تھا کہ اپنی مہارت اور تخلیقات کی بنا پر مقبولیت کے آسمانو ں کا سفر کرے اور اب اس کی مقبولیت کے دن شروع ہونے والے تھے۔اس نے اس کمپنی کو لے کر جو خواب دیکھے تھے وہ پورے ہونا شروع ہو گئے۔

"وعلیکم السلام سر!ہماری فلورل ارینجمنٹ کو پسند کرنے کا بہت شکریہ۔یہ ہمارے لیے خوش نصیبی ہو گی کہ ہم آپ جیسے ہدایت کار کے ساتھ کام کریں۔ ویسے کل تو کوئی خاص اپائنٹمنٹ نہیں ہے اور اگر ہوتا بھی تو ہم اسے ملتوی کر دیتے،آپ جیسے ہدایت کار کے ساتھ کام کرنے کا موقع خوش نصیبوں کو ملا کرتا ہے۔ یہ ہماری کمپنی کا ایڈریس ہے۔ آفس ٹائمنگ ایک سے چھے بجے تک ہیں۔ ہم آپ کا انتظار کریں گے۔خدا حافظ "اور پھر اس نے محمو د علی کی ای میل کا جواب دے دیا۔

"یہ خوش خبری تو میں سب سے پہلے زارا کو سنائوں گی۔ وہ تو پاگل ہی ہو جائے گی، لیکن مجھ سے زیادہ نہیں۔" وہ کمر بستہ تھی۔ اپنا سو فیصد دینے کے لیے مستعد تھی۔

☆...☆...☆

"کیا بات ہے آج تو بڑی خو ش نظر آ رہی ہیں مس فلورسٹ؟ کہیں رشتہ پکاتو نہیں ہو گیا محترمہ کا؟" وہ جب نرسری پہنچی تو وہاں زارا پہلے ہی سے موجود تھی۔

"رشتہ پکا ہوتا تو خوش نظر آتی؟ خیر !خوش خبری تو ہے میرے پاس لیکن پتا نہیں تمہیں کتنا مسرور کر پائے گی۔" وہ ہمیشہ کی طرح پھولوں کو سلام کر کے آفس میں جانے لگی۔

"مجھے بتائو توسہی میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔" وہ دفتر کی طرف جانے لگی کہ زارا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا۔

"تم نے میلز چیک کیں صبح؟" اس نے زارا سے پوچھا۔

"نہیں !میلز چھوڑو ،مجھے خوش خبری بتائو کیا ہے؟" زارا کے گمان میں بھی نہ تھا کہ خوش خبری ایک میل میں محفوظ میں ہے۔

"اس خوش خبری کا تعلق میل سے ہے۔میرے ساتھ آفس میں آئو میں دکھاتی ہوں۔"جب زارا کو کچھ سمجھ نہ آیا کہ ایسی کون سی خوش خبری ہے تو ممتحنہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے آفس میں لائی۔

"یہ دیکھو !پڑھو اس میل کو۔ "اس نے کسی قسم کی لب کشائی نہ کی، بس لیپ ٹاپ پر محمود علی کا پیغام کھول کر اس کے سامنے پیش کر دیا۔

اب زارا اس پیغام کو پڑھنے میں مصروف ہو گئی اور ممتحنہ اس کے چہرے کے تاثرات پڑھنے میں۔

"م...مم...ممتحنہ...کیا واقعی محمود علی جیسے ڈائریکٹر نے اپنی فلم کی پارٹی کی اریجمنٹ کے لیے ہماری کمپنی کا انتخاب کیا ہے؟ مجھے یقین نہیں آ رہا یار"...زارا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس کے ہوش ٹھکانے لانے کے لیے ممتحنہ نے اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارا۔

"جی ہاں !انہوں نے ہمارا انتخاب کیا ہے اور ہمیں اپنا بیسٹ دینا ہو گا اس تقریب کے لیے۔ اگر انہیں ہماری سجاوٹ پسند آ گئی تو بہت زیادہ امکانات ہیں کہ وہ ہمیں اپنی اگلی فلم کے سیٹ ڈیزائن کے لیے منتخب کر لیں۔ چلو فلم نہ سہی، تو کسی گانے کی شوٹنگ کے لیے ہم سے ڈیزائن تو کروا ہی سکتے ہیں اور ویسے بھی وہاں پر تو اور

بھی بہت سی نام ور شخصیات آئی ہوں گی تو ہمیں اپنی پھولوں کی سجاوٹ سے سب کا دل جیتنا ہی ہوگا، سمجھیں " !وہ زارا کا ہاتھ جو کہ پوری طرح ٹھنڈا پڑ چکا تھا، اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے پر یہ ایک بہت بڑی پارٹی ہوگی۔ کتنی بڑی بڑی شخصیات آئی ہوں گی۔ دعا کرنا ہمیں بھی وہاں کوئی ایسا مل جائے جو ہم پر مر مٹے۔ "زارا خیالوں کی دنیا میں ایک بار پھر کھو گئی۔

"باولی !ہم پر مٹے نہ مٹے ہماری ڈیکوریشن پر ضرور مر مٹے۔ "اب کی بار وہ خود بھی خیالوں کی دنیا میں کھو گئی۔ پر دونوں کا خیال یکساں ہرگز نہ تھا۔ ایک نے محبت کا خواب دیکھا، تو دوسری نے کام یابی کا، آگے بڑھنے کا، اڑنے کا خواب دیکھا۔

"چلو آج کے آرڈرز جلدی سے فائنلائز کردو پھر محمود علی صاحب کسی بھی وقت آ جائیں گے۔ ایک سے چھے بجے کے درمیان۔"وہ زارا کو لے کر ورک شاپ آ گئی اور وہ دونوں آرڈرز تیار کرنا شروع ہو گئیں۔

"کیا برہان ندیم بھی وہاں پارٹی میں آئیں گے؟ " اس نے اندر ہی اندر اپنے آپ سے سوال کیا۔ کچھ دیر کو تو وہ واقعی سوچ میں پڑ گئی پھر سر جھٹک کر واپس اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

☆...☆...☆

وہ ساری رات نہیں سو سکی تھی۔اس نے رات کا ایک ایک پہر اس سوچ میں گزار دیا کہ آخر وہ برہان سے کس طرح پوچھے کہ کیا وہ اس سے محبت کرتا ہے کہ نہیں۔برہان سے یک طرفہ محبت کرنے کی خواہش بھی اس کو پوری طرح بھگو چکی تھی۔وہ چاہ کر بھی اس بارش کے آسیب سے آزاد نہیں ہونا چاہتی تھی۔یہ بارش اس کی روح تک کو بھگو چکی تھی۔

اس نے نیند سے جاگتے ہی اپنی یک طرفہ محبت کو فون کیا۔

"گڈ مارننگ ہینڈ سم !ابھی تک سو رہے ہو؟ "کافی دیر بعد جا کر برہان نے فون ریسیو کیا تو حیال کو یہی لگا کہ وہ ابھی تک نیند میں ہے۔

"ہمم...تم سنائو اتنی صبح صبح فون کیا۔خیریت؟"وہ ابھی تک بستر سے اٹھا نہیں تھا۔ غنودگی کی کیفیت میں اس سے بات کرنے لگا۔

"ہاں سب خیریت ہے،تم سنائو آج کا کیا پروگرام ہے؟اگر تم آج فری ہو تو کیا ہم کسی اچھے سے ریستوران میں مل سکتے ہیں شام کو؟ "اس نے برہان سے ملنے کی خواہش ظاہر کی اور اسے معلوم تھا کہ وہ اسے کبھی انکار نہیں کرے گا۔

"آج کل تو فرصت ہی فرصت ہے، ضرور ملوں گا۔ لیکن مجھے بتائو تو سہی کہ کیا کوئی خاص بات کرنی ہے تمہیں مجھ سے جو صبح صبح فون کرنے کی زحمت کی۔"اب وہ بستر سے اٹھ چکا تھا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھی پانی کی بوتل سے منہ لگا کر پانی پی رہا تھا۔

"کیا ہم ہمیشہ ضروری بات کرنے کے لیے ہی ملاقات کرتے ہیں؟ کیا ہو گیا ہے تمہیں برہان؟ آر یو اوکے؟ "وہ اسے یاد دلانے لگی کہ ان کی ہر ملاقات صرف کام کے بارے میں باتیں کرنے کے لیے نہیں ہوا کرتی۔

"ہونہہ!کچھ تو ہو گیا ہے مجھے، "you are rightوہ ان پھولوں کو دیکھ کر مسکرانے لگا جنہوں نے اسے اس فلورسٹ سے ملوانے میں مدد کی تھی۔ رات کے پچھلے پہر اس نے ان پھولوں کو گل دان میں سجا دیا تھا۔

برہان کے اس جواب نے حیال کو مسرور کر دیا۔ اس کا مسکرا کر جواب دینا حیال کے اندر موجود احساسات کو تازہ دم کر گیا، محبت کی بارش میں اسے ایک بار پھر بھگو کر چھوڑ گیا۔

"ہمم تو ٹھیک ہے پھر، آج شام کولاچی ریستوران میں چھے بجے ملتے ہیں۔ take careاس نے برہان کو کوملاقات کرنے کے لیے بلا ہی لیا۔

آج اس کے لیے ایک بہت بڑا دن تھا۔برہان کے منہ سے اظہارِ محبت سننے کا دن اور وہ کوئی ڈراما نہیں تھا، سب کچھ حقیقت تھی۔

اس نے صبح سے ہی شام میں ہونے والی ملاقات کے لیے تیاریاں شروع کر دیں۔آج وہ سب سے زیادہ حسین لگنا چاہتی تھی۔ویسے تو وہ خوب صورتی میں اپنے آپ ہی کو سب سے برتر سمجھتی لیکن آج وہ خوب صورتی میں خود کو بھی مات دینا چاہتی تھی۔

"تزین تم غلط تھیں، سرے سے غلط۔ پہلے اس کا میری حفاظت کرنا اور اب مسکرا کر مجھ سے یہ کہنا کہ اسے کچھ ہو گیا ہے ، یہ سب علامات اس یونیورسل فیکٹ کی طرف نشاندہی کرتی ہیں کہ ہاں !وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔آرہی ہوں تم سے ملنے۔میرا انتظار کرنا۔ "اور وہ مصنوعی انداز میں شرما کر فریش ہونے چلی گئی۔

☆...☆...☆

"السلام علیکم !مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا کہ پاکستان کے مشہور ہدایت کار ہماری نرسری تشریف لائے ہیں۔ "زارا نرسری کی انٹرنس پر کھڑے محمود علی کا استقبال کرنے لگی۔

"وعلیکم السلام !آپ کی باس سے اگر بات ہو جاتی تو "...اس کا زارا کو اس طرح نظر انداز کرنا زارا کو افسردہ کر گیا، مگر اس نے سر جھٹک کر اپنی افسردگی کو ایک ہی لمحے میں فراموش کر دیا۔

"آپ اندر تو آئیں پلیز۔ "وہ اسے نرسری کے اندر لے آئی۔ اس کا حال بھی وہی ہوا تھا جو باقیوں کا وہاں آنے کے بعد ہوا کرتا تھا۔ محمود علی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔وہاں صرف پھول ہی نہیں تھے بلکہ ممتحنہ کی تیارکردہ تمام فلورل ارینجمنٹس کے نمونے بھی تھے۔ممتحنہ کی مہارت نے محمود علی کو اپنے سحر میں جکڑ لیا۔

"السلام علیکم !پلیز بیٹھیے نا "!وہ نرسری کے دفتر پہنچے تو وہاں پہلے ہی سے ریوالونگ چیئر پر ممتحنہ حارث بیٹھی تھی۔ اپنے آپ کو پوری طرح کمپوز کر کے تاکہ محمود علی کو لگے کہ واقعی اس کی ایک پیشہ ور پرسنیلٹی ہے۔

"وعلیکم السلام۔آپ کی فلورل ارینجمنٹس نے تو مجھے واقعی بہت متاثر کر دیا۔پاکستان میں اس شعبے کو بالکل بھی اہمیت نہیں دی جاتی لیکن آپ نے تو کمال ہی کر دیا۔خیر میں نے آپ کا اپنی پارٹی کے انتظامات کے لیے انتخاب کر لیا ہے۔بس یہاں تو میں کچھ فارمیلٹی پوری کرنے آیا ہوں،تھیم ڈسکس کرنے اور ایڈوانس دینے۔

"ممتحنہ کے تیار کردہ نمونے جو نرسری میں مختلف طرز،مختلف امتیاز کے ساتھ رکھے تھے، محمود علی کو متاثر کرنے میں کام یاب ہو گئے تھے۔

"بس آپ ہمیں اپنا تھیم بتا دیں اور باقی کا کام آپ ہم پر چھوڑ دیں۔ہماری پوری کوشش ہو گی کہ ہم اپنا بیسٹ دے سکیں۔"وہ اس سے بات کرتے ہوئے اندر ہی اندر کپکپا رہی تھی لیکن باہر سے اس نے پوری طرح خود کو کمپوز کیا ہوا تھا۔زارا بھی اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"کمینی کب سے ہم ہم کر کے بات کر رہی ہو یہ نہیں کہ کم از کم میرا تعارف ہی کروا دو۔ "وہ دل ہی میں دل میں ممتحنہ سے کہنے لگی۔

"میں نے اپنی پارٹی کا تھیم آپ پر چھوڑ دیا۔مجھے پھولوں سے متعلق اتنی معلومات نہیں اس لیے یہ کام میں آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ بس ایک بات یاد رکھیے گا ، تھیم پارٹی کے حساب سے ہو، شادی ولیمے کے حساب سے نہ ہو۔"وہ ہنسنے لگا اور اس کے ساتھ ساتھ زارا بھی۔ممتحنہ نے اس کے پائوں پر اپنا پائوں مار کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"بس آپ بے فکر رہیں، یہ ہماری ذمے داری ہے اور ہمارا تیار کردہ تھیم سب کو ضرور پسند آئے گا۔" ڈیل فائنل ہونے اور پچاس ہزار کا چیک مل جانے کے بعد

جب ممتحنہ اور زارا نے محمود علی کو کچھ کھانے پینے کا کہا تو اس نے صاف انکار کر دیا اور یہ کہہ کر وہاں سے روانہ ہو گیا:

"آپ کو جس وقت مناسب لگے، آپ میرے گھر آ کر انتظامات کر دیجیے گا۔ بس مجھے شام سات بجے تک تمام تیاریاں مکمل چاہئیں۔ کل ملاقات ہوتی ہے،خدا حافظ۔"

"کتنی کمینی ہو تم، میرا تعارف بھی نہیں کروایا ان سے۔وہ تو مجھے نرسری کا مالی سمجھ رہے تھے انٹرنس پر۔ "اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"ارے میں سمجھی کہ تم کروا چکی ہو گی اپنا تعارف۔آئی ایم سوری یار لیکن میں بھی کیا کرتی۔میں تو خود اند سے اتنی گھبرائی ہوئی تھی،بہت مشکل سے خود کو ان کے سامنے کمپوز رکھا تھا۔ "اس کے ہاتھوں میں پچاس ہزار کا وہ چیک تھا جو محمود علی اسے دے کر گیا تھا۔

"خیر... کوئی بات نہیں، معاف کیا۔ ابھی ہمارے پاس پورے پچاس ہزار روپے ہیں،مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا ممتحنہ،ہم نے ایک ہی دن میں پچاس ہزار کما لیے۔ " زارا اس کے ہاتھوں سے چیک لیتے ہوئے اسے محسوس کرنے لگی۔

"ہاں !لیکن ابھی ہم اس کا استعمال نہیں کریں گے۔ پہلے پارٹی کی تمام تیاریاں مکمل ہو جائیں پھر دیکھیں گے کہ اس کا کیا کرنا ہے،اوکے؟ "وہ ڈر رہی تھی کہ کہیں اتنی بڑی شوبز پارٹی میں کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے۔ اس لیے ابھی اس چیک کو استعمال کرنے کے بارے میں اس نے کچھ سوچنا ضروری نہیں سمجھا۔

"ہاں ہاں !ٹھیک ہے ڈیئر۔"

وہ دونوں نرسری بند کرکے ممتحنہ کے گھر چلی گئیں تاکہ اگلے روز کے تمام انتظامات کا ایک بجٹ بنا سکیں کہ کتنے پھول چاہیے ہوں گے، کتنے فلورل ٹیپ اور فلورل اسپرے درکار ہوں گے اور کنٹینرز وغیرہ وغیرہ۔ بجٹ بنانے کے بعد ان دونوں کو پارٹی کے لیے سامان لینے بھی نکلنا تھا۔

☆...☆...☆

آج اس نے اپنے آپ کو سر تاپا برہان کے رنگوں سے سجا لیا تھا۔ کپڑوں کے رنگ سے لے کر اس کی لپ اسٹک کا رنگ، پرفیوم کی خوش بو سے لے کر ہاتھوں کی چوڑیوں تک، سب کچھ برہان کی پسند کے مطابق تھا۔ اسے لال رنگ سے سخت نفرت تھی لیکن وہ برہان کو پسند تھا، اس نے خوشی خوشی اس رنگ کو اس شام کی ملاقات کے لیے اپنا لیا۔

منہ پر پین کیک، فیس پائوڈر، سرخ لپ اسٹک، آنکھوں میں کانٹکٹ لینز لگا کر اور اپنے اسٹرکنگ کروائے ہوئے بال کھول کر وہ برہان سے ملنے پوری طرح مستعد نظر آ رہی تھی۔

"کیا بات ہے !آج تو سراپا محبت لگ رہی ہو۔"ریستوران پہنچتے ہی جب برہان کی نظر اس پر پڑی تو وہ مصنوعی تعریفی جملے کہے بغیر رہ نہ سکا۔

"اور زیادہ مصنوعی بن جاتیں۔ پتا نہیں تمہاری مصنوعی خوب صورتی ناظرین کو کس طرح اپنی طرف مائل کرتی ہے۔"وہ دل ہی دل میں حیال کی اصل تعریف کرنے لگا۔

"تھینک یو !آج میں نے سب کچھ تمہاری پسند کا پہنا ہے۔تمہیں لال رنگ پسند ہے نا؟ دیکھو آج میں نے بالآخرلال رنگ پہن ہی لیا۔کیسی لگ رہی ہوں میں؟ "وہ اپنے رخسار پر بکھری زلفوں کو انگلیوں کی پوروں سے کان کے پیچھے لاتے ہوئے پوچھنے لگی۔

پہلے تو برہان کو شک تھا کہ وہ اس میں دل چسپی لیتی ہے۔لیکن اب،یہ دیکھنے کے بعد کہ اس نے اس کے سامنے لال رنگ پہلی بار پہنا ہے،اسے یقین ہو گیا کہ وہ اسے پسند کرتی ہے۔

"very beautiful!"اب وہ چائے کا آرڈر دینے لگا۔برہان کو تو جیسے عادت ہو گئی تھی نہ چاہتے ہوئے بھی اسے" بیوٹی فل "کہنے کی۔

"برہان !مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔کافی دنوں سے نوٹ کر رہی ہوں۔ سوچ رہی ہوں کہ آج پوچھ ہی لوں۔ "May I?تھوڑا ڈر کر ،تھوڑا سنبھل کر اس نے برہان سے وہ سوال کیا جو اس نے کافی پہلے سے تیار کر رکھا تھا۔

"ہاں پوچھو۔"You are free to ask anything

چائے پیش کی جا چکی تھی جو اس وقت اتنی گرم تھی کہ اگر چسکی لی جائے تو منہ جل جائے۔

"کیا تمہیں کسی سے محبت ہو گئی ہے؟ "اس نے سوال پوچھتے ہی نظریں جھکا لیں۔وہ نیم مسکراہٹ لیے اس کے جواب کی شدت سے منتظر تھی۔

"ہاں ہو تو گئی ہے۔ پر اس محبت کا اعلان میں کل محمود علی کی پارٹی میں کروں گا۔ کل آنا ضرور۔ "برہان نے کچھ اس لہجے میں کہا کہ حیال کا یقین اور زیادہ پختہ ہو گیا۔

وہ پوری طرح سے حیال کے ساتھ کھیلنے کے موڈ میں تھا کہ حیال سے زیادہ اس کے جذبات کے ساتھ۔ وہ یہ بات جان چکا تھا کہ حیال اس سے محبت کرنے لگی

ہے لیکن اگلے روز وہ پارٹی میں ڈنکے کی چوٹ پر اس فلورسٹ سے اظہارِ محبت کر کے یہ ثابت کر دے گا کہ اس کی پسند کیا ہے، خوب صورتی کی تعریف اس کی نظر میں کیا ہے۔

"مجھے معاف کر دینا !میں تمہارا شیشے جیسا دل نہیں توڑنا چاہتا۔لیکن اگر تم مجھ سے یک طرفہ محبت کرتی ہو تو کل اس شیشے کو ٹوٹنا ہی ہو گا،مگر اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہو گا حیال۔محبت تم نے مجھ سے کی ہے، میں نے نہیں۔ میں نے تمہیں ابھی تک جو عزت دی،وہ سب اس لیے تھی کہ تم ایک لڑکی ہو اور میری سینئر بھی۔ لیکن اس عزت کو، ان سب تعریفوں کو سمیٹ کر خوابوں کا محل سجا لینا، یہ تمہاری غلطی ہے۔"وہ آنکھوں آنکھوں میں اسے اس کی یک طرفہ محبت کرنے کے جرم میں ملنے والی سزا کے تفصیلات سے آگاہ کرنے لگا۔

"ہمم ...میں کل ضرور آئوں گی۔ مجھے بلاوا آیا تھا محمود صاحب کا، کل میرا شوٹ بھی ہے۔ پہلے سوچ رہی تھی کہ پارٹی میں نہیں جائوں گی لیکن میں نے ارادہ بدل لیا ہے،ضرور آئوں گی تمہارا جواب سننے۔ "وہ مسکرانے لگی۔اگلے روز ہونے والی پارٹی میں جانے کے لیے وہ اس قدر گرم جوش ہوگئی جتنی میز پر رکھی چائے بھی نہ تھی۔

☆...☆...☆

ان دونوں نے مل کر پارٹی کے تھیم کا حتمی فیصلہ کر لیا تھا۔آج کا دن ان کے لیے ،خاص کر ممتحنہ کے لیے بہت زیادہ اہم تھا۔ آج اس نے کچھ انوکھا کرنا تھا اور وہ سوچ چکی تھی کہ وہ کیا کرے گی اور کس طرح سے کرے گی۔

اس دن کے تمام آرڈرز اس نے ملتوی کر دیے تھے۔ ایک بھی آرڈر اس نے نہیں لیا کیوں کہ اس نے ایک بہت بڑے ایونٹ کے انتظامات اکیلے صرف اپنی ایک سہیلی کے ساتھ مل کر کرنا تھے۔

اس کی آنکھ صبح فجر میں کھلی اور اس نے وضو کرنے کے بعد نماز فجر ادا کی۔ وہ اس پارٹی کی ارینجمنٹس کو بہت سنجیدگی سے لے رہی تھی۔وہ سوچ رہی تھی کہ بس یہی موقع ہے اگر تیر سیدھا نشانے پر جالگا تو اس کی کمپنی مقبولیت کے آسمانوں پر جا پہنچے گی۔ اس کی اسی طرح کی بڑی بڑی آفرز ملنا شروع ہو جائیں گی اور وہ با آسانی اپنا لوہا منوا سکے گی۔ لوگوں کی زبان پر جب جب پھولوں کا نام آئے گا، تب وہ ایک بار تو اس کا نام لینا نہیں بھولیں گے۔

رات کے پچھلے پہر تو اس نے تہجد بھی ادا کی تھی۔انسان کو اللہ اس وقت سب سے زیادہ یاد آتا ہے جب اسے کوئی مقصد مل جاتا ہے،کوئی ایسا مقصد جس کو پانا

اس کے لیے جنون بن جاتا ہے۔ پر افسوس کہ اپنے دنیاوی مقصد کے لیے وہ نمازوں کا اصل مقصد فراموش کر بیٹھتا ہے۔اللہ کی خوشنودی نہیں،اپنے مقصد تک پہنچنے کے لیے سوہنے رب کو یاد کرتا ہے اور جیسے ہی مقصد پورا ہو جاتا ہے، اس کی نمازیں دم توڑ دیتی ہیں۔ رب سے رابطہ منقطع ہو جاتا ہے۔مگر وہ ایسی ہرگز نہیں تھی۔وہ نماز پڑھا کرتی تھی اور دل سے ادا کرتی تھی، اللہ کی خوشنودی کے لیے۔

دیکھتے ہی دیکھتے دوپہر کے چار بج چکے تھے۔زارا ممتحنہ کے گھر پہنچی ہوئی تھی۔وہ دونوں اپنے گھر والوں کو بتا چکی تھیں کہ آج انہیں کہاں جانا ہے۔

"جلدی کرو۔ کتنا تیار ہو گی؟ "زارا اپنے منہ پر شائنر تھوپ رہی تھی کہ ممتحنہ نے اس کو حد سے زیادہ تیار ہوتا دیکھ کر اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

"اب تمہاری جیسی تو ہوں نہیں کہ ہونٹوں پر صرف ہلکی سی لپ اسٹک اور آنکھوں میں کاجل لگا کر محض سہاگن بیوہ بن کر اتنی شان دار تقریب میں جائوں۔ "وہ آئینے میں اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

"ایکس کیوزمی !تقریب میں نہیں، صرف تقریب کے انتظامات کرنے جا رہے ہیں اور یہ کون سالفظ استعمال کیا ہے تم نے؟س...سہاگن بیوہ؟ "جس نئے لفظ کی تخلیق زارا نے کچھ ہی لمحے پہلے کی تھی،اسے سن کر وہ ہنس پڑی۔

آج اس نے سفید ڈیزائنر سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ٹخنوں تک آتی سفید فراک جس پر جگہ جگہ جامنی رنگ کا نفیس کام ہوا تھا، اس کے اوپر اس نے جامنی رنگ کا دوپٹا اوڑھ لیا جو ہو بہ ہو گلِ لہمی کے رنگ کا تھا۔ اس نے اپنے اوپر کوئی خاص محنت نہیں کی۔وہ ویسی ہی تھی جیسی وہ ہمیشہ لگتی تھی،سب سے منفرد،سب سے حسین۔اس نے لبوں پر ہلکے جامنی رنگ کی لپ اسٹک لگائی اور آنکھوں میں کاجل۔آج اس کی خوب صورتی میں اضافہ وہ سلور جھمکے کر رہے تھے ،چار چاند لگا رہے تھے اس کی خوب صورتی میں۔

"سہاگن اس لیے کہ لپ اسٹک اور کاجل لگایا ہوا ہے اور بیوہ اس لیے کہ ان کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ " اس نے دوٹوک الفاظ میں اپنے تخلیق کردہ لفظ کی تشریح کی۔

"حد ہوتی ہے زارا !سدھر جائو۔ میں نیچے جا رہی ہوں۔اگر پانچ منٹ میں تم نیچے نہیں اتریں تو میں اکیلی چلی جائوں گی۔ سمجھیں تم؟"وہ زارا کو الٹی میٹم دیتی اپنے لان کی طرف چلی گئی۔

آج اس نے اپنے لان میں سے گل لہمی توڑ کر اپنے بالوں میں لگا لیا۔ اس کے سوٹ کے ساتھ وہ جامنی گل لہمی کنٹراسٹ کر رہا تھا۔وہ اپنے ساتھ کچھ صفحات بھی لائی تھی جس پر اس نے لکھا ہوا تھا کہ اس نے کس طرح ارینجمنٹس کرنی ہیں۔ وہ صفحات پر نظر ڈالتی ہوئی گاڑی کی طرف بڑھنے لگی۔

"فائنلی تم آ گئیں !اب جلدی کرو ویسے بھی آج ہمیں لائن ماس ارینجمنٹ(line-mass arrangement)کرنی ہے۔ اس میں بہت وقت لگتا ہے۔"دونوں گاڑی میں جا بیٹھیں۔

"لائن ماس ارینجمنٹ؟یہ کیا ہے؟خیر جو بھی ہے تمہیں ہی کرنی ہے،تخلیق کرنا تمہارا کام ہے،میرا کام تو صرف ہاتھ بٹانا ہے۔"وہ اپنے بیگ سے فیس پائوڈر نکالتے ہوئے اس کے مرر میں اپنے آپ کو دیکھنے میں محو ہو گئی۔

"ہاں ہاں سب میں ہی کروں گی،بس جو جو کہوں گی تم سے، وہ وہ کرتی رہنا۔" گاڑی محمود علی کے گھر کی جانب روانہ ہو گئی۔

☆...☆...☆

وہ پچھلے دو گھنٹوں سے پارلر میں بیٹھی تھی۔آج تو وہ ایسی دکھنا چاہتی تھی کہ برہان اپنی نظریں اس پر اس طرح سے جمالے کہ اسے اپنے آس پاس اس کے علاوہ کچھ بھی دکھائی نہ دے۔ اتنا اندھا ہو جائے وہ اس کی محبت میں کہ اس کو دیکھتے ہی وہ اپنی پلیں بھی جھپک نہ پائے اور اظہارِ محبت کر کے اس کے اندر کی بے چینی ،اس کا انتظار ختم کر دے۔

"میرا ایسا میک اپ کرنا کہ وہ بس مجھے ہی دیکھتا رہے۔"وہ بیوٹیشن سے کہنے لگی۔

"ہیلو ڈیئر !آ رہے ہو نا آج؟ "اس نے برہان کو تصدیق کرنے کے لیے فون کیا کہ آیا وہ پارٹی میں آ بھی رہا ہے کہ نہیں۔

"ہاں ہاں آ رہا ہوں۔ آج تو میرا وہاں آنا بہت ضروری ہے۔ "وہ بہت پر جوش تھا۔ جس پھول سے وہ محبت کر بیٹھا تھا،آج وہ اس پھول سے ملنے والا تھا، اس کا وجود اپنے آس پاس محسوس کرنے والا تھا۔ آج اس کا اس پارٹی میں جانا جیسے ناگزیر تھا۔

"ہمم !ٹھیک ہے پھر۔ وہیں ملاقات ہوتی ہے۔ٹیک کیئر "!ایک بار پھر اس نے برہان کی باتوں کا غلط مطلب لے لیا۔خوش فہمی اور غلط فہمی کی انتہا تھی۔

"مجھ سے ملو گی نا؟ ٹھکرا تو نہیں دو گی میری محبت کو؟تمہاری یہ ویڈیو پتا نہیں اب تک کتنی بار دیکھ چکا ہوں، لیکن اب تمہارا سامنا کرنا چاہتا ہوں،میری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں۔ "وہ اپنے کہے آخری جملے پر مسکرانے لگا۔ اس کی آنکھوں کی سامنے ممتحنہ کی ویڈیو چل رہی تھی۔

☆...☆...☆

لان سے سیدھا گھر کے مرکزی دروازے کی طرف جانے والا رستہ اس نے اپنی فلورل ارینجمنٹس کے لیے منتخب کیا۔صفائی کا خاص خیال رکھا گیا تھا۔ یہ اچھا تھا کہ اسے لان کی تھوڑی بہت بھی صفائی نہیں کرنا پڑی۔اس نے لان کے مرکزی دروازے تک کا راستہ جوڑنے والی راہ گزر کو ریمپ منتخب کیا اور اب اپنا کارنامہ سرانجام دینا شروع ہو گئی۔

سب سے پہلے تو اس نے پوری ریمپ پر سفید گلاب کی پتیاں، جو اس نے بہت دھیان سے دھاگوں کے ذریعے جوڑی تھیں، پوری ریمپ پر اس سفید گلاب کی پتیوں کی ہزاروں لڑیاں بچھا دیں۔ ہر لڑی میں صرف اور صرف پھول کی پتیاں تھیں۔ یوں لگتا کہ کوئی سفید چاندنی بچھ گئی ہو۔ اس نے تمام پتیوں کو دھاگوں کے ذریعے اس لیے جوڑا تھا کہ وہ ہوا سے اڑ نہ سکیں۔ اس سفید پھول کی چاندنی کی

مختلف جگہوں پر اس نے فلورل ٹیپ کے ذریعے لال گلاب کے پھو ل چسپاں کر دیے۔

اب باری تھی اس ریمپ کے اطراف کی۔اس نے سب سے پہلے چھوٹے سائز کے تیس سے چالیس ستون ریمپ کے اطراف میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کھڑے کر دیے۔ ستون کا رنگ کالا تھا۔ زارا نے ہر لمحہ اس کا ساتھ دیا۔ اگر وہ ستون کھڑا کرتی تو زارا ان ستونوں کے اوپر کنٹینز ر رکھتی۔

اب وقت تھا کنٹینز کو اپنی مہارت سے سجانے کا۔ اس نے کنٹینرز کے اندر لائن ماس اریجمنٹ کرنا تھی۔اس خاص اریجمنٹ کے لیے اس نے صرف دو پھولوں کا انتخاب کیا، سورج مکھی اور جامنی رنگ کے گلِ لہی۔اور اپنی مہارت سے ان دو پھولوں کے ذریعے کنٹینر پر چاند کی صورت نمونہ تیار کر دیا۔ اس چاند کا حصہ سورج مکھی اور گل لہی بنے ہوئے تھے۔ گل لہی کی ٹہنیاں سورج مکھی کے اوپر اس طرح چھائی ہوئی تھیں کہ گویا وہ سورج مکھی پر چھائوں کر رہی ہوں۔

اس نے کنٹینر کی ایک طرف پانچ سے چھے سورج مکھی اکٹھے رکھ دیے۔ پھر اسی کنٹینر کی سائیڈ سے گل لہی کو اس طرح سے ترتیب دیا کہ ان کی ٹہنیاں سورج مکھی پر اپنا سایہ کی ہوئی ہوں۔یہ خاص اریجمنٹ جو کہ لائن ماس اریجمنٹ کہلاتی

ہے،اسے کرنے میں اسے پندرہ منٹ لگے تھے،وہ بھی صرف ایک کنٹینر میں۔ ابھی تو اس نے پینتیس چھتیس اور کنٹینرز تیار کرنا تھے۔ زارا نے اس کا بھرپور ساتھ دیا۔ جب اس نے زارا کو سمجھا دیا کہ کس طرح کرنا ہے تو زارا نے بھی لائن ماس اریینجمنٹ کرنا شروع کر دی۔ ریمپ کی ایک طرف کا کام ممتحنہ کر رہی تھی تو دوسری طرف زارا شروع ہو گئی۔

شام کے ساڑھے چھے ہو چکے تھے اور ارینجمنٹس اپنے اختتام کو پہنچنے ہی والی تھی۔

"زارا اب تم چھوڑ دو اسے،میں کر دوں گی۔تم بس جا کر محمود علی صاحب کو بلا لائو اور ان سے کہہ دو کہ ایک نظر دیکھ لیں۔ "جیسے ہی پھولوں کے انتظامات اپنے اختتام کو پہنچے ممتحنہ نے محمود علی کی رضامندی ضروری سمجھا۔

"ہاں میں ان کو بلا کر لاتی ہوں،واش روم جا کر اپنا حلیہ بھی درست کر لوں گی۔تم نے بہت تھکا دیا آج اس صنفِ نازک کو میں آتی ہوں۔"

جب زارا اند ر گئی تو اس نے زارا سے ہونے والی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو درست کرنا ضروری سمجھا۔زارا نے گل لہمی ٹھیک طرح سے ترتیب نہیں دیے تھے۔وہ مصنوعی سیڑھی پر چڑھ کر ان ستونوں پر لگے کنٹینرز کو درست کرنے لگی۔وہ اس

قدر اپنے کام میں محو ہو گئی تھی کہ اسے محمود علی کے گھر تشریف لانے والا وہ پہلا مہمان دکھائی ہی نہیں دیا۔

اسے اپنی نظریں اِدھر اُدھر دوڑانے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ وہ پہلے ہی اپنے بھائی ظہیر سے یہ بات کہہ چکا تھا کہ وہ جسے پسند کرے گا اُسے کروڑوں کی بھیڑ میں بھی پہچان لے گا۔ساری دنیا مصنوعی لگ رہی ہوگی اور وہ ،و ہ اپنی تمام تر سادگی،نزاکت اور معصومیت کے ساتھ سب سے منفرد سب سے جدا نظر آ رہی ہوگی اور اس شام بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔

وہ اسے پھولوں کی سجاوٹ کرتے دیکھنے لگا۔وہ پہلی ہی نظر میں اس پر اپنا دل ہار بیٹھا تھا۔سفید رنگ کی پوشاک پہنے وہ خود ایک پری لگ رہی تھی۔ پھولوں کے ساتھ الجھتی ہوئی وہ پری ایک پھول لگ رہی تھی۔نازک،سادہ اور قدرتی حسن سے مالا لا۔

پہلے تو وہ اس کے بالکل سامنے تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔ پر وہ اس قدر مصروف تھی کہ اپنی نظریں پھولوں سے اس نے ہٹائی ہی نہیں۔پھر وہ اس کے عقب میں کھڑا ہو گیا۔

اس نے اپنے لمبے گھنے بالوں کا بہت رف سا جوڑا باندھا ہوا تھا۔اس کے بالوں کے جوڑے کو صرف ایک گل لہی نے سہارا دیا ہواتھا، جامنی گل لہی۔

"اف زارا !یہ کیا کر دیا تم نے،اتنے کم سورج مکھی ڈالے ہیں۔اب مجھے ہی صحیح کرنا ہوں گے۔کہاں رکھ دی پھولوں کی بالٹی۔"وہ سیڑھی پر کھڑی ہو کر دائیں بائیں دیکھنے لگی پر ابھی تک اس نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔

"یہ لیں آپ کی پھولوں کی بالٹی۔ "وہ اپنے ہاتھ آگے بڑھائے پھولوں کی کم وزن بالٹی اس کے حوالے کرنے لگا۔ ابھی تک ممتحنہ نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔

"شکریہ "!وہ اس قدر مصروف تھی کہ اسے یہ بھی نہ پتا چلا کہ اس کے ہاتھوں میں وہ بالٹی کس نے تھمائی۔

وہ ایک ہاتھ سے بالٹی پکڑے دوسرے ہاتھ سے پھولوں کو ترتیب دینے لگی، پھر وہ ایک لمحے کے لیے رک گئی۔سوچنے لگی کہ وہ مردانہ آواز تھی کس کی ؟کچھ ہی لمحوں پہلے وہ بالٹی کس نے اس کے حوالے کی؟

جب و ہ پھول ترتیب دیتے دیتے ٹھہر گئی تو برہان کو بھی اس بات کا اندازہ ہو گیا کہ اب وہ اپنے پھولوں سے رخصت لے کر اس کی جانب منہ دکھائی کرنے والی ہے،آنکھیں چار ہونے کا وقت آ گیاہے۔

"پیچھے مت دیکھیے گا،ورنہ آپ گر جائیں گی۔سنبھال نہیں پائیں گی خود کو۔"وہ اپنا سر گھمانے ہی لگی تھی کہ برہان نے اسے ٹوک دیا اور اس کے ہاتھوں سے وہ بالٹی لے لی۔

"یہ آواز تو جانی پہچانی لگ رہی ہے۔"ممتحنہ نے دل ہی دل میں سوچا۔ وہ اس وقت مجسمہ بنی کھڑی تھی۔اس کا ایک ہاتھ ابھی تک کنٹینر میں تھا اور دوسرے ہاتھ میں جو بالٹی تھی وہ برہان نے کھینچ لی تھی۔ شاید وہ جانتا تھا کہ کچھ ہی پل بعد صورت حال تشویش ناک ہونے والی ہے۔

آخر اس نے اپنا سر گھما ہی لیا۔ نتیجہ کیا ہونا تھا؟ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں،وہ اس کے بہت قریب تھا۔ ایک تو وہ اتنی بڑی شخصیت، دوسرا وہ اس کی اتنی بڑی گرویدہ اور تیسرا وہ اس کے اتنے قریب،پھر تو ممتحنہ کو جھٹکا لگنا ہی تھا اور وہ سیڑھیوں سے اپنا بیلنس کھوتی پھسل گئی اور ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ برہان کے ہوتے ہوئے وہ پھول زمین پر گرتا، اس نے اس پھول کو سنبھال لیا، وہ سیدھا اس کی گود میں جا گری۔

اس کا دوسرا ہاتھ کنٹینر پر تھا،ممتحنہ کے گرنے کے نتیجے میں اس کنٹینر کے اندر موجود تمام سورج مکھی اور گل لہمی بھی ممتحنہ اور برہان پر برسنے لگے۔کنٹینر بھی

ان پھولوں کے ساتھ گرنے والا تھا پر وہ اس ستون پر الٹا پڑا رہا اور اس کے بالوں کا کم زورسا جوڑا کھل گیااور اس میں لپٹا ہوا گل لہمی بھی بالوں سے پھسل کر زمین پر جا گرا۔

"میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ ہماری ملاقات اس طرح ہو گی۔ آپ کے بارے میں کافی سنا ہے محمود علی صاحب سے۔"وہ ابھی تک اس کی حفاظت میں تھی،دم سادھ لیا تھا اس نے اپنا۔بس اپنی آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھے جارہی تھی۔

"اور...آپ کے یو ٹیوب پر اپ لوڈ ڈ لیکچرز بھی دیکھے۔"برہان اسے اس کا آخری لیکچر یاد دلانے لگا جو اس نے گل لہمی پر دیا تھا۔پر وہ کچھ نہیں سن پا رہی تھی،اگر اس وقت کوئی اس کے کانوں میں شہنائیاں بھی بجا دیتا یا اس کی آنکھوں کے سامنے سورج کی تیز شعاعیں بھی پڑتیں تب بھی وہ کسی کی سنتی نہ اپنی پلکیں جھپکتی۔ وہ مکمل سکتے کی حالت میں تھی۔

"آپ کچھ بولیں گی بھی یا مجھے اس طرح گھورتی رہیں گی؟"وہ مسکرا کر اپنی حفاظت میں محفوظ اس پھول کو دیکھنے لگا۔

کچھ دیر بعد جب وہ اپنے حال میں آئی تب اسے پتا چلا کہ وہ کتنی دیر سے اس کی حفاظت میں ہے۔اس نے فوراً سے خود کو اس سے دور کیا اور اپنا بچا ہوا کام کرنے لگی۔اس نے ابھی تک برہان سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

"سمجھ سکتا ہوں۔ اپنے پسندیدہ اداکار کو اپنے سامنے اچانک اس طرح دیکھنا اور اس ہی کے سہارے پر گرنا، سکتہ تو لگا ہی ہو گا تمہیں۔ کوئی بات نہیں،کچھ دیر بعد سہی،جب تمہیں یہ یقین آ جائے گا کہ میں واقعی یہاں موجود ہوں،تو میں تمہیں خود سے بات کیے بنا جانے نہیں دوں گا۔ "وہ دل ہی دل میں اس سے کہنے لگا۔فی الحال اس نے اس کے پاس سے رخصت ہونا ضروری سمجھا۔

"السلام علیکم !بڑی جلدی تشریف لے آئے آپ۔دیکھ کر خوشی ہوئی۔ "وہ اس کے پاس سے جا ہی رہا تھا کہ محمود علی زارا کے ہم راہ اس کے پاس آنے لگا۔

"برہان ندیم آپ؟ آپ برہان ندیم ہیں نا؟ مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا کہ میں برہان ندیم کے سامنے کھڑی ہوں۔ میں تو آ پ کی اور آ پ کی اداکاری کی بہت بڑی فین ہوں، لیکن مجھ سے بھی بڑی فین تو ممتحنہ ہے آ پ کی۔"وہ برہان کو دیکھتے ہی اپنا ہوش کھو بیٹھی۔اس نے یہ تک سوچنا ضروری نہیں سمجھا کہ دو بڑی شخصیات آپس میں محوِ گفت گو ہیں۔

"کون ممتحنہ؟ "برہان کو لگ رہا تھا کہ ممتحنہ اس ہی فلورسٹ کا نام ہے جس پر وہ اپنا دل ہار بیٹھا ہے۔

"زارا ! تم بہت بری ہو۔ تمہیں تو میں گھر جا کر بتاتی ہوں۔کیا ضرورت تھی انہیں یہ بتانے کی کہ میں ان کی بہت بڑی فین ہوں؟ "وہ آنکھوں کے اشاروں سے زارا پر اپنا اشتعال ظاہر کرنے لگی۔

"جو آپ یہاں پھولوں سے سجی جنت دیکھ رہے ہیں،اس چھوٹی سی خوب صورت سی دنیا سجانے والی کا نام ممتحنہ ہے جو آپ کے عقب میں کھڑی سجاوٹ کر رہی ہے۔"محمود علی کے کہتے ہی برہان اپنی گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

وہ اپنے کام میں مصروف تھی ،اس کی طرف دیکھ ہی نہیں رہی تھی۔ اس لیے کہ وہ سب سن رہی تھی۔

اگر وہ صرف اس کی فین ہوتی تو وہ اس سے باقاعدہ ملتی، اس کے ساتھ سیلفی لیتی پر اس نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔شاید برہان ندیم اس کے لیے اس سے کچھ بڑھ کر ہی تھا۔

"ان فیکٹ یہ وہی ہیں جن کے بارے میں تم نے ہمیں بتایا تھا۔تمہارے ہی کہنے پر ہم نے ان کی کمپنی سے رابطہ کیا اور واقعی ممتحنہ صاحبہ !بہت بہترین کام کیا ہے

آپ نے۔"اپنے سامنے صرف ممتحنہ کی تعریفیں سن کر زارا اداس ہو گئی۔ وہ بے شک ممتحنہ کا ہاتھ بٹاتی لیکن اس کے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا،کام یابی کا تمام حصہ ممتحنہ اپنے نام کر لیتی۔

"تو انہوں نے ہی ہماری کمپنی کے بارے میں محمود علی صاحب کو بتایا، لیکن ایسا کیوں کیا انہوں نے؟ اور انہیں ہماری چھوٹی سی کمپنی کے بارے میں پتا کیسے چلا؟" وہ اپنے آپ میں ہزاروں سوالات کرنے لگی۔

"دیکھا آپ نے، میرا انتخاب تو بہترین ہی ہوتا ہے۔واقعی مس ممتحنہ، آپ کی فلورل ارینجمنٹس نے بہت متاثر کیا اور آپ نے بھی۔"آخر کے چار الفاظ اس نے ممتحنہ کو دیکھتے ہوئے اپنے دل میں کہے۔

"شکریہ "!وہ زیادہ سے زیادہ صرف ایک لفظ' شکریہ' کا ہی نیم مسکراہٹ لیے استعمال کر پائی۔

"ویسے میں نے آپ کا وہ گل لہمی پر دیا گیا لیکچر بھی دیکھا تھا،بہت اچھا لگا۔"اس نے پہلے بھی اس کا دماغ اس لیکچر کی طرف مائل کرنا چاہا تھا پر اس وقت وہ سکتے کی حالت میں تھی۔لیکن اب، اب وہ سن بھی رہی تھی اور سمجھ بھی رہی تھی۔

"اف !انہوں نے تو وہ والا لیکچر بھی دیکھ لیا۔کیسے نظریں ملائوں گی اب ان سے؟ " وہ دل ہی دل میں رونے لگی۔

"ممتحنہ ! اگر آپ دونوں نے ہماری آج کی پارٹی میں شرکت نہ کی تو میں ناراض ہو جائوں گا۔آپ دونوں نے اس پارٹی کا حصہ بننا ہی ہو گا۔"

محمود علی اُسے پارٹی کا حصہ بننے کا کہہ کر برہان ندیم کے ساتھ اندر چلا گیا۔برہان کی نظریں آخری وقت تک سادگی کے اس جیتے جاگتے مجسمے پر تھیں۔پھولوں کے ساتھ الجھے ہوئے ایک پھول پر تھیں۔

"زارا کی بچی تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گی۔ کیا ضرورت تھی انہیں یہ بتانے کی کہ میں ان کی بہت بڑی فین ہوں؟ "وہ جیسے ہی اندر گئے تو ممتحنہ سیڑھی سے نیچے اتر کر زارا پر بھڑک اٹھی۔

"کیا فرق پڑتا ہے؟کون سا انہیں یہ الفاظ یاد رہ جائیں گے۔ کروڑوں لوگ کہہ چکے ہوں گے یہ بات کہ برہان میں آپ کی بہت بڑی فین ہوں، لیکن سب چھوڑو، مجھے یہ بتائو کہ کیا میں تمہاری کمپنی کا حصہ نہیں ہوں؟ کیا میں تمہارے شانہ بشانہ کام نہیں کرتی؟ "اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ اس بار وہ پہلے سے کافی زیادہ سنجیدہ تھی۔

"ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو؟ میں نے کچھ غلط کیا ہے؟"اس نے زارا کے بازوئوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں !تم نے کچھ نہیں کہا لیکن ہماری کام یابی کا سارا کریڈٹ تمہارے سر جاتا ہے،میرے حصے میں کبھی نہیں آتا۔ "وہ رونے لگی۔ لیکن جب اسے لگا کہ اس کا میک اپ رونے سے خراب ہو جائے، تو اس نے خو د کو سنبھال لیا۔

"ایسی بات نہیں ہے ڈیئر !چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل پر مت لیا کرو۔ اب اندر چلو میرے ساتھ،مجھے منہ دھونا ہے اور اس شان دار پارٹی کا نا چاہتے ہوئے بھی حصہ بننا ہے۔"وہ اس کے آنسو پونچھتی اسے اندر لے گئی۔

برینڈ نیو کار میں جب دورِ حاضر کی سب سے مقبول ترین اداکارہ نے دستک دی تو جیسے سارا کا سارا میڈیا ،سارے کے سارے کیمرے صرف اسی پر فوکس کرنے لگے۔وہ جو اپنے ہم راہ باڈی گارڈ لائی تھی،اس نے تمام کیمروں کو دور کیا۔ آج وہ بہت خوش تھی۔ اس لیے سب میڈیا والوں کے جوابات دیتے ہوئے اندر جانے لگی لیکن پھولوں کی سجاوٹ دیکھ کر وہ وہیں ٹھہر گئی اور بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا"marvellous"

☆...☆...☆

رات کے آٹھ بج چکے ہیں، یہ لڑکی ابھی تک نہیں آئی۔لگتا ہے ڈائریکٹر صاحب نے دعوت دے ہی دی ہے پارٹی میں شرکت کی۔"آٹھ بج چکے تھے ۔ہمیشہ کی طرح عنایہ بیگم آٹھ بجے والا ڈراما دیکھنے کے لیے ٹی وی کے آگے بیٹھی ہوئی تھیں کہ انہوں نے اپنے ساتھ بیٹھے حارث سے اپنی بیٹی کی واپسی کے بارے میں پوچھا۔

"میں فون کرتا ہوں۔ویسے دعوت دے ہی دی ہوگی ڈائریکٹر صاحب نے ورنہ میری بچی کبھی اتنی لاپروانہیں ہوئی کہ تاخیر سے گھر واپس آئے۔"حارث موبائل کی چمکتی اسکرین پر اپنی انگلیوں سے ممتحنہ کا نمبر ڈائل کرنے لگے کہ اتنے میں اس کے موبائل پر خود ممتحنہ کا فون آ گیا۔

"السلام علیکم ابو !ابو آئی ایم سوری مجھے آپ لوگوں کو انفارم کرنا یاد ہی نہیں رہا کہ محمود علی صاحب نے ہمیں روک لیا ہے۔کہہ رہے ہیں کہ تھوڑی دیر کے لیے ہی سہی لیکن تقریب کا حصہ ضرور بن کے جانا۔آپ ناراض تو نہیں ہیں نا؟"حارث بھلے اپنی بیٹی سے بے انتہا پیار کرتا تھا ، اس کی ہر ضد پوری کرتا لیکن ممتحنہ کے اندر ہمیشہ سے ایک ڈر رہتا، وہی ڈر جو ہر فرماں بردار بیٹی کے اندر باپ کی طرف سے چھپا ہوتا ہے۔

"کیوں ناراض ہوں گا میں اپنی گلابو سے؟ انجوائے کرو تم دونوں لیکن دس بجے تک واپس آجانا، ڈرائیور ساتھ ہے نا تمہارے؟"حارث جانتا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو کتنی ہی چھوٹ کیوں نہ دے دے۔ وہ ان کی عزت پر کبھی کوئی آنچ تک نہیں آنے دے گی۔

"جی ابو !ڈرائیور ہمارے ساتھ ہی ہے اور ہم دس بجے سے پہلے ہی آ جائیں گے۔اپنا خیال رکھیے گا۔خدا حافظ۔ "وہ محمود علی کے بنگلے کے کمرے نما باتھ روم میں موجود تھی۔زارا بھی اس کے ساتھ تھی۔ممتحنہ نے تو اپنا حلیہ درست کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگایا لیکن زارا تو باتھ روم میں اپنا تمام میک اپ کا سامان کھولے شیشے کے سامنے کھڑی تھی۔

"تمہارے بالوں پر جو آج گلِ لہی لگا ہوا تھا وہ کہاں گیا؟ "زارا اپنے گالوں پر بلش لگاتے ہوئے بولی۔

وہ جو ان لمحات کو بھلانے کی ناکام کوشش میں وقتی طور پر کام یاب ہو چکی تھی،زارا کے یاد دلانے پر ایک بار پھر اس کا ذہن اسے محمود علی کے بنگلے کے لان کی طرف لے کر چلا گیا۔

"میرا گل لہمی؟ اوہ...شاید لان میں ہی گر گیا ہو گا۔ ہائے میرے خدا۔ یہ ملاقات اتنی خطرناک کیوں تھی؟ انہوں نے تو گل لہمی والا لیکچر بھی دیکھ لیا۔ تمہاری عزت تو خاک برابر بھی نہ رہی ان کے سامنے کیسے ملا پائو گی ان سے اپنی نظریں مس فلورسٹ؟"وہ اپنے آپ میں اس باتھ روم کے آئینے کے سامنے کھڑی ہزاروں سوالات کرنے لگی۔

"کہاں کھو گئیں مس فلورسٹ؟ چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے۔ بے تحاشا شور اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ پارٹی شروع ہو چکی ہے۔ "زارا کے جھنجوڑنے پر وہ حال میں تو آ گئی لیکن اس کا دل اب بھی ماضی میں تھا۔اس نے سر جھٹک کر اپنے بالوں پر کنگھی چلائی اور زارا کے ہم راہ تقریب کا حصہ بننے چلی گئی۔

☆...☆...☆

"میری اس فلم کو کام یاب بنانے میں صرف میرا ہی نہیں، اس فلم میں کام کرنے والے تمام اداکار، ڈی او پی، موسیقار، ہدایت کار، ان سب کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ سب یہاں تشریف لائے اور میری اس کام یابی کا حصہ بنے۔ "ابتدائی تقریر شروع ہو چکی تھی۔اسٹارٹرز پیش کیے جا چکے تھے۔ محمود علی کے ساتھ اس کی نئی فلم کے اداکار بھی موجود تھے۔

وہ دونوں اس چھوٹے سے ہجوم میں ہی کھڑے تھے، لیکن سب بڑے لوگوں سے تھوڑا ہٹ کر۔ وہ پارٹی کافی پرائیویٹ تھی،صرف قریبی لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا۔

"ممتحنہ تم نے حیال طاہر کو دیکھا؟کتنی حسین ہیں یار۔ آج سمجھی، ہر کوئی انہیں اپنے ڈراموں میں کیوں لینا چاہتا ہے۔شخصیت چیک کرو یار ان کی۔ان کا وجود ہی کافی ہے کسی بے جان سی محفل کو انجمن بنانے کے لیے just look at her! sarhee۔ ضرور دیپک پروانی کو ہی پہنا ہوگا آج کی رات کے لیے۔" زارا اسے کندھے مار مار کر حیال کی تعریف کیے جا رہی تھی لیکن وہ تو کہیں اور ہی گم تھی ۔ اس لان میں گزارے گئے ماضی میں۔

"مجھ سے تو ان کا حسن برداشت ہی نہیں ہو تا۔اپنا آپ ان کے آگے کتنا پھیکا لگ رہا ہے،چمکتاہوا ستارہ لگ رہی ہیں وہ۔ "وہ بولے جا رہی تھی اور سننے والی بھی وہ خود ہی تھی۔ممتحنہ تو کہیں اور ہی گم تھی۔شاید حیال کے برابر کھڑے اس ستارے میں جس نے کچھ ہی دیر پہلے اس کو اپنی روشنی کا سہارا دے کر گرنے سے بچایا تھا۔ جو اسے اب بھی اس بھیڑ میں با آسانی دیکھ سکتا تھا اور دیکھ بھی رہا تھا۔

"اور اسی کے ساتھ اپنی آنے والی فلم کے لیے مسٹر برہان ندیم کو کاسٹ کرنا چاہتا ہوں۔ اب یہ آپ کو برہان صاحب ہی بتائیں گے کہ ان کا جواب کیا ہے۔"محمود علی نے اپنی خواہش کا اظہار کرنے کے بعد مائیک برہان کے حوالے کیا۔

"محمود علی وہ ہدایت کار ہیں جن کے ساتھ میں نے کافی ڈرامے کیے، تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی فلم بنائیں ،مجھے آفر کریں اور میں منع کر دوں؟میں ضرور کام کروں گا آپ کے ساتھ۔"وہ محمود علی کی دلی خواہش پوری کر کے اس کے گلے لگ گیا۔ تالیوں کی گونج پورے لان میں سنائی دی، مائیک اب بھی برہان کے ہاتھ میں تھا۔

"Wait Wait Wait!۔ ابھی ان تالیوں کو سنبھال کر رکھیں۔ کیوں کہ تھوڑی ہی دیر بعد آپ نے ان کا استعمال دوبارہ کرنا ہو گا۔ "سب کے سب تجسس میں آ گئے۔آخر ایسا کو ن سا اعلان تھا جو وہ کرنے جا رہا تھا؟ کوئی بھی اس با ت کا اندازہ نہیں لگاپایا سوائے حیال کے۔ وہ تو جیسے تیار کھڑی تھی برہان کو اپنے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا دیکھنے کے لیے۔

"برہان ندیم کو صحیح معنوں میں محبت ہوگئی، سچی محبت۔ اور کیا آپ لوگ جانتے ہیں کس سے؟ "اب وہ اس خاص ستون کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا جہاں اس کی اور

ممتحنہ کی آنکھیں چار ہوئی تھیں۔ادھر پھولوں کی سیج کے اوپر جامنی گل لہمی گرا تھا۔اس نے وہ اٹھا لیا۔وہی گل لہمی جو کچھ ہی دیر پہلے تک ممتحنہ کے بالوں کی زینت بنا تھا۔

"اس سے جس نے مجھے ان پھولوں سے ملوایا۔مجھے قدرت کی خوب صورتی سے آشنا کیا۔یہ بتایا کہ اصل سادگی کیا ہوتی ہے۔اصل حسن کیا ہوتا ہے اور کیا آپ جانتے ہیں اصل حسن کیا ہوتا ہے؟ خدا کا عطا کردہ حسن جس کو چھیڑے بغیر کوئی یہ ثابت کر دیتا ہے کہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں کوئی جھول نہیں ہے۔ they are just perfect" وہ چلتے چلتے ممتحنہ کے پاس آنے لگا۔ہاں یہ بات بالکل درست ہے کہ وہ اس ہجوم میں اس کی نظروں سے بہت دور کھڑی تھی۔لیکن وہی بات ہے نا !وہ سادگی کے اس جیتے جاگتے مجسمے کو بھیڑ میں بھی پہچان سکتا تھا۔

"اس کا ہر انداز، چاہے وہ گفت گو کا ہو، نظروں سے آپ بیتی کہنے کا ہو، چلنے پھرنے کا ہو یا نظریں جھکانے کا ہو،بناوٹ سے بالکل پاک ہے۔ وہ بالکل پاک ہے،اتنی پاک کہ جیسے کسی نامحرم نے اسے چھونے تک کی جرأت بھی نہ کی ہو۔ تو کیوں نہ ہو مجھے ایسی لڑکی سے محبت "!وہ چلتے چلتے لوگوں کے بیچ و بیچ میں سے گزرتا ہوا بالآخر اس کے سامنے آ کر رک گیا۔حیال کی دھڑکنیں تھم گئیں،وہ اس

کے پاس سے دور جو چلا گیا تھا۔ لیکن اس دھڑکن کے رکنے کے سفر میں وہ اکیلی نہیں تھی۔ یہی حال ممتحنہ کا بھی تھا۔ اس نے پوری طرح سے اپنا سر جھکا لیا، اپنی نظروں کے ساتھ ساتھ۔اسے سب کچھ خواب لگ رہا تھا۔برا یا اچھا،اس بات کا اندازہ لگانے کے لیے اس وقت اس کے پاس وقت نہ تھا۔

"میں نے کچھ ہی دن پہلے اپنے بھائی سے کہا تھا کہ مجھے جس سے محبت ہو گی، میں اسے کروڑوں کی بھیڑ میں بھی پہچان لوں گا۔ ساری دنیا مصنوعی لگ رہی ہو گی اور وہ...وہ اپنی تمام تر سادگی، نفاست اور معصومیت لیے چمک رہی ہو گی، جھلملا رہی ہو گی۔"

ہر سو خاموشی چھا گئی۔ ممتحنہ اور حیال کے لیے تو جیسے ہوا چلنا بھی بند ہو گئی۔ ممتحنہ کا سر جھکنے کے باعث اس کے پھولوں نے بھی اپنا سر جھکا لیا،ان کا باغبان جو خاموش ہو گیا تھا۔

"مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے ممتحنہ"I love you!سب کچھ تو وہ کہہ گیا تھا۔اتنا کچھ کہ اب وہ تین الفاظ کہنا اس کے لیے صرف ایک رسم بن چکا تھا۔اس نے وہ گلِ لہمی ،جو وہ ہمیشہ سے اسے دینا چاہتی تھی،جو ماضی میں اس کے بالوں کا حصہ بنا ہوا تھا،حال میں اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسے پیش کیا۔

آج تو ممتحنہ نے اپنے حواس کھو دینا تھے۔یہ سب کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ؟ آج کی رات اس کے لیے خوابوں کی رات تھی،برے یا اچھے،وہ یہ نہیں جانتی تھی،گھبرائی ہوئی جو تھی۔

اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔جب اس نے برہان کو اپنے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اسے گلِ لہمی پیش کرتے ہوئے دیکھا،اس کے آنسو بہنے لگے لیکن اس نے سسکیوں کی آواز نہیں نکالی۔ سکتے میں جو تھی اور سکتے میں ایسا ہی ہوا کرتا ہے،دل اور دماغ کی جنگ ہوا کرتی ہے۔ دماغ ہر غم، ہر خوشی کو قبول کر لیتا ہے،لیکن دل...دل تو مانتا ہی نہیں ،ضدی جو ہوتا ہے۔دن لگاتا ہے،ہفتے لگاتا ہے، مہینے لیتا ہے اور کبھی کبھی تو سالوں بھی اسے یقین نہیں آتا کہ وہ کس صورتِ حال سے گزر رہا۔ممتحنہ کو پتا نہیں کتنا وقت درکار تھا اس حقیقت سے آشنا ہونے کے لیے ، لیکن اس وقت وہ پوری طرح سے سکتے کے عالم میں تھی۔

اس نے گھر سے باہر جانے کا راستہ ایک نظر دیکھااور بے ساختہ بھاگنے لگی۔زارا اس کے پیچھے پیچھے جانے لگی۔وہ گاڑی میں جا بیٹھی۔ زارا نے اس سے اس وقت کچھ پوچھناضروری نہیں سمجھا کیوں کہ وہ اس کی حالت سے اچھی طرح واقف تھی،ڈرائیور کو کہہ کر ممتحنہ کے گھر کی طرف نکل پڑی۔

"وقت لگے گا تمہیں، جانتا ہوں ابھی تمہیں یقین نہیں آئے گا۔ جائو !دیا تمہیں وقت۔ "وہ جو اب تک گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا،اپنے آپ میں کہتا واپس سے کھڑا ہو گیا ۔اور اس زبردست واقعے کے ساتھ پارٹی بھی ختم ہو گئی۔کچھ زندگیوں کو پوری طرح برباد کر کے اور کچھ کو سکتہ دے کر یہ پارٹی بھی اپنے اختتام کو پہنچی۔وہ پھول اب بھی وہیں تھے، لیکن اب مرجھا چکے تھے۔ان کو سجانے والی کے آنسو جو بہ نکلے تھے۔

☆...☆...☆

پارٹی کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ تمام مہمان اپنے اپنے گھر جانا شروع ہو گئے لیکن وہ ابھی تک وہیں کھڑی تھی۔ساکت، دم بہ خود۔ اس نے اپنے خیالوں میں بھی یہ نہیں سوچا ہو گا کہ برہان اس کو چھوڑ کر ایک بالکل عام سی لڑکی کا انتخاب کرے گا۔ جس کی اپنی کوئی پہچان ہی نہیں، جس کا کوئی نام نہیں۔یہ وقت حیال کے لیے سوگ منانے کا نہیں تھا،ہجر کے لمحات میں رونے کا وقت نہیں تھا لیکن صدمے کا وقت تھا۔صدمہ اس بات کا نہیں کہ برہان نے اس کا انتخاب نہیں کیا، اس کو پروپوز نہیں کیا۔اس بات کا صدمہ کہ برہان نے ایک بالکل عام سی لڑکی کا انتخاب کیا۔

"یہ...یہ کس کا انتخاب کر لیا تم نے برہان؟ ایک بالکل سادہ سی لڑکی؟ کیا نظر آیا تمہیں اس میں؟"جس طرح ممتحنہ کو وقت لگنے والا تھا،اس حقیقت سے آشنا ہونے کے لیے برہان ندیم نے اس سے اظہار محبت کیا، ٹھیک اسی طرح حیال کو بھی وقت لگنا تھا اس حقیقت سے آشنا ہونے کے لیے کہ برہان نے نہ صرف کسی عام سی لڑکی کا انتخاب کیا بلکہ اسے سرعام ٹھکرایا بھی ہے۔

"کیا ہوا حیال؟میرا انتخاب پسند نہیں آیا تمہیں ؟ "برہان کو اپنے پاس آتا دیکھ کر اس نے خود کو کمپوز کیا۔

"ہونہہ"!وہ او رکچھ نہ کہہ پائی۔

"بہت لیٹ ہو گئی ہوں، چلتی ہوں۔ "وہ جانے لگی۔

"ارے میں چھوڑ دیتا ہوں۔"برہان نے رسماً کہا۔

"نہیں میں چلی جائوں گی، شکریہ۔"اس نے بھی رسماً جواب دیا۔ یہ پہلی بار تھا جب حیال نے برہان کو انکار کیا تھا۔

وہ چلی گئی اور اس کے جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد برہان بھی چلا گیا۔ جاتے جاتے اسے محمود علی نے روک لیا۔

"برہان !دیکھو تم میرے لیے ڈرامے کے ہیرو سے زیادہ میرے دوست ہو، چھوٹے بھائی جیسے ہو، اس لیے مجھے یہ کہنے دو کہ آج تمہارے انتخاب نے نہ جانے کتنوں کو حیران کیا ہو لیکن مجھے سب سے زیادہ کیا ہے ۔اتنی عام سی لڑکی تمہیں یعنی ' برہان ندیم 'کو پسند آئی؟ میں نے ہمیشہ سے تمہارے ساتھ حیال کو دیکھنا چاہا، ہمیشہ سے تم دونوں کو ایک جوڑی کی نظر سے دیکھا مگر۔۔۔ "اس کا مقصد برہان کا دل دکھانا نہیں تھا۔وہ تو بس اپنے دل کی بات کر رہا تھا کہ برہان کی شادی حیال کے ساتھ ہو۔

"میں آپ کی رائے کی بہت عزت کرتا ہوں، محمود بھائی لیکن محبت کہا ں اسٹیٹس دیکھ کر کی جاتی ہے؟یہ تو انسانی فطرت ہے کہ وہ محبت سوچ سمجھ کر نہیں کرتا، آپ نے مجھے اداکار سمجھ کر پھر یہ کیسے سوچ لیا کہ میں سوچ سمجھ کر ،جانچ پڑتال کرنے کے بعد، اسٹیٹس دیکھ کر محبت کروں گا؟ میں بھی تو انسان ہی ہوں نا؟ مجھے جو بات ممتحنہ میں نظر آئی میں ہمیشہ سے وہی بات اپنی محبت میں دیکھنا چاہتا تھا، لیکن کسی میں بھی وہ بات نظر آئی ہی نہیں۔ اس لیے مجھے کبھی اس سے پہلے محبت ہوئی ہی نہیں۔ "وہ اس کو ہرگز اپنے انتخاب کی تشریح نہیں دینا چاہتا تھا،بس اسے انسانی فطرت سے آگاہ کرنے لگا۔

"مجھے تمہاری پسند پر کوئی اعتراض نہیں۔ بس تم نے آج مجھے حیران کیا اپنی پسند بتا کر۔ خیر جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا،میری دعا تمہارے ساتھ ہے،اپنا خیال رکھنا۔"محمود علی بے دلی سے اسے الوداع کہنے لگا۔

برہان اسے خیر باد کہہ کر اپنی گاڑی میں جا بیٹھا۔ وہ ممتحنہ کے بالوں سے گرا گل لہمی اپنے ساتھ لانا نہیں بھولا۔اس نے ایک نظر ممتحنہ کے ہاتھوں سے کی گئی پھولوں کی سجاوٹ کو دیکھا اور مسکرا کر چل دیا۔

☆...☆...☆

وہ سارے راستے چپ رہی، زارا نے اس سے بات کرنا چاہی لیکن وہ بالکل چپ تھی، سکتے کی حالت میں۔لان سے نکلتے وقت اور اس وقت اس کی حالت میں بس اتنا فرق آیا تھا کہ اب اس کی آنکھوں سے آنسو بہنا بند ہو گئے تھے۔

"پانی تو پی لو،ایسا بھی کیا ہو گیا جو تم نے اپنا دم ہی سادھ لیا؟ بھول جاؤ ابھی جو کچھ بھی ہوا۔یہ لو پانی پیو۔ "زارا نے اپنے بیگ سے پانی کی بوتل نکال کر اس کے حوالے کی لیکن اس نے تو جیسے کچھ سنا ہی نہیں۔ کسی قسم کا کوئی ردِعمل ظاہر نہیں کیا۔

"اف !تم اپنے گھر جا کر ہی ٹھیک ہو گی۔ ڈرائیور پلیز گاڑی تھوڑی تیز چلائیں۔"وہ اپنی سہیلی کے لیے پریشان ہو گئی۔زارا کے ذہن سے لان والا واقعہ فراموش ہو گیا ،بس اس وقت وہ اپنی دوست کے لیے پریشان تھی۔

"آ گئیں میری گلابو؟ کیسی رہی پارٹی؟مزا آیا؟ کون کون آیا ہوا تھا وہاں؟ "زارا اس کو لے کر جیسے ہی اس کے گھر پہنچی،عنایہ بیگم نے گھر کے دروازے پر ہی اس سے ہزاروں سوالات پوچھنا شروع کر دیے جس میں سے وہ ایک کا بھی جواب نہ دے سکی۔

"یہ کوئی جواب کیوں نہیں دے رہی؟میری کھلکھلاتی ہوئی پھول جیسی بچی کو کیا ہوا ہے مجھے بتائو پلیز۔"وہ دونوں ممتحنہ کو سہارا دے کر صوفے پر بٹھانے لگیں۔

"یہ تو آپ اسی سے پوچھیے گا لیکن اتنا کہوں گی کہ وہاں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا جس کے نتیجے میں یہ ایسی حالت بنالے،بلکہ میں تو کہوں گی کہ اسے خوش ہونا چاہیے۔ہو جائے گی خوش جب اسے ہوش آئے گا۔میں چلتی ہوں،میرے گھر والے میری راہ دیکھ رہے ہوں گے، خدا حافظ۔"وہ عنایہ بیگم کے دل میں مزید تجسس پیدا کرتی وہاں سے چلی گئی۔

"کیا ہوا ہے اسے؟یہ مجسمہ بنی کیوں بیٹھی ہے؟ "حارث کی نظر جب اپنی بیٹی پر پڑی تو وہ پریشان ہی ہو گیا۔

"زارا نے کوشش کر لی،میں نے اتنے جتن کر لیے لیکن یہ اپنا منہ کھولے تو سہی۔"عنایہ بیگم اسے جھنجھوڑنے لگیں۔

"تم رہنے دو۔میرا بیٹا مجھے بتائے گا کہ کیا ہوا ہے۔اپنی ہر بات صرف مجھ سے شیئر کرتی ہے میری بچی۔ بیٹا !مجھے بتائو، کیا ہوا تھا وہاں؟میں ہوں نا تمہارے ساتھ،چلو مجھے بتائو۔ "ممتحنہ کی موجود ہ حالت کو حارث نے بڑے اطمینان سے سنبھالا۔

پہلے تو وہ کچھ نہ بولی لیکن جب دونوں با پ ماں نے مل کر اس سے محبت سے پوچھا اور بار بار پوچھا، تو اس نے بالآخر اپنا منہ کھو ل ہی لیا۔

"مج...مجھ...مجھے ب...بر...برہان ...برہان ندیم نے ...آج پر...پروپوز کیا۔ سب کے سامنے۔ "اس کے منہ سے یہ جملہ سن کر عنایہ بیگم کو بھی سکتہ لگ گیا۔وہ رات خوابوں کی رات سے زیادہ سکتہ اور صدمہ لگنے والی رات تھی۔

"ک...کیا واقعی؟ "عنایہ بیگم حیران رہ گئیں، لیکن خوشی کے عالم میں۔ان کے سوال پوچھنے پر ممتحنہ ان کا چہرہ دیکھتی رہ گئی۔

"آپ کو خوشی ہوئی یہ جان کر؟"اس کا سکتہ آہستہ آہستہ ختم ہونے لگا۔

"اگر یہ واقعی سچ ہے تو اس وقت اس دنیا میں مجھ سے زیادہ خوش کوئی اور نہیں،برہان ندیم نے تمہیں پروپوز کیا؟مجھے تو اب بھی یقین نہیں آ رہا۔"عنایہ بیگم کو یقین آ کر نہیں دے رہا تھا۔

"تم اسے چھوڑو، مجھے بتائو بیٹا !کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟ اگر ہاں تو ہمیں اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں۔"عنایہ بیگم کو چپ کروا کے حار ث نے خود اپنی بیٹی سے بات کی۔

"مجھے نیند آ رہی ہے،میں سونے جا رہی ہوں۔"اس نے حارث صاحب کی بات کا جواب نہیں دیا اور اپنے کمرے میں بھاگ کر جانے لگی۔

"ارے کچھ کھا تو لو۔"عنایہ بیگم اس کو اپنی نظروں کے سامنے سے جاتا دیکھ کر چیخنے لگیں۔

"رہنے دو ابھی، ابھی اسے یقین آنے میں تھوڑا وقت لگے گا کہ کسی بڑی شخصیت نے اس سے اظہارِ محبت کیا ہے۔"حارث جانتا تھا کہ اس کی بیٹی اس وقت نہ کچھ کھائے گی نہ پیئے گی۔ اسی لیے اس وقت اس نے اسے اس کے حال پر چھوڑنا ہی مناسب سمجھا۔

☆...☆...☆

"تم تو کافی پہلے نکل گئی تھیں پارٹی سے،پھر اتنی دیر کیوں ہو گئی مہرباں آتے آتے؟"سمیہ بیگم نے اس کو گھر کے دروازے پر ہی روک لیا۔

"ممتحنہ کے گھر چلی گئی تھی۔اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی تو پہلے اس کو اس کے گھر تک چھوڑ دیا۔ویسے بھی گاڑی اسی کی تھی،حق بھی اسی کا بنتا ہے۔"وہ دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی صفائیاں پیش کرنے لگی۔

"اس کی نوکر تو بنی رہتی ہو لیکن اس کی نوکری نرسری کی حد تک رکھو تو بہتر ہے۔ "زارا کا ممتحنہ کے لیے اتنی پروا کرنا سمیہ بیگم کو آگ بگولا کر گیا۔وہ کوئی چالاک قسم کی عورت نہیں تھیں، بس ہر ماں کی طرح اپنی بیٹی کا فائدہ دیکھتیں۔

"کسی کی پروا کرنے سے کوئی نوکر نہیں بن جاتا امی۔"وہ تھکی ہاری ابھی تک اپنی امی کے بنائے گئے کٹہرے میں کھڑی تھی۔

"مان لیا کہ کوئی کسی کی پروا کرنے سے نوکر نہیں بن جاتا پر تمہیں آج تک بدلے میں کیا ملا؟اس کے ساتھ کام تم کرتی ہو لیکن تمام تعریفیں وہ اپنے نام کر لیتی ہے۔تم ہی نے تو کہا تھا جس دن ڈائریکٹر صاحب تمہاری نرسری آئے تھے ،اس نے تو تمہارا ان سے تعارف تک کروانا ضروری نہیں سمجھا۔"امی کے یاد دلانے پر زارا کے اندر چھپا زخم تازہ ہو گیا۔

"میں سونے جا رہی ہوں۔بھوک نہیں ہے مجھے۔کھانا نہیں کھائوں گی، شب بخیر۔" وہ اپنی ماں کے کہے تلخ جملوں کو نظر انداز کرتی اپنے کمرے کی جانب چل پڑی۔

"امی کچھ غلط تو نہیں کہہ رہیں زارا۔ تم بھی اس کے شانہ بہ شانہ کام کرتی ہو پر سارا کریڈٹ وہ اپنے نام کر لیتی ہے اور آج بھی ایسا ہی ہوا۔محمود صاحب نے فلورل اریجمنٹ دیکھنے کے بعد صرف اس کی تعریف کی اور میں؟ میرا تو ذکر تک نہیں کیا۔"اسے اپنے ضمیر کی آواز سنائی دینے لگی۔عنایہ بیگم کے جملوں نے اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا اور اس کا دل اپنی بچپن کی سہیلی کی طرف سے برا ہونا شروع ہو گیا۔

"یہ سب اس نے خود تو نہیں کیا۔یہ سب تو قدرت کا کیا ہے۔اس میں ممتحنہ کا کوئی قصور نہیں۔"وہ اپنے ضمیر سے لڑنے لگی۔پر دل میں بال تو آ چکا تھا اور جب دل میں بال آجائے تو تعلقات پہلے جیسے نہیں رہا کرتے،رویے بدلنا شروع ہو جاتے ہیں۔

☆...☆...☆

"برہان ندیم کو صحیح معنوں میں محبت ہوگئی، سچی محبت اور کیا آپ لوگ جانتے ہیں کس سے؟ "وہ اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔نیند تو اسے آنے والی نہیں تھی،برہان ندیم نے اس کے ذہن و دل پر دستک جو دے دی تھی۔

"اس سے جس نے مجھے ان پھولوں سے ملوایا۔مجھے قدرت کی خوب صورتی سے آشنا کیا۔یہ بتایا کہ اصل سادگی کیا ہوتی ہے۔اصل حسن کیا ہوتا ہے اور کیا آپ جانتے ہیں اصل حسن کیا ہوتا ہے؟"سانسیں رکنے لگیں،وہ ماضی جو کچھ ہی گھنٹوں پہلے گزرا،حال بن کر اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگا۔

"خدا کا عطا کردہ حسن جس کو چھیڑے بغیر کوئی یہ ثابت کر دیتا ہے کہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں کوئی جھول نہیں ہے۔"they are just perfect

وہ اپنے وجود کو آئینے کے سامنے لے جانے لگی۔

"اس کا ہر انداز، چاہے وہ گفت گو کا ہو، نظروں سے آپ بیتی کہنے کا ہو،چلنے پھرنے کا ہو یا نظریں جھکانے کا ہو،بناوٹ سے بالکل پاک ہے۔وہ بالکل پاک ہے،اتنی پاک کہ جیسے کسی نامحرم نے اسے چھونے تک کی جرات بھی نہ کی ہو۔تو کیوں نہ ہو مجھے ایسی لڑکی سے محبت؟ "وہ اپنے رخسار کو آئینے کے سامنے اپنی انگلیوں کی

پوروں سے محسوس کرنے لگی۔ کبھی اپنے ہونٹوں پر غور کرتی تو کبھی اپنی آنکھوں پر۔

"مجھے جس سے محبت ہو گی، میں اسے کروڑوں کی بھیڑ میں بھی پہچان لوں گا۔ساری دنیا مصنوعی لگ رہی ہو گی اور وہ۔۔۔۔وہ اپنی تمام تر سادگی،نفاست اور معصومیت لیے چمک رہی ہو گی، جھلملا رہی ہو گی۔"

برہان ندیم کے منہ سے ادا کیے گئے تعریفی کلمات اسے صاف صاف سنائی دے رہے تھے،اتنے صاف جیسے اسے لگا کہ وہ سب تعریفیں آئینہ اس سے کر رہا ہے۔

"مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے ممتحنہ"I love you!اب وہ سکتے میں نہیں تھی۔وہ سکتے سے باہر آچکی تھی۔اس نے بے ساختہ چیخ ماری، باریک اور نوکیلی چیخ، خوشی کی چیخ۔

"برہان ندیم اور مجھ سے محبت؟یا اللہ تو بہت بڑا مہربان ہے۔تھینک یو سو ویری مچ۔ میرے تو گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ مجھے میری ان خوبیوں کی وجہ سے پسند کریں گے جو مجھے خود میں کبھی نظر آئی ہی نہیں۔ "وہ خوشی کے مارے جھومنے لگی۔اس نے اپنے خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا کہ جس شخص کی وہ عرصے سے دل دادہ ہے، وہ سرِعام ڈنکے کی چوٹ پر کبھی اس سے اظہارِ محبت کرے گا۔

"ممتحنہ کے چیخنے کی آوا ز آ رہی ہے،دیکھو تو سہی کیا ہوا ہے۔"اس کے چیخنے کی آواز حارث صاحب کو کمرے تک چلی گئی تھی۔ وہ پریشان ہوگئے۔

"اتنے سال بیٹی کے ساتھ رہ لیے پھر بھی اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکے کہ وہ اگر چیختی ہے، تو صرف خوشی کے موقع پر۔اس وقت وہ سکتے سے باہر آ چکی ہے۔اس لیے اس خوشی کا جشن منا رہی ہے کہ اسے اس آدمی نے پروپوز کیا جس کی وہ ہمیشہ سے دل دادہ رہی۔ "عنایہ بیگم نے حارث کا غم غلط کر کے اسے یقین دلایا کہ ممتحنہ خوش ہے، تبھی چیخیں مار رہی ہے۔

☆...☆...☆

جہاں ممتحنہ کا سکتہ ختم ہوا، وہیں حیال کا صدمہ بھی شروع ہوگیا۔فرق صرف اتنا تھا کہ ممتحنہ کے سکتے کے ختم ہوتے ہی اسے خوشی ملی تھی اور حیال کے صدمے ختم ہوتے ہی اسے غم۔

"نہیں برہان !تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔تم مجھے نہیں ٹھکرا سکتے۔تم نے مجھے اس چیپ، عام سی لڑکی کے لیے ٹھکرایا؟وہ ہے ہی کیا میرے آگے؟میرے پائوں کی جوتی بھی اس کے کپڑوں سے کئی گنا مہنگی ہے۔اس کے پاس ہے ہی

کیا؟ایک پھول سجانے والی تمہیں اتنی پسند کیسے آ سکتی ہے؟ "اپنے کمرے کی وہ تمام چیزیں توڑ چکی تھی، سوائے آئینے کے۔

"میری آنکھیں، ان آنکھوں پر پوری دنیا مرتی ہے۔میرے وجود کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے دنیا ترستی ہے۔میرے ہونٹ، میرے بال،میرا سب کچھ اس گھٹیا فلورسٹ سے لاکھ گنا بہتر ہے پھر کیوں تم نے اس کا انتخاب کیا برہان؟ کیوں؟"وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے وجود کا معائنہ کرنے لگی اور بالآخر اس نے وہ آئینہ بھی توڑ دیا ۔ سارے خواب کرچی کرچی ہو گئے۔برہان کے ساتھ گزارے تمام لمحات کا جنازہ اٹھ رہا تھا۔

"تم مجھے چاہ نہ سکے برہان،لیکن میں اب بھی یہی چاہوں گی کہ تم صرف مجھے چاہو۔ "آئینے کا ایک بڑا حصہ جو ٹوٹا ہوا زمین پر پڑا تھا،وہ اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر اس پر اپنے عکس سے باتیں کرنے لگی۔

"تم میری خاموش محبت نہ سمجھ سکے برہان۔ اگر سمجھ بھی گئے تو اس کی قدر نہ کر سکے۔ اب میں تمہیں تمہاری اس بے باک محبت کو جس کا اعلان تم سرِعام کرتے پھر رہے ہو،اس طرح سے ختم کردوں گی کہ تم مسجدوں میں اپنی محبت کے اٹھ

جانے کا اعلان کیا کرو گے۔"برہان کو حاصل کرنے کا جنون تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

وہ جذبات میں آ کر سب کچھ بول تو رہی تھی لیکن اس کے چہرے کا طیش ،وہ تڑپ صاف ظاہر کر رہی تھی کہ جذبات میں آکر جو سب کچھ وہ کہہ رہی ہے،وہ اس پر پوری طرح مستعد بھی ہے۔

"میں تمہیں اپنا بنانا چاہتی ہوں مائی لو !جب دل کے در سے پہلی محبت رخصت ہو جائے تو وہ دوسری محبت کے آسرے پر ضرور رہتا ہے،تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہو گا۔"وہ ماتم کرنے لگی۔ دو سال کے طویل انتظار کا اعمال نامہ جنازے کی صورت جو آ چکا تھا۔ وہ صحیح تھی، جو یک طرفہ محبت کے لاحاصل ہونے پر رو رہی تھی۔ لیکن وہ غلط تھی،جو اس پاکیزہ جذبے کی عزت نہ کر سکی ،انتقام لینے کا ارادہ کرنے لگی۔

ابھی تو اسے یہ تک نہیں پتا تھا کہ آیا ممتحنہ برہان کا اظہار محبت قبول کرے گی بھی یا نہیں، پر وہ تو دو دلوں کو جڑنے سے پہلے ہی چکنا چور کرنے پر آمادہ ہو گئی تھی۔

"تم مجھے اپنے دل میں جگہ تو نہ دے سکے، لیکن جس دن میں اس دل کا دروازہ توڑ کر داخل ہو گئی،اس دن میں تمہارے دل میں ایک جگہ بھی خالی نہیں چھوڑوں گی،کیوں کہ جب میں اس دل پہ دستک دے دوں گی،اسے تمہارے دل سے رخصت ہونا ہی ہو گا۔"

محبت انسان کو اندھا بنا دیتی ہے،درست سنا تھا،لیکن یہی محبت انسان کو شیطان بنا دیتی ہے،اس حقیقت کی تخلیق حیال نے کی۔

☆...☆...☆

"تم نے میرے دل پر دستک دے دی ،میری سانسیں اب مجھ سے بے وفائی کر بھی جائیں تو کوئی غم نہیں،سنا ہے جو زخم محبت نے دیا ہووہ کبھی بے وفائی نہیں کرتا،ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتا ہے۔"وہ اپنے بستر پر بیڈ کرائون سے ٹیک لگا کر بیٹھا اس جامنی گل لہمی کو دیکھنے لگا جو ممتحنہ کے بالوں سے گرا تھا۔جسے پھولوں سے ذرا دل چسپی نہیں تھی،وہ اس گرے ہوئے پھول کو اتنی عزت دے رہا تھا جیسے وہ اس کی کل کائنات ہو۔ یہ عزت صرف اس لیے تھی کیوں کہ وہ پھول ممتحنہ کی اترن تھا اور شاید یہ وہی پھول تھا جس نے اسے ممتحنہ سے ملایا۔

"غم تو تم نے مجھے دے دیا ہے،میری سانسیں جو اپنے ساتھ لے گئی،پر میں یہی چاہتا ہوں کہ یہ غم ہمیشہ میرے ساتھ رہے،کیوں کہ جس دن یہ غم میرے دل سے رخصت ہو گیا،تو میں تمہیں بھی کھو دوں گا، ویسے بھی پہلی محبت کو پا لینے کی خوشی سے زیادہ پہلی محبت کو کھو دینے کا غم یادگار ہوتا ہے۔ "وہ گل لہمی کو اپنے ناک کے قریب لا کر اسے سونگھنے لگا، اپنے ہاتھوں سے اسے محسوس کرنے لگا،کچھ اس طرح کہ جیسے وہ پھول نہیں،اس پھول کی مالکن کو محسوس کرر ہا ہو۔

"مجھے کہاں ملتی تمہاری جیسی سادگی؟تم تو خوب صورت پھولوں کا مجسمہ ہو ممتحنہ ... پھولوں میں گھرا ہوا ایک پھول۔ تمہیں تو پھول سے بھی نہیں ملا سکتا کہ اگر میں نے ایسا کر دیا تو گناہ ہو جائے گا۔کسی عظیم رائٹر نے کہا ہے کہ شرک نہ بندگی میں مانتا ہوں نہ محبت میں ،تو میں کیسے یہ شرک کر دوں؟میں یہ مانتا ہوں کہ پھول بھی جان دار ہوتے ہیں،سانس لیتے ہیں، لیکن میں تمہیں ان سے کمپیئر نہیں کر سکتا۔یہ میرے لیے غلط ہو گا۔ " اور پھر اس نے وہ گل لہمی بھی سائیڈ ٹیبل پر رکھے گل دان میں ڈال دیا۔

"بس انکار مت کرنا۔ تمہارا چپ رہنا میری سانسیں اپنے ساتھ لے گیا لیکن زندگی دے گیا مگر تمہارا انکار مجھے میری سانسیں واپس کر دے گا اور اگر اب مجھے میری

سانسیں واپس مل گئیں تب میں زندہ نہیں رہ پائوں گا۔اب یہ سانسیں مجھے اس دن ہی واپس ملیں گی جب میں تمہیں کھو دوں گا۔ " سونے سے پہلے اس نے جی بھر کر اس گل لہمی کو دیکھا جو اب سڑنا شروع ہو گیا تھا۔

"کل ملاقات ہو گی مس فلورسٹ۔ "اس نے اپنے لبوں سے اس پھول کو چوم لیا اور آنکھوں میں ہزاروں نہیں صرف ایک خواب سجائے سو گیا۔

"بس انکار مت کرنا۔"

☆...☆...☆

وہ ہمیشہ کی طرح علی الصبح جاگ گئی۔ اس نے وضو کیا اور سر پر چادر لینے کے بعد نمازِ فجر کی نیت باندھی۔ اسے نماز کے دوران پچھلی رات والا واقعہ یاد آنے لگا۔ وضو کا پانی خشک ہوا نہیں تھا کہ اسے ٹھنڈے پسینے آنا شروع ہو گئے ۔وہ سکتے سے پوری طرح باہر آ گئی تھی مگر جب جب اسے وہ واقعہ یاد آتا، وہ گھبرانے لگتی۔ اس نے بہت چاہا کہ اس کا ذہن،اس کا دل صرف نماز کی طرف لگا رہے مگر نہ چاہتے ہوئے بھی ذہن و دل برہان ندیم کی طرف مائل ہونے لگا۔

"میرے اللہ !میرے پروردگار !یہ کیا ہوا میرے ساتھ؟ میں تو صرف تیری خوشنودی کے لیے نماز پڑھتی ہوں تو پر ہمارے بیچ آج یہ کون آ گیا جس نے مجھے

صحیح طرح تیری خوشنودی بھی حاصل نہ کرنے دی؟ "وہ ہمیشہ فرض نماز کے بعد دعا مانگتی ،نماز میں تو دل نہ لگ سکا، البتہ دعا میں آنسو بہائے جارہے تھے۔

"میں نے سنا ہے کہ نماز کے دوران دنیا کی بہت سی باتیں ہمارے ذہن و دل کا طواف کر رہی ہوتی ہیں،مگر آج میرے ذہن و دل کا طواف صرف اسی شخص نے کیااور کسی نے نہیں۔ایسا کیوں میرے اللہ؟ "برہان ندیم کے خیالات نے نہ صرف نماز میں اسے تنگ کیا بلکہ وہ اس کی دعائوں کا حصہ بھی بننے لگا تھا۔

"یا اللہ ! کہیں مجھے ان سے محبت تو نہیں ہو گئی؟ "وہ تھوڑی دیر کو چپ چاپ آنسو بہاتی رہی پھر گویا ہوئی:

"شاید ایسا ہی ہے، کیوں میری نظریں ان کے سامنے جھک جاتی ہیں؟کیوں میرے لب ان کے آگے سل جاتے ہیں؟ کیا محبت کی ابتدا ایسے ہوتی ہے؟"وہ فریاد کرنے لگی۔

"میرے خدا میرے حق میں بہتر کردے۔"اس نے نہ برہان کا ملنا مانگا،نہ اس کا دور جانا ہی مانگا،بس اس نے جو مانگا، اس کا خود کے حق میں بہتر ہونا مانگا۔

"میں ان سے محبت کرنے لگی ہوں،بہت پہلے سے کرتی تھی مگر اس محبت سے ملاقات میری کل ہوئی،جب انہوں نے میرے لیے اتنے نفیس، اتنے پاک جملے

استعمال کیے،مجھے خود پر رشک کرنے کے سو جواز دیے۔"وہ سر پر بندھا دوپٹا اتارنے لگی اور آئینے کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

"محبت جب دونوں سمت ہو تو اس کی شدتوں میں شگاف نہیں پڑتا،اس کی شدت تو آگ کی طرح پھیلنے لگتی ہے،بڑھنے لگتی ہے اور مجھے اس بات کا ڈر لگ رہا ہے کہ اگر یہ شدت میرے اندر ان سے ملنے سے پہلے ہی اتنی بڑھ گئی تو میرا چہرہ بھی اس کی عکاسی کرنے لگے گا اور اگر ایسا ہو گیا تو انہوں نے مجھے جب بھی دیکھ لیا ،وہ پہچان جائیں گے کہ میں بھی ان"...وہ آئینے میں اپنے چہرے کو انگلیوں کی پوروں سے محسوس کر نے لگی۔

"خیر ! اگر انہوں نے پہچان بھی لیا تو کیا غلط ہے؟ تم نے تو ان کی محبت کی انتہا دیکھ لی،اب کیا انہیں اتنا بھی حق نہیں دو گی کہ وہ تمہاری محبت کی ابتدا دیکھ سکیں؟تم اتنی سنگ دل نہیں ہو سکتیں ممتحنہ۔"وہ سر جھٹک کر ایک بار پھر سونے چلی گئی۔

☆...☆...☆

"کیا بات ہے آج بڑی جلدی اٹھ گئے میرے ہیرو۔"نبیہہ بیگم اپنے بیٹے کو کافی دنوں بعد ناشتے کی میز پر بیٹھا دیکھ کر حیران سی رہ گئیں۔

"امی جب ہمارا واسطہ خوشبو، سادگی، معصومیت اور پاکیزگی جیسی خوبیوں سے پڑ جائے،تو تھوڑا بہت اثر ہم پر بھی پڑنے لگتا ہے، یہ خوبیاں ہیں ہی ایسی،اپنے رنگ میں رنگ لیتی ہیں۔"وہ اپنے گلاس میں نارنجی شربت ڈالنے لگا۔

"کیا پرفارمنس دی ہے، نہ لائٹس کیمرا ایکشن کہنے کی ضرورت پڑی اور نہ کٹ کی۔ کون سے سین کی تیاری کر رہے ہو صاحب زادے؟لگتا ہے کوئی بہت بڑا پراجیکٹ ہاتھ لگا ہے۔"بے ساختہ مذاق کرنے والے وہ برہان کے ابو ندیم صاحب تھے۔

"پراجیکٹ نہیں ابو، نئی زندگی ہاتھ لگی ہے۔ بس آپ لوگوں کی دعائوں کی ضرورت ہے۔ دعا کیجیے گا کہ یہ زندگی مجھے اپنے گلے سے لگا لے۔"اس نے شربت کا ایک گھونٹ گلے میں اتارا۔

"بخار تو نہیں ہے تمہیں؟ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو ؟"ندیم صاحب نے بیٹے کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

"بخار جب دل کو ہو تو ماتھا یا جسم گرم نہیں ہوا کرتا۔اس بخار میں تو جسم ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔بس آپ دونوں دعا کیجیے گا کہ آج میرے جسم کے حق میں ہو نہ ہو، میرے دل کے حق میں ضرور بہتر ہو۔"اس نے ابو کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔"ناشتا سر و کیا جا چکا تھا،آج ندیم صاحب اور نبیہہ بیگم کے اکلوتے بیٹے نے ان کے ساتھ بیٹھ کر ناشتا کیا۔

☆...☆...☆

صبح کے آٹھ بج چکے تھے۔وہ تیار ہو کر نرسری کے لیے نکلنے لگی۔اس کی تیاری بھی صرف نام کی تھی۔منہ پر کریم، سادہ سی لپ اسٹک،آنکھوں میں کاجل اور بالوں میں پونی۔اپنی ناک پر وہ بہت باریک سی،ہیرے کی نتھ،ہمیشہ پہنے رکھتی۔

"کل رات تمہارے چیخنے کی آواز سنائی دی تھی۔سب خیریت تو ہے نا؟ "حارث صاحب نے صبح صبح اپنی بیٹی کی شکل دیکھتے ہی سوال کیا۔وہ جلد بازی میں سینڈل پہن رہی تھی۔

"پہلے ٹھیک نہیں تھا لیکن اب سب ٹھیک ہے۔"وہ جو سابقہ رات اتنے سکتے میں تھی،آج بالکل نارمل اور تازہ دم دکھائی دے رہی تھی۔

"اچھا، اب میں چلتی ہوں، آج تھوڑا لیٹ ہو گئی ہوں۔ "وہ سینڈل پہنتے ہی دروازے کی طرف قدم بڑھانے لگی۔

"کبھی کبھی تھوڑا لیٹ ہونا بھی باپ بیٹی کے لیے کتنا اچھا ہوتا ہے۔ ہے نا؟ آج میری گلابو میرے ساتھ جائے گی۔ میں ڈراپ کر دوں گا تمہیں۔ کہو تو راستے سے

زارا کو بھی پِک کر لوں؟ "حارث جو دفتر جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا، اپنی بیٹی کو جاتا دیکھ کر بولا۔

"یہ اچھا رہے گا۔ جس دن میں آپ کے ساتھ جاتی ہوں اس دن مجھے بہت اطمینان اور ذہنی سکون ملتا ہے۔میں لان میں انتظار کر رہی ہوں آپ کا۔ " وہ لان میں آ گئی۔

نرسری کی طرح اس نے اپنے لان کو بھی کھلا کھلا اور ہرا بھرا رکھا تھا۔ اس کی نظر لان میں لگے گلِ لہمی کے پودے پر پڑی۔اس نے ایک نظر اس پودے کو نیم مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا اور کہا:

"تمہیں تو کبھی نہیں بھولوں گی میں مس گلِ لہمی۔"

"کسے نہ بھولنے کی باتیں ہو رہی ہیں؟ "اس کے بالکل عقب میں حارث کھڑا تھا۔

"کسی کو بھی نہیں۔ چلیں؟ "حارث کے سوال کرنے پر وہ ڈری نہ ہچکچائی۔وہ جانتی تھی کہ اس کے ابو اس کی ہر صورتِ حال سے اچھی طرح واقف ہیں۔ بس وہ صحیح وقت کا انتظار کر رہی تھی جب وہ سکون سے بیٹھ کر اپنے ماں باپ کو یہ بات بتائے گی کہ نہ صرف برہان ندیم بلکہ وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے۔

"میں تم سے یہ بات کہنا تو نہیں چاہ رہا لیکن تمہیں اپنا دوست سمجھ کر کہہ رہا ہوں، چاہے کوئی بھی بات ہو،اپنے ماں باپ سے مت چھپانا ۔تمہارے ماں باپ تمہاری ہر بات میں تمہارا ساتھ دیں گے کیوں کہ میں اور عنایہ جانتے ہیں کہ ہماری بیٹی کتنی سمجھ د ار ہے۔ "گاڑی زارا کے گھر کے باہر رکی تھی جب حارث نے اپنی بیٹی کو ایک دوست کی حیثیت سے یہ بتانا چاہا کہ اس کے ماں باپ ہمیشہ اس کے ساتھ ہیں۔

"میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ آپ دونوں میری موجودہ صورت حال سے واقف ہیں اور شاید کل رات چیخنے والی وجہ سے بھی۔ بس جیسے ہی مجھے صحیح وقت ملے گا، میں بھی آپ دونوں کو یہ بات بتا دوں گی جو میں صبح سے چھپا رہی ہوں۔ " اس کی گفت گو میں اخلاق کے ساتھ ساتھ سادگی بھی تھی۔وہ سادگی جو سچائی میں ہوا کرتی ہے۔اس کے اندازِ گفت گو میں بناوٹ کا پہلو تھا ہی نہیں۔اس کی اسی سادگی کو دیکھ کر حار ث نے اس کے ماتھے کو چوما۔

"وہ تو اپنے وقت پر ہی نرسری چلی گئی۔ فارمیلٹی پوری کرنے کا شکریہ۔"سمیہ بیگم نے دروازہ کھول کر باپ بیٹی کے منہ پر دو جملے مار کر دروازہ بند کر دیا۔

"اوہ !میں تو بھول ہی گئی کہ آج صرف میں لیٹ ہوئی ہوں،وہ تھوڑی۔ "وہ سر جھٹک کر حارث کو گاڑی چلانے کا کہنے لگی۔

"یہ سمیہ بیگم تم سے اتنی اکھڑی اکھڑی کیوں رہتی ہیں؟ "حارث نے اگنیشن میں چابی گھماتے ہوئے کہا۔

"اس بارے میں مجھے اتنا نہیں پتا مگر اتنا ضرور کہہ سکتی ہوں کہ معاملہ زارا سے متعلق ہے۔"

☆...☆...☆

"کیا سوچا کل کے واقعے کے بارے میں؟"وہ نرسری پہنچی تو زارا وہاں پہلے سے ہی اس کی منتظر تھی۔وہ ممتحنہ کے آنے سے پہلے ہی آرڈرز تیار کرنے کے لیے پھول چننے لگی۔

"بہت کچھ سوچا، بس یہ سمجھ لو کہ جب سے وہاں سے بھاگی ہوں،وہیں کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔"وہ زارا کا ہاتھ بٹانا شروع ہوگئی۔

"آپ کا بھاگنا بجا تھا مگر کچھ تو جواب دے دیتیں۔ بے چارے برہان صاحب کو جو آپ کے آگے گھٹنوں کے بل بیٹھے آپ کے جواب کے منتظر تھے۔ "زارا نے ممتحنہ کے دل کا حال کھودنا شروع کر دیا۔

"ویسے کل تک تو تم سکتے میں تھی اور آج خوش باش۔ آپ کی صبح بتا رہی ہے کہ آپ نے رات میں بہت بڑا فیصلہ کیا ہے مس فلورسٹ۔ "اس کے سوال کرنے پر ممتحنہ چپ رہی تو اس نے اس کی ٹانگیں کھینچنا شروع کر دیں۔

"نہیں ! فیصلہ بڑا نہیں تھا میرے لیے۔بس اس سکتے سے نکلنا انتہائی مشکل تھا۔فیصلہ تو کر لیا میں نے۔ "وہ مسکرانے لگی۔

"ہمم!مسکراہٹیں چیک کرو مس فلورسٹ کی۔تمہارا فیصلہ کیا ہے ،یہ توتمہاری مسکراہٹ دیکھ کر پتا چل گیا۔اب کچھ اس سے آگے کا بتائو۔ "وہ اس کی بہت گہری دوست تھی،اپنی دوست کی خوشی میں خوش تھی۔

"آگے کا معاملہ اپنی قسمت پر چھوڑ دیا۔اب دیکھوکہاں لے کر جاتا ہے مجھے میرا نصیب۔"اس سے پہلے کہ زارا کچھ اور کہتی، ممتحنہ بول ا ٹھی۔

"بس بہت باتیں ہو گئیں اب چلو اندر،آرڈرز تیار کرنا ہیں۔"

"تمہیں برہان ندیم ملا ہے ممتحنہ،کچھ سمجھ آئی تمہیں؟ برہان ندیم۔ یہ تمہارا نصیب ہی ہے جو تمہیں یہاں تک لایا ہے اور دیکھنا یہی نصیب تم دونوں کو ملوائے گا بھی۔"وہ بڑبڑاتی گئی ۔ اب اس کی حالت ایسی نہیں رہی تھی کہ وہ برہان ندیم جیسے

الفاظ کو نظر انداز کر سکے جو شخص اسے اب ہر انداز میں قبول تھا،اسے وہ کیسے نظر انداز کر دیتی۔

☆...☆...☆

"سلام محمود علی صاحب !کیا حال ہیں آپ کے؟ "حیال نے صبح اٹھتے ہی محمود علی کو فون کیا۔وہ کانچ جو رات کے پچھلے پہر زمین پر بکھرا پڑا تھا، اب بھی ویسا ہی تھا۔

"وعلیکم السلام حیال صاحبہ !میں بالکل فٹ،آپ سنائیں کل کی پارٹی میں انجوائے کیا؟ کوئی کمی تو نہیں رہ گئی ہماری طرف سے؟"محمود علی کو لگا کہ اس نے کچھ غلط پوچھ لیا۔اسے کل کے بارے میں نہیں پوچھنا چاہیے تھا۔

میں نے آپ کو کچھ بتانے کے لیے فون کیا ہے۔ "اس کی آنکھوں میں رنج و الم تھا۔ اس نے کل رات سے منہ پر پانی تک نہیں ڈالا تھا۔

"جج...جی کہیے۔ میں سن رہا ہوں۔"محمود علی کو اچنبھا ہوا۔

"مجھے آپ کو یہ بتانا تھا کہ کل جس فلم کے لیے آپ نے مجھے اور برہان کو مرکزی کردار کے لیے منتخب کیا تھا، وہ فلم میں نہیں کر سکتی۔"برہان کے ساتھ ساتھ حیال کو بھی محمود علی نے فلم کے مرکزی کردار کے لیے منتخب کیا تھا۔ وہ عرصے سے

اپنے ہر پراجیکٹ کے لیے حیال کا انتخاب کرتا رہا مگر اس نے اس بار صاف انکار کر دیا۔ شاید حیال کی کام یابی کا پہلا قدم برہان کی ناکامی تھا۔ اسے پتا تھا کہ برہان نے اپنا آدھے سے زیاد کام اسی کے ساتھ کیا ہے اور صرف اسی کے ساتھ کرنا چاہتا ہے اور اگر وہ ہی نہ ہوگی تو برہان کے کیریئر پر کچھ تو فرق پڑے گا۔

"مگر کیوں حیال؟ ہم سے کوئی خطا ہو گئی؟ "محمود علی رفتہ رفتہ حیال کی حالت کو سمجھنے لگا تھا۔ اسے اس کی آواز بھی ایسی لگ رہی تھی جیسے وہ گھٹوں روئی ہو۔

"آپ سے کوئی خطا نہیں ہوئی محمود صاحب۔بس میریdates کا مسئلہ ہے، اس لیے میں یہ فلم نہیں کر سکوں گی۔"

"ہم شوٹنگ کی تاریخ منسوخ کر دیں گے مگر میں یہی چاہتا ہوں کہ میری فلم میں آپ ہی مرکزی کردار ادا کریں۔ہم آپ کی ساری ڈیمانڈز پوری کرنے کو تیار ہیں،بس آپ انکار مت کریں۔"

محمود علی منتیں کرنے لگا۔ اسے پتا تھا کہ حیال طاہر پاکستانی میڈیا انڈسٹری میں سب سے بڑا نام ہے اور دورِ حاضر کا چمکتا ستارہ بھی۔ اسی لیے اپنی اس فلم کو سپرہٹ کرنے کے لیے اسے حیال کی شدید ضرورت تھی۔

"تو پھر میری صرف ایک ڈیمانڈ پوری کر دیں۔"شاید حیال کو اسی لمحے کا انتظار تھا جب محمود علی اس کے آگے گڑگڑانے لگے۔

"آپ کہہ کر تو دیکھیے۔ "محمود علی اس وقت حیال کی ہر ڈیمانڈ پوری کرنے کے لیے تیار تھا۔

"میں تھک گئی ہوں برہان ندیم کے ساتھ کام کر کر کے،مجھے کسی اور کو بھی موقع دینا چاہیے اپنے ساتھ کام کرنے کا،and i believe ، کہ اب ناظرین بھی ہم دونوں کو ساتھ دیکھ دیکھ کر بے زار ہو چکے ہوں گے۔"وہ اپنے آس پاس پڑے شیشے کے ٹکڑوں کو گھورنے لگی۔

"آپ تو ہمیشہ سے برہان ندیم کے ساتھ کام کرنے کی خواہش مند رہی ہیں، پھر یہ فلم کیوں نہیں حیال صاحبہ؟ "محمود علی کو اچنبھا ہوا۔اسے دھیرے دھیرے سمجھ آنے لگا کہ حیال کا رویہ کل رات والے سانحے کے باعث اکھڑا ہوا ہے۔

"ابھی تو بتایا میں تھک گئی ہوں برہان ندیم کے ساتھ کام کر کر کے،میں خود بھی چاہتی ہوں کہ کوئی دوسرا اداکار میرے ساتھ کام کرے۔اٹس مائی چوائس اور اگر ایسا نہیں ہو سکتا، تو پلیز مجھے اس پراجیکٹ سے الگ کر دیں،شکریہ۔"وہ فون رکھنے ہی لگی تھی کہ محمود علی نے ہامی بھرلی۔

"میری فلم میں حیال طاہر نہیں ہوگی تو یہ فلم بھی نہیں ہو گی۔میں دیکھتا ہوں کوئی دوسرا اداکار۔"محمود علی کی بات پر کوئی زبانی رد عمل ظاہر کیے بغیر اس نے فون بند کر دیا۔ محمود علی جتنا برہان ندیم کو پسند کرتا ،اس سے کہیں زیادہ حیال طاہر کو کرتا تھا۔ وہ حیال کو اپنے پراجیکٹ میں کاسٹ کرنے کے لیے برہان کو بھی نا کہہ سکتا تھا مگر یہ اس کے لیے تھوڑا مشکل تھا۔ کیا برہان کو وہ اس فلم سے نکال کر ممتحنہ سے الگ کر سکتی تھی؟یا یہ صرف ایک جذبات میں کیا گیا فیصلہ تھا؟ یا برہان پر خفگی ظاہر کرنے کا عمل؟یہ اسے بعد میں ہی پتا چلنا تھا۔

☆...☆...☆

آج بھی اس کی نرسری میں کلاس تھی۔آج کا پھول سورج مکھی تھا لہٰذا اس نے پیلے رنگ کی ٹخنوں تک آتی فراک زیبِ تن کی جس کے گلے پر کالے رنگ کی کڑھائی ہو ئی تھی۔ بالوں پر اس نے پونی باندھ لی اور بالوں میں سورج مکھی کا ایک پھول لگا لیا۔

"مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے مس فلورسٹ۔ آج آپ کی کلاس ہے مجھے علم ہے اس بات کا، اس لیے میں ڈرائیور کے ساتھ آرڈرز پہنچانے چلی جائوں گی،آ

پ ٹینشن نہ لیں۔"وہ اپنے بالوں میں سورج مکھی لگانے میں مصروف تھی کہ پیچھے سے زارا کی آواز سنائی دی۔

"love you my friend."۔ اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔"وہ زارا کو دعائیں دینے لگی اور تمام آرڈرز اس کے ہم راہ سوزوکی میں رکھنے میں مصروف ہو گئی۔

وہ دونوں آرڈرز رکھنے میں مصروف تھیں کہ اتنے میں آفس کا فون بجنے لگا۔فون کی آواز بہت تیز تھی۔ممتحنہ نے جان بوجھ کر فون کی آواز تیز رکھوائی تھی تا کہ انہیں فاصلے سے بھی تک فون کی آواز آ سکے۔

"میں دیکھتی ہوں جب تک تم گاڑی میں سامان رکھو۔ " زارا نے فون اُٹھانے کا ارادہ کیا۔

"السلام علیکم !ممتحناز نرسری اینڈ فلورسٹری؟ "وہ آواز اسے جانی پہچانی لگی۔

"Yes!، میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں؟ "زارا نے جواب دیا۔

"میں محمود علی بات کر رہا ہوں۔ آپ ممتحنہ کی سہیلی زہرہ بات کر رہی ہیں؟ "زارا کو عجیب لگا۔وہ اس کا نام تک نہیں جانتا تھا۔

"جی میرا نام زہرہ نہیں، زارا ہے۔ کہیے کیا کام تھا؟ کل کی ارینجمنٹس آپ کو پسند تو آئی تھیں نا؟"

"جی بہت آئی تھیں۔مہمانوں نے کافی سراہا آپ کی مہارت کو ۔میرا تو دل بھی نہیں کر رہا کہ میں ان پھولوں کو ہٹا دوں جو اب سڑ چکے ہیں۔ خیر میں نے یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ کل کے ایونٹ کی ویڈیو تین دن میں آ جائے گی اور ہم اسے آپ کی ای میل آئی ڈی پر بھیج دیں گے۔"زارا خوشی سے جیسے پاگل سی ہو گئی۔ان دونوں کا نام اس ویڈیو پر لکھا ہوا آنے والا تھا۔ ان کی کمپنی مقبولیت کی ایک اور سیڑھی چڑھنے والی تھی اور کمپنی کے ساتھ وہ دونوں بھی۔

"آپ کا بہت شکریہ محمود صاحب۔"اس کا بس نہیں چلا کہ کب وہ فون رکھے اور کب ممتحنہ کو وہ خوش خبری سنادے۔

"ممتحنہ ! کل والی پارٹی کی ویڈیو اگلے تین دنوں میں منظر عام پر آ جائے گی، محمود علی صاحب کا فون آیا تھا۔" وہ بھاگتی ہوئی ممتحنہ کے پاس آئی اور ایک ہی سانس میں اسے دل خوش کن خبر سنا دی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ "ممتحنہ کو خوشی ہوئی مگر اس کی خوشی کی انتہا زارا کی خوشی سے بہت کم تھی۔ اس کی خوشی کی انتہا محبت جو بن چکی تھی۔

"میں چلتی ہوں،تمہاری کلاس کا بھی وقت ہو گیا ہے۔تم جب تک لان میں اسٹوڈنٹس کے لیے کرسیاں وغیرہ سیٹ کر لو۔میں ایک گھنٹے میں واپس آ تی ہوں۔"وہ ڈرائیور کے ہم راہ آرڈرز پہنچانے چلی گئی۔

دوپہر کے تین بج چکے تھے۔اس نے نمازِ ظہر لان میں ادا کی اور اُس کے بعد کرسیاں ترتیب دینے لگی۔کرسیوں کے اطراف میں اس نے سورج مکھی کے گملے رکھ دیے۔اس پیلے ماحول میں ممتحنہ سورج مکھی کے پھولوں کے ساتھ خود ایک سورج مکھی لگ رہی تھی۔وہ پھولوں کے ہر رنگ میں بآسانی ڈھل جاتی۔اس کی شخصیت ہی کچھ ایسی تھی۔

اسٹوڈنٹس آ نا شروع ہو گئے تھے۔ممتحنہ سے پھولوں کی کلاس لینے کبھی کوئی منہ بسورتا ہوا نہیں آیا۔سب اپنے شوق سے آیا کرتے۔

"السلام علیکم میرے پیارے اسٹوڈنٹس۔ کیسے ہیں آپ سب؟ "وہ سب سے پہلے اپنے اسٹوڈنٹس کی خیریت دریافت کرنے لگی۔

"تو بتایئے کہ وہ کون سا پھول ہے جو ہماری آج کی محفل کا حصہ بنے گا؟آپ کے آس پاس یہ پیلے رنگ کے خوب صورت پھول ہیں ،کیا کوئی جانتا ہے اس کا نام؟ " آج کے پھول کا نام آسان تھا اس لیے سب یکجا ہو کر بولے۔

"سن فلاور۔"

"بہت خوب !کیا کوئی یہ جانتا ہے کہ اسے اردو میں کیا کہتے ہیں؟ "کمرا سیٹ ہو چکا تھا ،لیکچر شروع کیا جا چکا تھا۔

"سورج مکھی"!اس کی کلاس میں صرف لڑکیاں آتی تھیں،پھر یہ مردانہ آواز،جو جانی پہچانی سی لگ رہی تھی،کس کی تھی؟

سب نے ایک دم سے گردن گھما کر دیکھا۔وہ کوئی اور نہیں بلکہ برہان ندیم تھا۔ پاکستانی میڈیا انڈسٹری کے دورِ حاضر کا سب سے بڑا نام۔

"برہان ندیم...آپ؟ "سب لڑکیاں تو جیسے دیوانی ہو گئیں۔سب کی سب برہان ندیم کی جانب لپک پڑیں۔ مگر وہ وہیں بیٹھی تھی،ساکت۔

"نہیں !اب اور سکتے کی حالت میں نہیں رہ سکتی۔ محبت جب خود دروازہ کھٹ کھٹا کر آپ کے گھر آئے تو خاموش نہیں رہا کرتے، دروازہ کھول کر اسے گلے سے لگا لیا کرتے ہیں۔ نہیں ! اب میں نہیں رہ سکتی مزید سکتے میں۔"اس نے صرف ایک ہی نظر برہان کو دیکھا تھا، پھر اپنی نظریں جھکا لیں،اور اب، اب اسے یہ بھی نہیں پتا تھا کہ برہان کی نظر اس پیلے جوڑے والے سادگی کے جیتے جاگتے مجسمے پر ہے۔

وہ بھیڑ میں گھرا تھا۔ لیکن یہ بھیڑ تو اس کے آگے کچھ بھی نہ تھی۔وہ تو کروڑوں میں بھی اسے پہچان سکتا تھا۔ پھر یہاں تو صرف بیس لوگ تھے۔

"آج سے میں بھی اس فلورسٹری کی کلاس کا اسٹوڈنٹ ہوں۔بالکل آپ لوگوں کی طرح، مجھے اہمیت دینی ہی ہے، تو اسٹوڈنٹ سمجھ کر دیجیے گا،برہان ندیم سمجھ کر نہیں۔ "اس کی نظریں صرف اس پر تھیں جس کی نظریں کافی دیر سے اس پر سے ہٹی ہوئی تھیں۔

"اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا میں آپ کی اس کلاس کا اسٹوڈنٹ بن سکتا ہوں مس فلورسٹ؟ "اس کی نظریں ابھی تک جھکی ہوئی تھیں،اسے پتا ہی نہیں چلا کہ وہ کب اس کے اتنے قریب آ گیا۔

وہ نظروں کے ساتھ ساتھ اپنا چہرہ بھی جھکائے ہوئے تھی۔اسے ڈر لگ رہا تھا کہ اگر کہیں برہان ندیم نے اس کا چہرہ دیکھ لیا، تو بآسانی پہچان جائے گا کہ وہ بھی...وہ یہ ہرگز نہیں چاہتی تھی کہ اسے پتا نہ چلے،بس تھوڑا شرما رہی تھی۔ بے غرض اور بے لوث محبت کی ابتدا عورت کی نظروں کے جھکنے اور شرمانے سے ہی ہوتی ہے اور اس میں فی الحال وہ دونوں خوبیاں پائی جا رہی تھیں۔

"اجازت ہے"!نہ جانے اسے یہ دو الفاظ جمع کرنے میں کتنی ہمت لگی مگر اس نے ہمت جمع کر ہی لی۔

اس نے اپنا رخسار برہان ندیم کی جانب کر لیا۔ آنکھیں چار ہو گئیں۔ایک جانب تو معاملہ آئینے کی طرح صاف تھا،ممتحنہ کو برہان کے دل کا حال پتا تھا مگر دوسری جانب آئینے پر لگا جو دھندلا پن تھا، وہ دور ہونے لگا۔ کل تک برہان اس گمان میں تھا کہ وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے مگراس کی آنکھوں میں جھانکنے کے بعد ،اُس کا چہرہ پڑھنے کے بعد وہی گمان یقین میں بدلنے لگا۔

محبت میں گمان کو یقین میں بدلنے کی دیر نہیں لگتی۔ یہ احساس آئینے کی طرح صاف ہوتا ہے،بس دھند کو ہٹانے کی ضرورت ہوتی ہے اور دھند ہٹائی جا چکی تھی۔اسے ممتحنہ کی آنکھوں میں محبت نظر آ تو گئی تھی مگر فی الحال وہ چپ چاپ اپنی نشست پر جا کر براجمان ہو گیا۔لڑکیاں تھیں کہ برہان ندیم پر سے نظریں ہٹانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔

"پہلے ہم کلاس لے لیں؟ یہ سب کام تو بعد میں بھی ہو جائیں گے۔میں بھاگ نہیں رہا یہاں سے۔ "برہان ندیم نے ان لڑکیوں کے جذبات کو قابو میں لانے کی بھرپور کوشش کی۔

"میں چاہتی ہوں کہ ایک ایک کر کے سب اپنے آس پاس لگے سورج مکھی کے پودوں میں سے ایک پھول توڑ لیں۔"جب سب لڑکیاں برہان کے کہنے پر خاموش ہو گئیں تو ممتحنہ نے اپنا لیکچر دوبارہ سے شروع کیا۔ اس کے بالکل روبرو۔ وہ اس سے نظریں بچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔

سب نے ان پودوں میں سے ایک ایک سورج مکھی تو ڑ لیا۔ ان میں برہان بھی شامل تھا۔

"اگر آپ اس سورج مکھی کو دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ یہ وہ پھول ہے جو اپنا چہرہ اس طرف کرتا ہے جہاں سورج کی شعاعیں سب سے زیادہ ہوں یا جس طرف سورج ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اس پھول کو سن فلاور یا سورج مکھی کہنے کی۔ "اس نے اپنے لیکچر کی شروعات سورج مکھی کی سب سے اہم صفت سے کی۔

"اب آتے ہیں اس کے سمبل یعنی اس کی علامت پر۔"برہان کی نظریں تو اس پر سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔

"اس پھول کا یونانی سمبل یونانیوں کے خدا سے جا ملتا ہے۔ اس لیے ہم اس کے یونانی سمبل کی طرف نہیں جائیں گے۔چین میں اسے لمبی عمر اور خوش بختی کی علامت سمجھا جاتا ہے جب کہ عیسائی اسے خدا کی محبت کی علامت سمجھتے ہیں۔"اس

کی گفت گو اسٹوڈنٹس کو پھولو ں کے متعلق پورا بائیو ڈیٹا معلوم کرنے پر مجبور کر دیا کرتی ۔وہ سب اس پھول کو اپنے ہاتھوں میں اس طرح محسوس کرتے تھے گویا وہ کوئی بہت ہی قیمتی شے ہو۔

"عالمی سطح پر سورج مکھی کوbelief یعنی یقین، طویل عمر،روحانیت،سکون اور غذا کی علامت سمجھا جاتا ہے۔"اس نے کہتے کہتے ایک نظر برہان کی طرف دیکھا۔وہ سوچ رہی تھی کہ کہیں وہ اس کی گفت گو سے بور تو نہیں ہو رہااس لیے اس نے ایک نظر دیکھا،توحیران رہ گئی کیوں کہ وہ بڑے شوق سے اس کی تمام باتیں سن رہا تھا ۔وہ لمحہ بھر کے لیے خاموش ہو گئی پھر سر جھٹک کر گویا ہوئی۔

"اب ہم آتے ہیں سورج مکھی کے تحفے پر کہ یہ کس کو دیا جا سکتا ہے؟یہ آپ اپنے loved Ones کو ضرور دے سکتے ہیں، لیکن اسے دیجیے گا جس سے آپ یہ کہنا چاہیں کہ آپ کو اس کی محبت پر اندھا یقین بلکہ ایمان ہے۔کسی راہ چلتے لڑکے یا لڑکی کے حوالے یہ پھول کر کے اس کی عزت نہ روند دیجیے گا۔ اس کی تاثیر بہت گہری ہے،روحانیت سے جا ملتی ہے،اس لیے خیال رکھیے گا۔"سورج مکھی کے متعلق معلومات فراہم کرنے والی اس لڑکی نے برہان کو اس کی سادگی پر ایمان لانے پر مجبور کر دیا۔

"اس کے علاوہ یہ گُڈ لَک کہنے کے لیے بھی دیا جاتا ہے۔خیر !اب ہم آتے ہیں اس کی فلورل اریجمنٹ پر کہ کس طرح سے یہ گل دستے یعنیbouquet کا حصہ بن سکتا ہے۔یاد رہے کہ جب بھی سورج مکھی کا گلدستہ بنانا ہو تو کبھی بھی اس کی تعداد زیادہ نہ رکھیے گا۔ ایک گلدستے میں بہت زیادہ پانچ سے چھے سورج مکھی کافی ہیں۔ وہ اس لیے کیوں کہ یہ خود بہت برائٹ، بہت ہیوی ہوتے ہیں اپنے رنگ کی وجہ سے۔" یہ ممتحنہ کے لیکچر کا وہ حصہ تھا جسے سب بہت شوق سے اپنی کاپی پر نوٹ کیا کرتے۔

"سورج مکھی کو ہم کن پھولوں کے ساتھ گلدستے میں استعمال کر سکتے ہیں؟ اس بات کا جواب آپ کو اس کے کلر کنٹراسٹ سے ملے گا۔پیلے رنگ کا کنٹراسٹ ہم جامنی،لال ،نیلے اور کالے رنگ کے پھولوں کے ساتھ کر سکتے ہیں۔مثال کے طور پر سورج مکھی کا گلدستہ لال رنگ کے گلاب کے ساتھ بھی بنایا جا سکتا ہے یا نیلے رنگ کے گلِ وفا کے ساتھ بھی۔ اور ہاں !سفید رنگ کے پھول بھی سورج مکھی کے ساتھ استعمال کیے جا سکتے ہیں۔" اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات جاری رکھتی ،برہان بولا:

"یہ گلِ وفا کون سا پھول ہے؟نام سے کافی حسین لگ رہا ہے۔"برہان کے منہ سے اس نے وہی الفاظ سنے جو بچپن میں اپنے دادا سے سنے تھے،اسے ایک لمحے کے لیے اپنا بچپن یاد آ گیا۔

"گلِ وفا کو انگریزی میں فار گیٹ می ناٹ (forget me not)کہتے ہیں اور اگلی کلاس اس پھول کے متعلق ہو گی۔"ممتحنہ نے برہان کی باتوں کا جواب اس سے نظریں چراتے ہوئے دیا۔

"پھر تو مجھے اگلی کلاس بھی ضرور لینا ہوگی۔"وہ اپنے آپ سے کہنے لگا۔

"مس ممتحنہ!آج آپ نے وہ سوال نہیں پوچھا جو آپ ہر لیکچر کے اختتام پر ہم سب سے پوچھا کرتی ہیں؟"ایک طالبہ کی پیچھے سے آواز آئی۔

"ج...جج...جی...وہ "...وہ ہچکچانے لگی۔ منہ سے آواز نکلنا بند ہو گئی۔

"کیسا سوال؟ مجھے بھی بتائیں۔"برہان نے اسی طالبہ سے جاننے کی کوشش کی۔

"مس ممتحنہ ہم سے ہر لیکچر کے اختتام پر پوچھتی ہیں کہ اگر آپ کے بس میں ہوا تو یہ پھول آپ کس کو دیں گی اور آخری لیکچر میں انہوں نے ہم سے پوچھا کہ آپ گلِ لہمی کس کو دیں گی اور پتا ہے کیا ہوا؟"بڑی مشکلوں سے اس نے اپنی نظریں اٹھائی تھیں،وہ دوبارہ گر گئیں۔

"میرا خیال ہے لیکچر ختم ہو چکا۔"وہ اس لڑکی کو گھورتے ہوئے بولی۔

"وہ تو خود ایک پھول ہیں،آپ ان سے مت ڈریں،آپ مجھے بتایئے کہ پھر کیا ہوا؟ "اس کی بات کاٹنے والا وہ شخص برہان ندیم تھا۔ وہ وہاں سے اٹھ کر کمرا بند کرنے چلی گئی اور سورج مکھی کے گملوں کو وہاں سے ہٹانے لگی۔

"ان کے سوال کرنے پر الٹا ہم نے ان سے وہی سوال کر دیا اور انہوں نے پتا ہے کیا جواب دیا؟ "وہ اس طالبہ کو غصے سے دیکھنے لگی۔اس کا غصہ بھی ایسا تھا جیسے سادگی کی کوئی انتہا ہو۔اس کا غصہ ایسا تھا جسے محبت کی صفات کی فہرست میں بآسانی شمار کیا جا سکتا ہو۔

"کیا جواب دیا؟ "برہان نے بہت زور سے کہا،کچھ اتنا کہ ممتحنہ کو بآسانی آواز جا سکے۔

"انہوں نے جواب دیا کہ اگر کبھی ان کی آپ سے ملاقات ہوئی تو وہ آپ کو گلِ لہی ضرور دیں گی، جامنی رنگ کا۔"وہ اس کا جواب سن کر اتنا حیران نہیں ہوا،وہ اس کا جواب پہلے ہی جانتا تھا۔وہ ویڈیو اس نے سو بار تو دیکھ ہی لی ہو گی۔

"ہمم "!وہ اسے دیکھ کر مسکرانے لگا جو منہ بسورتی ہوئی پودوں کو ایک طرف رکھ رہی تھی۔

درجنوں سیلفیاں لینے کے بعد لڑکیاں اپنے گھروں کو چل دیں لیکن وہ وہیں کھڑا رہا۔

"میں مدد کر دیتا ہوں۔"اس نے پوچھا نہیں،بس مدد کرنا شروع کر دی۔

"آپ یہاں سے چلے جائیں تو بہتر ہے، میں اکیلی لڑکی ہوں یہاں۔"وہ اس کا ساتھ دینے میں مصروف تھا کہ اتنے میں ممتحنہ نے آواز نکالی۔

"بھیڑ میں بات کرتا ہوں تو آپ یا تو خاموش رہتی ہیں یا بھاگ جاتی ہیں۔ اب تنہائی میں بات کر رہا ہوں تو آپ الٹا مجھے بھاگ جانے کا کہہ رہی ہیں۔آپ مجھ سے بھاگ رہی ہیں یا پھر محبت کے اظہار سے؟ "وہ اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا تھا اور وہ خود بھی یہ بات جانتی تھی کہ برہان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

"کیا کہنا چاہ رہے ہیں آپ؟ "وہ پودوں کو ترتیب دیتے دیتے رک گئی۔

"کہہ تو کل ہی دیا تھا۔آج تو اپنے کہے کا اثر دیکھنے آیا تھا۔"وہ مسکرا کر اس کے بالوں میں لگے سورج مکھی کو دیکھنے لگا۔

"تمہیں پتا ہے جس طرح سورج مکھی کا رخ سورج کی کرنوں کی جانب ہوتا ہے،بالکل اسی طرح تمہارا وجود بھی ہمیشہ اجالوں کی طرف رہتا ہے۔زندگی سے بھرپور،زندگی کو جینے والی ہو تم،پھر کیوں اپنے چہرے پر عیاں اپنی محبت کو حجاب

بنانا چاہ رہی ہو؟اسے حجاب تم دنیا والوں کے سامنے بنا سکتی ہو مگر میرے سامنے نہیں۔ سچ بتائو، کیا مجھ سے محبت نہیں کرتیں تم؟ ”اب وہ اس کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔وہ بھلے اپنی نظریں جھکائے ہوئے تھی مگر اس کی نظریں اسی پر تھیں۔

ممتحنہ کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے۔لب سل گئے،اس نے اپنی زبان ہلانے کی بہت کوشش کی مگر وہ نہ ہل سکی۔ لہٰذا اس نے اشاروں کی زبان کا استعمال کیااور آنکھوں میں آنسو لیے اس نے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔

اس کا اثبات میں سر ہلانا برہان کو نہال کر گیا۔برہان کو اس کی آنکھوں میں آنسو اور ٹھنڈے پسینے دیکھ کر اس کی پاکیزہ محبت اور سادگی پر بہت پیار آیا۔

”تمہارے جیسی سادگی میں نے کہیں نہیں دیکھی ممتحنہ۔ اللہ کی دی ہوئی ایسی حسین نعمت سے اس طرح آج میں پہلی بار آشنا ہوا ہوں جو شاید مجھے کروڑوں میں نہ ملتی۔ وہ سادگی کل چند لوگوں کی بھیڑ میں مل گئی۔”محبت کی تازہ ہوا دونوں سمت چل چکی تھی۔برہان کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا ۔

اس محبت کے حصول کے لیے اس کو مزاروں پر بھی جانے کی ضرورت نہ پڑی۔جو محبت ہمارے نصیب کا حصہ بنی ہو،اس کے حصول کے لیے ہمیں درگاہوں پر

دستک دینے کی زحمت نہیں کرنا پڑتی۔ درگاہوں اور مزاروں پر حاضری تو ڈرپوک لوگ دیا کرتے ہیں جنہیں یا تو محبت کو ملنے سے پہلے یا محبت کے ملنے کے بعد اسی محبت کو کھو دینے کا ڈر ہو۔ممتحنہ کے حصول نے برہان کا ایمان مضبوط کیا تھا، کم زور نہیں اور محبت کی ان گنت صفات میں سے ایک عظیم صفت یہ بھی ہے کہ یہ ایمان کو مضبوط بناتی ہے۔جن کا ایمان مضبوط ہو، ان کی محبت طاقت بن جاتی ہے اور جن کا ایمان ہی کم زور ہو ان کی محبت بیماری بن جاتی ہے۔

وہ چپ رہی۔شاید وہ اس وقت صرف یہی سننا چاہتی تھی یااس کے جذبات کو جو وہ اپنے دل میں اس کے لیے رکھتا تھا۔

"شکر ادا اس خدا کا کرو جس نے اس نایاب نعمت سے تمہیں نوازا یا پھر اس کے ساتھ ساتھ تمہارا بھی جس نے اس نعمت کا پاس رکھا۔"وہ اس کی سادگی کا عاشق ہو گیا تھا۔سورج مکھی کو ایمان کی علامت سمجھا جاتا ہے اور آج واقعی اس سورج مکھی نے خدا اور محبت پر اس کا ایمان اور پختہ کر دیا تھا۔

"جو سادگی بناوٹ سے نہیں، بنیاد ہی سے آپ کا زیور، آپ کا لباس بنی ہو ،وہ سادگی اتنی آسانی سے نہیں ملا کرتی۔نہ جانے کون سی نیکی کا صلہ آج مجھے اس خدا نے

تمہارے حصول کی شکل میں دیا ہے۔ "وہ جو ابھی تک اپنی نظریں جھکائے ہوئے تھی، اس نے اپنی نظریں اٹھا ہی لیں۔

"مجھے محبت ہے آپ سے برہان، بہت محبت۔ "اشاروں کی زبان کی جگہ لبوں نے لے لی تھی۔وہ ٹھیک سے بول نہ پائی، رو جو اتنا رہی تھی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے میں محو تھے کہ اتنے میں زارا کی واپسی بھی ہو گئی۔ وہ جیسے ہی نرسری کے اندر داخل ہوئی،برہان ندیم کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔وہ برہان ندیم کو دیکھ کر چیخنے ہی والی تھی کہ اتنے میں اس نے ان دونوں کو ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھا۔ اس نے اپنے لب سی لیے۔

"اچھا اب رو تو مت۔ اس خوب صورت رشتے کی ابتدا روتے ہوئے کرو گی تو یہ رشتہ آگے کیسے بڑھے گا؟ ویسے روتے ہوئے تم اور بھی زیادہ معصوم لگتی ہو،دل نہیں کر رہا کہ تمہیں چپ ہونے کا کہوں۔ "وہ اس کی آنکھوں سے گرتے موتیوں کو انگلیوں کی پوروں پر سمیٹنے لگا۔

"شاید میں غلط وقت پر آ گئی ہوں۔" زارا نے اپنی موجودگی کا احساس دلانا چاہا۔اگر وہ یہ نہ کرتی تو شاید وہ دونوں ایسے ہی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دنیا سے بے خبر کھڑے رہتے۔

"تم کب آئیں زارا؟ "وہ جو اب تک برہان کے سامنے کھڑی اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی۔ اب اپنی سہیلی کے پاس دوڑی چلی آئی۔

"بس ابھی آئی۔ برہان ندیم آپ؟ آپ کا یہاں اس غریب خانے میں کیسے آنا ہوا؟ "اس کے سامنے برہان ندیم کھڑا تھا،لہٰذا وہ ممتحنہ کو نظر انداز کرتی ہوئی اس کے پاس دوڑی۔

"آپ کی سہیلی کی سادگی کھینچ کر لے آئی یہاں تک۔ " ممتحنہ کے اقرار کی خوشی ابھی تک اس کے چہرے سے چھلک رہی تھی۔

"تو کیا بات بن گئی؟ "زارا کا انداز برہان کے ساتھ دوستانہ ہو گیا۔

"یہ تو آپ ان سے پوچھیے جو محبت کا اقرار کرنے کے بعد بھی آنکھ سے موتی گرا رہی ہیں۔"برہان اس کے منہ سے بار بار اظہار سننے کے موڈ میں تھا۔

"ارے !یہ کیا بات ہوئی؟ محبت کا اقرار کرتے ہوئے بھلا کسی کی آنکھوں میں آنسو آتے ہیں؟تم سے محبت ہوئی ہے،گناہِ کبیرہ نہیں۔ پھر یہ کفارہ،یہ آنسو کس لیے میڈم؟"زارا کھڑی برہان کے ساتھ تھی پر سوال ممتحنہ سے کر رہی تھی۔

"آتے ہیں آنسو زارا صاحبہ ،جن کا زیور سادگی ہو،جن کا لباس معصومیت ہو،ایسے پھول جیسے لوگوں کی آنکھوں میں اقرارِ محبت کے وقت آنسو آ جاتے ہیں۔"وہ زارا سے اس کے آنسوئوں کی تشریح کرنے لگا۔

"بڑی عجیب سی بات ہے۔خیر آپ کھڑے کیوں ہیں؟ اند ر اآیئے ناں۔ میں بہت اچھی چائے بناتی ہوں۔ ناشتا ضرور کر کے جایئے گا۔ " وہ برہان کو چائے ناشتہ کی آفر دینے لگی۔

"شکریہ اس تکلف کی کوئی ضرورت نہیں، میں چلتا ہوں۔" وہ زارا کا شکریہ ادا کرنے کے بعد نرسری کے مرکز ی دروازے کی جانب بڑھنے لگا مگر نرسری سے رخصت ہونے سے پہلے وہ ممتحنہ کے روبرو ہوا۔

"اگر تمہاری اجازت ہو تو کیا میں کل اپنے گھر والوں کو ہمارے رشتے کی بات کرنے لے آئوں؟ "وہ سوالی بنا اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"وہ...وہ...مم...میں اپنے گھر والوں سے پوچھ کر آپ کو بتا دوں گی۔ "اس نے اپنی نظریں جھکائی ہوئی تھیں مگر اب اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں تھے۔

"ٹھیک ہے !جیسے تمہاری مرضی۔میں تمہارے گھر والوں کے جواب کا منتظر رہوں گا۔اپنا خیال رکھنا۔ "وہ چلا گیا۔ممتحنہ کے دل سے نہیں،اس کی نرسری سے۔

"ارے واہ !بات تو رشتے تک جا پہنچی ہے اور مجھے بھنک بھی نہ پڑی۔ "زارا کے اس رویے پر ممتحنہ اسے بہت زور سے مارنے والی تھی کہ زارا یہ کہتے کہتے نرسری کے دروازے کی طرف بھاگ گئی:

"بعد میں مار دینا، پہلے مجھے میرے ہونے والے بہنوئی کو الوداع تو کہہ لینے دو۔"زارا کا ایک اور مذاق ممتحنہ کو مزید غصہ دلا گیا۔

"اگر تم برا نہ مانو تو کیا تم مجھے اپنا فون نمبر دے سکتی ہو؟وہ ٹھہری سادگی کا مجسمہ، فی الحال اس سے یہ امید نہیں رکھی جا سکتی کہ وہ مجھے اپنا فون نمبر دے۔اس لیے اس کے گھر والوں نے کیا جواب دیا،یہ میں تم ہی سے پوچھ لوں گا۔" زارا نرسری کے دروازے پر آئی ہی تھی کہ برہان نے اس سے اس کا فون نمبر مانگ لیا۔

"جی ضرور!کیوں نہیں !اور آپ فکر نہ کریں برہان صاحب،یہ سپورٹنگ کریکٹر ہمیشہ آپ دونوں کے کام آئے گا۔ " یہ کہہ کر اس نے اپنا فون نمبر برہان کے حوالے کر دیا اور وہ اپنی عالی شان مرسڈیز میں روانہ ہو گیا۔

"یہ برہان ندیم صاحب ہیں نا جو ٹی وی ڈراموں میں آتے ہیں؟ مجھ سے آتے ہوئے ملے بھی تھے،سلام دعا بھی کی تھی۔"برہان وہاں سے نکلا ہی تھا کہ نرسری کے سکیورٹی گارڈ اللہ بخش نے زارا سے برہان کے متعلق پوچھا۔

اللہ بخش ان کی نرسری کا گارڈ تھا جس کی چوکی داری صبح دس بجے سے شروع ہوا کرتی ،ممتحنہ اور زارا کے پہنچنے کے تقریباً دو گھنٹے بعد۔ وہ سکیورٹی گارڈ سے زیادہ ان دونوں کا دوست تھا۔ہر بات چاہے وہ ذاتی ہو یا اپنی نوکری کی،وہ ان دونوں سے ضرور شیئر کرتا۔

"آپ کو کیسے پتا کہ یہ ٹی وی پر آتے ہیں؟ "زارا دروازے پر کھڑی اس سے باتیں کرنا شروع ہو گئی۔اسے اللہ بخش سے باتیں کرنا اچھا لگتا۔

"میری بیگم کو بہت پسند ہیں یہ۔ ٹی وی پر ان کا ہر ڈراما بڑے شوق سے دیکھتی ہے۔"وہ بڑے مزے سے اپنی بیگم کی بات اسے بتا رہا تھا۔

"شش!آہستہ بولیں، ممتحنہ نے سن لیا نا پھر آپ کی بیگم کی تو خیر نہیں،کیوں کہ بہت زیادہ چانسز ہیں کہ ممتحنہ برہان ندیم کی بیگم بن جائے،آج اظہارِ محبت اور اقرارِ محبت دونوں جو ہو چکا ہے۔"

وہ دونوں قہقہے مارنے لگے۔

☆...☆...☆

"سلام !کیسے ہو ہیرو؟ "برہان نرسری سے نکلا ہی تھا کہ راستے میں محمود علی کی کال آ گئی۔

"وعلیکم السلام !میں بالکل فٹ، آپ سنائیں۔ فلم کی شوٹنگ کب سے شروع کرنے کا ارادہ ہے؟ "وہ گفت گو کرنے کے انداز سے کافی پرجوش نظر آ رہا تھا۔

"وہ... وہ...میں نے اس فلم کے متعلق ہی بات کرنے کے لیے فون کیا ہے۔"وہ اپنے ایکٹر سے زیادہ اپنے دوست کا دل صاف صاف حیال والی بات بتا کر نہیں توڑنا چاہتا تھا۔ اسی لیے اس نے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنے کا سوچا۔

"اگر تم ابھی فارغ ہو تو میرے اسٹوڈیو آ سکتے ہو؟ تمہارا اسکرین ٹیسٹ لینا ہے۔"محمود علی کو برہان بہت عزیز تھا لیکن فی الوقت اس سے بھی کہیں زیادہ عزیز حیال کی ہر ڈیمانڈ پوری کرنا تھا۔

"اسکرین ٹیسٹ؟ اس کی ضرورت کیوں پڑ گئی محمود صاحب؟ آپ نے تو سوچ سمجھ کر ہی مجھے اس فلم میں کاسٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہو گا، پھر اسکرین ٹیسٹ کی کیا ضرورت؟"اس سے پہلے کہ محمود علی اس کا جواب دیتا، برہان بول پڑا لیکن ان کی خاموشی بھانپتے ہوئے پھر گویا ہوا:

"اچھا ٹھیک ہے، میں اسٹوڈیو پہنچتا ہوں آدھے گھنٹے میں۔" اس نے فون رکھ دیا ۔برہان کو اچنبھا ہوا۔

"اسکرین ٹیسٹ تو اس وقت ہوا کرتا ہے جب ڈائریکٹر کو یہ دیکھنا ہو کہ آیا اداکار اس رول پر فٹ ہو رہا ہے یا نہیں۔ لیکن محمود صاحب جیسے ڈائریکٹر نے میرا انتخاب کیا تو اتنا تو سوچ سمجھ کر ہی کیا ہو گا۔ ان کے ساتھ درجنوں پراجیکٹس جو کر چکا ہوں، پھر اسکرین ٹیسٹ کی کیا ضرورت؟"

وہ گہری سوچ میں پڑ گیا۔پھر سر جھٹک کر اس نے اپنی گاڑی چلانے پر دھیان دیا۔

☆...☆...☆

"اب مجھے یہ بتائو کہ پچھلے ایک گھنٹے میں یہاں کیا ہوا؟وہ یہاں کیسے آئے؟کیا ایک بار پھر اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے تھے؟اسٹوڈنٹس تو پاگل ہو گئی ہوں گی انہیں دیکھ کر۔ کیا انہوں نے تمہارا لیکچر بھی لیا؟"زارا اس سے ہزاروں سوالات پوچھنے لگی۔

"اس بار گھٹنوں کے بل نہیں بیٹھے مگر میں نے ہاں کر دی، اب خوش؟ اب چلو گھر۔"اتنی بڑی بات اتنے عام سے لہجے میں بتاتے ہوئے ممتحنہ آفس کی طرف اپنا ہینڈ بیگ لینے چلی گئی۔

"یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔ میری مٹھائی کہاں ہے؟"ممتحنہ نے زارا کا دل خوش کر دیا۔

"ضرور کھلائوں گی تمہیں مٹھائی۔ بس مجھے امی ابو کو یہ بات بتانے دو،پھر ان کی رضامندی کے بعد جتنی کہو گی اتنی مٹھائی کھلائوں گی۔"وہ زارا کے گال دبوچنے لگی۔

"تمہارے امی ابو کو میں اچھی طرح جانتی ہوں، بہت اوپن مائنڈڈ ہیں۔ان کی طرف سے ہاں ہی سمجھو۔"یہ بات زارا کو بتانے کی ضرورت نہیں تھی،وہ خود اپنے ماں باپ کو اچھی طرح جانتی تھی۔

"امی ابو سے یاد آیا،زارا پلیز مجھے سچ سچ بتانا،تمہاری امی مجھ سے اتنی اکھڑی اکھڑی کیوں رہتی ہیں؟ آج میں تمہیں پک کرنے تمہارے گھر گئی تو ان کے رویے میں کافی خفگی محسوس کی۔ مجھے بتائو کیا میں نے ان کی بیٹی کے ساتھ کچھ غلط کر دیا؟" وہ یہ سوال زارا سے نرسری پہنچتے ہی کرنا چاہتی تھی مگر اس کے ذہن سے یہ بات نکل چکی تھی۔

"تمہاری کوئی غلطی نہیں ممتحنہ۔ اصل میں وہ یہ سمجھتی ہیں کہ میں تمہاری نوکر ہوں۔ میں انہیں بہت سمجھاتی ہوں کہ ایسا کچھ نہیں لیکن وہ مانتی ہی نہیں۔"

"ماں جو ٹھہریں، ایک ماں کو اپنی اولاد کی طرف سے کچھ نہ کچھ کھٹکا لگا رہتا ہے،جیسے میری ماں کو ایسا لگتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی پھولوں کے ساتھ گزار کر ضائع کر دی۔"وہ اسے سمجھانے لگی۔

"I understand."، یہ ایک فطری عمل ہے ہر ماں کا، اس لیے میں مزید جواب کبھی نہیں دیتی انہیں۔ اب چلیں؟ دیر نہیں ہو رہی؟"زارا اسے چلنے کا کہنے لگی۔ممتحنہ نے گھر سے ڈرائیور کو کافی دیر سے نرسری بلایا ہوا تھا۔ممتحنہ کے دو ڈرائیور تھے،ایک تو سوزوکی والا ڈرائیور جو ٹھیک ڈیڑھ بجے نرسری آتا اور ان کے ساتھ آرڈرز پہنچانے کے بعد واپس چلا جاتا اور دوسرا ڈرائیور ممتحنہ کے گھر کا تھا جس کا کام اسے نرسری تک چھوڑنا اور واپسی پر نرسری سے پک کرنا تھا۔

☆...☆...☆

"نہیں حیال صاحبہ !مجھ سے یہ نہیں ہو پائے گا۔ میں جس طرح آپ کو نہ نہیں کہہ سکتا،اسی طرح برہان کو بھی نا نہیں کہنا چاہتا۔ "برہان کا اسکرین ٹیسٹ لیا جا رہا تھا اور محمود علی دل ہی دل میں یہ سوچ رہاتھا کہ وہ اپنے پسندیدہ اداکار بلکہ اپنے دوست کو منع کرے بھی تو کیسے؟

"آپ کو اس فلم میں برہان کے ساتھ ہی کام کرنا ہوگا حیال صاحبہ۔ "محمود علی نے فیصلہ کر لیا۔وہ برہان کو انکار نہیں کر سکتا تھامگر اب صورتِ حال بہت نازک ہو گئی تھی۔کسی ایک کو تو اس فلم سے جانا ہی تھا۔

"زبردست !تم پرفیکٹ ہو اس رول کے لیے برہان۔"

اسکرین ٹیسٹ لیا جا چکا تھا اور برہان کام یاب ہو چکا تھا۔محمود علی جو ابھی تک اسے فلم سے نکالنے کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا،اب شاید حیال کو منانے کے بہانے سوچنے میں لگ گیا۔

"شکریہ !ویسے مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی۔ہم نے اتنے پراجیکٹس ساتھ کیے ہیں۔آپ کو اندازہ بھی ہو گیا ہوگا میری صلاحیتوں اور میری اداکار ی کا،پھر اسکرین ٹیسٹ کی کیا ضرورت تھی؟ "برہان جو بات سارے راستے سوچتے آ رہا تھا،وہ بات اس نے کہہ ڈالی۔

"وہ...وہ دراصل یہ تمہاری پہلی فلم ہے نا اس لیے تمہیں فلموں کے بارے میں اتنا نہیں پتا۔ فلموں میں کام کرنے کے لیے اداکاروں کو پہلے اسکرین ٹیسٹنگ کے مرحلے سے گزرنا پڑتا ہے اور اسکرین ٹیسٹنگ کے مراحل سے تو بالی وڈ کے بڑے بڑے اداکار گزرتے ہیں،کچھ کام یاب ہو جاتے ہیں اور کچھ پر فلم کا کریکٹر فٹ نہیں

بیٹھتا، پھر کاسٹنگ ڈائریکٹر کسی اور اداکار یا اداکارہ کی تلاش میں نکل پرتا ہے،اس میں کوئی حیران ہونے والی بات نہیں۔"

محمود علی نے اسے اسکرین ٹیسٹنگ کی حقیقت تو بتائی مگر اصل حقیقت نہ بتا سکا۔

"ہمم !کہہ تو ٹھیک رہے ہیں آپ۔"برہان نے اس کی باتوں کا یقین کر لیا مگر کہیں نہ کہیں اسے ایسا لگ رہا تھا کہ محمود علی اس سے کچھ نہ کچھ چھپا رہا ہے۔

"فلم کی شوٹنگ اگلے ہفتے سے شروع ہے۔اسکرپٹ اور باقی تمام ضروری تفصیلات میں تمہارے گھر پہنچا دوں گا۔ "محمود علی برہان کو اپنی بگ بجٹ فلم میں کاسٹ کر نے کے لیے مستعد تھا پر وہ حیال کو بھی اس پراجیکٹ سے نکالنا نہیں چاہتا تھا۔

☆...☆...☆

شام کے پانچ بجنے کو تھے۔وہ جب اپنے گھر پہنچی تو اسے کڑاہی کی گرما گرم خوش بو آنا شروع ہو گئی۔

"جلد ی سے کھانے کی میز پر آ جائو،بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے۔ "ممتحنہ نے عنایہ بیگم کو کھانے کی میز پر موجود پایا۔

"آپ نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا؟"وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ شام کے پانچ بجنے کو تھے اور اس کی ماں نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔

"آج تمہارے ساتھ کھانے کا موڈ ہو رہا تھا۔اسی لیے تھوڑا انتظار کر لیا، مگر اب میری ہمت جواب دے رہی ہے۔ فریش ہونے بعد میں جانا، بس کچن سے ہاتھ منہ دھو کر جلدی سے آ جائو۔ "وہ ممتحنہ کی پلیٹ میں سالن ڈالنے لگیں۔

"آپ شروع کیجیے، میں کچن سے ہاتھ دھو کر آتی ہوں۔" اس نے اپنا ہینڈ بیگ میز پر رکھا اور کچن میں ہاتھ منہ دھونے چلی گئی۔

"تمہیں پتا ہے بیٹا، اللہ نے ماں باپ کو اولاد کی آنکھیں اور دل کی زبان پڑھنے اور سمجھنے کی حس عطا کی ہے اور میں ابھی تمہاری آنکھیں او رتمہارا دل پڑھ سکتی ہوں۔"وہ کھانا شروع کرنے ہی والی تھی کہ عنایہ بیگم اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگیں۔

"اچھا؟ تو بتایئے میری آنکھوں میں اور میرے دل میں کیا ہے؟ "اسے آج صبح کے متعلق بتانے میں زیادہ محنت نہ کرنا پڑی، وہ خوش تھی کہ اس موضوع پر بحث اس کی امی نے خود چھیڑ دی۔

"تمہاری آنکھوں میں وہی ہے جو تمہارے دل میں ہے۔آج کچھ خاص ہوا ہے،کچھ بہت بڑا۔"وہ اس کی آنکھوں کو اپنی آنکھوں سے کھنگالنے لگیں۔

"ہمم !ایسا ہی ہے۔ "وہ غلطی پر نہیں تھی، اس لیے جب عنایہ بیگم نے اس کی آنکھوں سے اپنی آنکھیں ملائیں تو اس نے بھی اپنی آنکھیں دائیں بائیں اوپر نیچے کرنے کی جرأت نہیں کی۔

"تو بتائو پھر، کیا ہوا آج؟ ایسی کون سی خوشی ملی ہے آج جس کا اعلان تمہاری آنکھیں چیخ چیخ کر کر رہی ہیں؟ "عنایہ بیگم نے اپنی معصوم سی بیٹی کو چھیڑنا شروع کر دیا۔

"ضرور بتائوں گی مگر ابو کو آ جانے دیں، پھر۔ پلیز !یہ بات ایسی ہے کہ آپ دونوں کو ایک ساتھ ہی بتا سکتی ہوں۔ "وہ اپنی امی کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ان سے التجا کرنے لگی۔

"ہمم ! سب سمجھ آ رہا ہے۔ "عنایہ بیگم نے اپنی بیٹی کو مزید چھیڑنا شروع کر دیا۔

"ابھی تک تو بہت بھوک لگ رہی تھی آپ کو اب کیا ہو گیا؟شروع کریں کھانا؟"عنایہ بیگم نے ابھی تک ایک نوالا بھی گلے سے نہیں اتارا تھا۔ ان کا پیٹ تو اپنی اولاد کی خوشی دیکھ کر ہی بھر گیا تھا۔

"ہاں ہاں کرتی ہو ں شروع۔ اب تو صرف تمہارے ابو کے انتظار میں ہوں، کھانا زیادہ کھالوں یا نہ بھی کھائوں، پیٹ میں ویسے بھی درد رہنا ہے تمہارے ابو کے آجانے تک۔ "دونوں ماں بیٹی قہقہے مارنے لگیں۔

☆...☆...☆

"سلام نمیر علی !کیا حا ل ہیں جناب آپ کے؟ "برہان کے اسٹوڈیو سے جانے کے بعد محمود علی نے پاکستان کے نام ور اداکاروں میں سے ایک جانے مانے اداکار نمیر علی کو اسٹوڈیو بلا لیا۔اسے فلم کی شوٹنگ کی ابتدا اگلے ہفتے کرنا تھی اسی لیے اس نے ولن کے کردار کا بھی انتخاب اسی دن کرنے کا فیصلہ کیا۔

نمیر علی ، جس کے بارے میں پورے میڈیا میں یہی بات مشہور تھی کہ وہ کام بھلے بہت کم کرتا مگر جب بھی کرتا مشہور و معروف اداکار کے ساتھ ہی کرتا اور اپنے ہر کام میں اپنی پوری جان لگا دیتا۔ وہ پوری پاکستانی میڈیا انڈسٹری میں صرف ایک ہی اداکارہ کا دیوانہ تھا اور وہ تھی حیال طاہر۔ یہ بات اور تھی کہ اسے ابھی تک اپنی پسندیدہ اداکارہ کے ساتھ کام کرنے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں آپ سنائیں کیسے یاد کر لیا ہمیں؟ آپ تو برہان ندیم کے ہی دیوانے ہیں، پھر آج یہ محبت مجھ نا چیز کے لیے کیسے؟ "وہ دکھنے میں جتنا شریف لگتا تھا، اتنا ہی منہ پھٹ بھی تھا۔

"برہان ندیم پہلے ہی فائنلائز ہے مرکزی کردار کے لیے لیکن اس فلم میں مجھے ایک اور بہت ہی قابل اداکار کی ضرورت ہے جو ولن کا کرداد ادا کر سکے، اس لیے میں نے تمہارے بارے میں سوچا۔"پہلے تو نمیر کو دھچکا لگا کہ اسے فلم میں مرکزی کردار نہیں دیا جانے والا مگر بعد میں اسے خوشی ہوئی کہ وہ برہان ندیم جیسے ریٹڈ اداکار کے ساتھ کام کرنے والا ہے۔

"ہمم!پہلے اسکرین ٹیسٹ کر لیں؟ جس کام کے لیے بلایا ہے پہلے وہ ہو جائے،باقی باتیں تو بعد میں بھی ہوتی رہیں گی۔ "نمیر علی دیوانہ ہوا جا رہا تھا پاکستان کے نام ور ہدایت کار اور ٹاپ ریٹڈ اداکار کے ساتھ کام کرنے کے لیے، اسے ابھی تک یہ نہیں پتا تھا کہ اداکارہ کون ہے فلم کی۔ اسے تو گولڈن چانس مل گیا تھا محمود علی کے ساتھ کام کرنے کا،اس کے ذہن میں اور کوئی بات آئی ہی نہیں ۔

"ارے اسکرین ٹیسٹنگ بھی ہو جائے گی پہلے آپ مجھے یہ بتایئے کہ ہماری پارٹی میں کیوں نہیں آئے؟ "محمود علی نے پروفیشنل ماحول سے ہٹ کر باتیں کرنا شروع کر دیں۔

"بس !اسکرپٹس پڑھنے میں مصروف تھا۔ پتا نہیں کیوں یہ پروڈیوسرز میرے بارے میں جاننے کے باوجود بھی مجھے نئے اور خام رائٹرز کا لکھا اسکرپٹ کیوں پکڑا دیتے ہیں جب کہ انہیں پتا ہے کہ میں نام ور رائٹرز کے لکھے اسکرپٹ پر کام کرتا ہوں۔ "اس میں غرور نہیں تھا،وہ ایسا ہی تھا۔

"آپ بے فکر رہیں نمیر صاحب !یہاں رائٹر بھی کافی تجربہ کار ہے اور ساتھ ساتھ اداکارہ بھی۔ "محمود علی جانتا تھا کہ نمیر، حیال طاہر کا کتنا بڑا دل دادہ ہے،وہ اس کا تجسس دیکھنا چاہ رہا تھا۔

"ارے آپ پر مجھے پورا بھروسا ہے۔ آپ تو محمود علی ہیں، دی محمود علی !کون آپ کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہے گا بھلا؟ ویسے اداکار ہ ہیں کون؟"محمود علی کی تعریف کرتے کرتے اس نے وہ سوال پوچھ لیا جو اس کے دل میں تھا۔

"حیال طاہر۔ "اور وہ جواب نمیر کو مسرور کر گیا۔

"تو چلیے نا پھر،اسکرین ٹیسٹنگ کر لیں۔نیک کام میں دیر کیسی؟ " وہ ہمیشہ سے حیال طاہر کے ساتھ کام کرنا چاہتا تھا اور اب اسے یہ موقع بھی ملنے والا تھا۔

☆...☆...☆

"سلام ! کیا حال ہیں بھائی؟"محمود علی کے اسٹوڈیو سے نکلتے ہی وہ اپنے دوست ظہیر کے گھر چلا گیا۔

"وعلیکم السلام۔بڑے دنوں بعد یاد کیا۔"ظہیر اسے اپنے گھر موجود پا کر خوش ہو گیا۔

"یار ! جب بھی مجھے وقت ملتا ہے،سب سے پہلے تمہارا نام ہی ذہن میں آتا ہے۔یقین نہیں ہے کیا اپنے بھائی کی بات پر؟ "وہ دونوں باتیں کرتے کرتے ظہیر کے گھر کے لان میں آ گئے اور وہاں بچھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کیا بات ہے برہان؟ آج بڑے خوش نظر آ رہے ہو۔کہیں اس خوشی کی وجہ محمود علی کی پارٹی میں ملنے والا پراجیکٹ تو نہیں؟ "ممتحنہ کی طرح برہان کی خوشی بھی اس کی آنکھوں سے چھلک رہی تھی۔ظہیر ٹھہرا ایک نام ور انٹرٹینمنٹ اخبار کا ایڈیٹر، اس سے کہاں محمود علی جیسے ڈائریکٹر کی پارٹی کی ہائی لائٹس چھپ سکتی تھیں۔ وہ تو اور بھی بہت کچھ جانتا تھا پر خود برہان کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

"پراجیکٹ نہیں، اس خوشی کی وجہ محبت ہے جو مجھے آج حاصل ہو گئی ہے۔"چائے ناشتا صرف کیا جا چکا تھا۔

"زبردست۔مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا کہ برہان ندیم کو محبت نہ صرف ہو گئی ہے بلکہ حاصل بھی ہو گئی۔"اپنے بھائی کو خوش دیکھ کر وہ بھی بہت خوش ہوا۔

"اچھا یہ تو بتائو کہ کیا ویسی ہی لڑکی ملی ہے جس کی تم اس روز کیفے میں تشریح کر رہے تھے؟ "ظہیر نے اس لڑکی کے بارے میں جاننا چاہا جسے برہان چاہنے لگا تھا۔

"اس سے بھی کہیں زیادہ اچھی ہے وہ اور تمہیں پتا ہے جب اس نے مجھ سے اپنی محبت کا اقرار کیا تو اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔جب میں نے اس سے کہا کہ تمہارے گھر اپنے گھر والوں کو رشتہ مانگنے بھیجوں تو اس نے کہا کہ امی ابو سے پوچھ کر بتائوں گی ،اتنی معصوم ہے وہ۔ شاید میرے ماں باپ کی دعائوں کا صلہ ہے وہ۔ " برہان ممتحنہ کے خیالات میں گم سا ہو گیا۔

"کہاں کھو گئے میاں؟ "ظہیر اس کی آنکھوں کے آگے چٹکیاں بجانے لگا۔

"کھویا نہیں ہوں، ملا ہوں خود سے۔ بس تم دعا کرنا کہ اس کے گھر والے مان جائیں۔ "اس نے گرما گرم چائے کی ایک چسکی لی۔

"اللہ تمہارے اور اس کے حق میں بہتر کرے لیکن جس طرح سے تم اس لڑکی کا بائیو ڈیٹا بتا رہے ہو، مجھے نہیں لگتا کہ اس کے گھر والے رشتے کے لیے پہلی ملاقات ہی میں مان جائیں۔ اولاد جب جوانی میں بھی اپنی شرافت ،اپنی معصومیت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس کے ماں باپ کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ اس کے ماں باپ شاید بہت سخت ہوں۔ "Well! best of luck ظہیر کی باتوں نے اس کو سوچنے پر مجبور کر دیا لیکن جو یقین اس کے دل میں ممتحنہ کو پالینے کا تھا،جو ایمان اس کے دل میں محبت کا تھا،اس نے اسے ناامید نہ ہونے دیا۔

"میں کو ن سا پہلی ملاقات میں ہی اس کا رشتہ مانگ رہا ہوں۔ بس اس کے ماں باپ سے ملنا چاہتا ہوں، ان سے تعلقات بنانا چاہتا ہوں۔ اس مضبوط چیز کو دیکھنا چاہتا ہوں جس نے دنیا کا سب سے خوب صورت پھول کھلایا ہے۔"

"ہمم !خیر، نام تو بتا دو اس کا ۔اب مجھ سے بھی چھپائو گے؟"

"ممتحنہ۔ " ظہیر کو اس کا نام بہت اچھا لگا۔

"ویسے تم نے حیال کا دل توڑ دیا، کیوں؟ "ظہیر قہقہے مارنے لگا۔

"دل اسی کا توڑا جاتا ہے جس کے ساتھ دل کا رشتہ ہو، لیکن میرا رشتہ حیال کے ساتھ صرف کام اور دوستی کا ہے، بس۔ "پوری دنیا برہان کو حیال کا بوائے فرینڈ سمجھتی تھی، ماسوائے برہان کے۔

☆...☆...☆

رات کے آٹھ بج چکے تھے۔ عنایہ بیگم روزمرہ کی طرح ٹی وی پر آٹھ بجے کا ڈراما لگائے بیٹھی تھیں مگر وہ ڈراما برہان ندیم کا نہیں تھا۔

"کیا روز آٹھ بجے ٹی وی کے سامنے بیٹھ جاتی ہیں؟ابو آپ کی اس عادت سے بہت چڑتے ہیں۔ "وہ لیپ ٹاپ پر بیٹھی گل کاری کے نئے نئے آئیڈیاز دیکھنے میں مصروف تھی کہ اس نے اپنی امی کو چھیڑنا شروع کر دیا۔

"ہمم !آج برہان ندیم کا ڈراما جو نہیں آنا۔ تمہارا منہ بنانا واجب ہے بی بی۔"عنایہ بیگم بھی پھر اس کی ماں تھیں۔

دونوں ماں بیٹی ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے میں مصروف تھیں کہ اتنے میں حارث بھی آ گئے۔

"السلام علیکم ابو !کیسا دن گزرا آپ کا؟ میں پانی لاتی ہوں آپ کے لیے۔ "ممتحنہ اپنے ابو کی شکل دیکھتے ہی ان کے گلے لگ گئی اور ان کا بیگ کندھے سے اتار کر صوفے پر رکھنے کے بعد ٹھنڈے پانی کا گلاس لانے چلی گئی۔

"اس سے پہلے کہ آپ فریش ہونے جائیں، میں چاہتی ہوں کہ آپ یہیں بیٹھے رہیں۔ آپ کی گلابو کوئی بہت بڑی خبر سنانے والی ہے ۔تین گھنٹے سے مجھے بھی انتظار کی سولی پر چڑھا رکھا ہے، کہہ رہی تھی کہ جب آپ آئیں گے تب دونوں کو ساتھ بتائے گی۔اب آپ یہیں بیٹھ جائیں کیوں کہ مجھ سے اب اور انتظار نہیں ہو گا۔ " عنایہ بیگم شوہر سے اپنے پاس بیٹھنے کی ضد کرنے لگیں۔

"یہ لیجیے پانی "!وہ جھٹ سے پانی کا گلاس لے آئی۔

"تو بتائو۔ کیا بتانے والی تھیں ہمیں؟ ہم سننے کے لیے تیار ہیں۔"پانی کا ایک بڑا گھونٹ پینے کے بعد حارث نے اپنی گلابو کو اپنے ساتھ بٹھا لیا۔

"اور پھر اس نے مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا وہ کل میرے گھر ،اپنے گھر والوں کو لے کر آ جائے؟"تمام واقعہ بتانے کے بعد اس نے آخر میں وہ بات بتائی جو برہان نے اس سے آخر میں کہی تھی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ مگر ابھی تو تمہاری زبان اس کے آگے پوری طرح کھلتی بھی نہیں اور کل وہ تمہارا رشتہ مانگنے آ رہا ہے،ایسا کیسے ہو سکتا ہے بیٹا؟ " عنایہ بیگم کو جھٹ پٹ رشتے والی بات کچھ ٹھیک نہ لگی۔

"میں تمہاری بات سے متفق ہوں عنایہ، پر تم یہ بھی دیکھو لڑکا سنسیئر (Sincene) ہے اور شاید ممتحنہ کی خوبیوں سے اچھی طرح واقف بھی، تبھی اس نے اس کے سامنے رشتے کی بات کی۔ "میاں بیوی اپنی بیٹی کے معاملات پر ایک دوسرے کے ساتھ مباحثہ کرنے لگے۔

"ہمم !یہ بھی ٹھیک ہے۔"

"ممتحنہ !وہ اپنے گھر والوں کو ایک کیا ہزار بار ہمارے گھر لے آئے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں، لیکن رشتے کی بات کرنے سے پہلے میں اور تمہاری ماں یہی چاہیں گے کہ تم دونوں ایک دوسرے سے ملاقاتیں کرو، ایک دوسرے کو جاننے کی کوشش کرواور پھر مجھ سے آ کر کہنا کہ ابو میں شادی کے لیے تیار ہوں اور پھر تم تو اپنے ابو کو جانتی ہو، تمہارا کوئی کہا نہیں ٹالتے۔ کیوں؟ "اسے اپنے ابو کے بات بالکل درست لگی۔وہ بے ساختہ حارث صاحب کے گلے لگ گئی۔بہت پیار کرتے تھے حارث اپنی گلا بوسے۔

"تو ہونے والی مسز برہان !کب ہو رہی ہے آپ کی ان سے ملاقات؟ "عنایہ بیگم نے ایک بار پھر اپنی بیٹی کو چھیڑنا شروع کر دیا ہے۔وہ شرما کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

"بہت فرماں بردار ہے ہماری بیٹی، ہم سے ایک بات بھی نہیں چھپاتی۔ "عنایہ بیگم نے ممتحنہ کے جاتے ہی حارث سے کہا۔

"آخر بیٹی کسی کی ہے مسز حارث ؟ "ماں نے بیٹی کو تنگ کرنا بند کیا، تو شوہر نے اپنی بیگم کو چھیڑنا شروع کر دیا۔

"اچھا اب آپ شروع مت ہوں، فریش ہونے جائیں۔ میں ڈنر کی تیاری کرتی ہوں۔"

☆...☆...☆

"السلام علیکم !خبردار جو لائن کاٹنے کی کوشش کی۔ میں برہان کو لائن پر لے رہی ہوں ۔ وہ تم سے بات کرنا چاہتا ہے اور چاہو تو کسی کی بھی قسم لے لو، میں تم دونوں کی ایک بات بھی نہیں سنوں گی۔ "ممتحنہ اپنے کمرے میں آئی ہی تھی کہ اس کے موبائل پر زارا کا فون آ گیا۔ سلام کر کے نہ ہی اپنے کہے سلام کا جواب سنا، بس بولتی گئی۔

"ارے کیوں فون کر رہی ہو انہیں زارا۔ "اس نے ممتحنہ کی ایک نہ سنی، ٹھک سے برہان کو لائن پر لیا۔

"السلام علیکم ممتحنہ۔ کیسی ہو تم؟"اس کی آواز سنتے ہی و ہ تھوڑی دیر کو خاموش ہو گئی۔

"ٹھیک ہوں۔ آپ کیسے ہیں؟"برہان سے بات کرنے کی ہمت گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ بڑھ ہی رہی تھی، کمی کا شکار ہر گز نہیں ہو رہی تھی۔

"الحمدللہ۔ کیا کر رہی تھیں؟"

"بس !ایسے بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ بتائیں ، آپ تو مصروف ہوں گے شوٹنگ میں؟ "برہان کی آواز سنتے ہی اس کا دل کرنے لگا کہ وہ اسے سنتی رہے اور اپنی سناتی رہے۔

"نہیں !شوٹنگ سے تو بریک لیا ہے میں نے۔ فی الحال بالکل فارغ ہوں۔ تم سنائو ،تم نے بات کی اپنے گھر والوں سے؟کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟"وہ بات جو شاید ممتحنہ اسے کب سے بتانا چاہ رہی تھی،وہی بات برہان اس سے کب سے پوچھنا چاہ رہا تھا۔

"جی میں نے کر لی۔"

"کیا کہا انہوں نے پھر؟ "برہان کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

"بس؟ یہی کہا؟ "ممتحنہ کے والدین نے اس سے جو کچھ بھی کہا،اس نے سب برہان کو بتا دیا، دبے لفظوں میں۔

"ویسے بالکل ٹھیک کہا ہے انہوں نے، تمہاری زبان میرے آگے ٹھیک طرح کھلتی نہیں اور فوراً سے رشتے کی بات؟"وہ قہقہے مارنے لگا۔ اس کے ہنسنے پر ممتحنہ کو غصہ آ گیا۔

"اب ایسی بات بھی نہیں ہے۔اگر ایسا ہوتا تو شاید میں ابھی آپ سے فون پر بات نہ کر رہی ہوتی۔"

"تو جب تمہارے سامنے آتا ہوں تو کیا ہو جاتا ہے تمہیں؟ "وہ اسے نروس کرنے لگا۔

"ڈر لگنے لگتا ہے۔"ممتحنہ کی آواز کا لیول ڈائون ہونے لگا۔

"کس سے ڈر لگتاہے؟"برہان کو اچنبھا ہوا۔

"اپنے آپ سے۔"

"وہ کیوں؟"

"کبھی مل کر بتائوں گی،ابھی مجھے جانا ہے۔امی بلا رہی ہیں، خدا حافظ۔ "اس نے فون رکھ دیا اور ایک لمبی سانس بھری۔

"آپ کو کیسے بتائوں کہ آپ میرے سامنے آ کر میرا کتنا بڑا امتحان لیتے ہیں۔"وہ گہری سانس بھر کر اپنا حلیہ درست کرنے کے بعد کھانے کی میز پر چلی گئی۔

"تمہارا بہت شکریہ زارا۔تم بہت اچھی سالی ثابت ہو گی میری۔ "ممتحنہ سے بات کروانے پر برہان دل سے زارا کا شکریہ ادا کرنے لگا۔

"اب تو عادت ڈال لیں شکریہ کہنے کی اور شکریہ سے کام نہیں چلنے والا بہنوئی صاحب بہت بھاری بھاری ٹریٹ لوں گی آپ سے، سمجھے؟"

☆...☆...☆

وہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد دوبارہ سو گئی۔اس کی آنکھ صبح نو بجے کھلی۔وہ ہمیشہ آٹھ بجے تک اُٹھ جایا کرتی تھی مگر اب نو بج چکے تھے۔وہ جلدی سے فریش ہونے چلی گئی پھر تیار ہو کر ناشتے کی میز پر آگئی۔

"صبح بخیر۔ ماشاء اللہ !میری بیٹی تو آج بہت خوب صورت لگ رہی ہے۔یہ نیلا رنگ کتنا جچ رہا ہے تم پر۔آج کون سے نیلے پھول کا لیکچر ہے نرسری میں؟"صبح صبح ممتحنہ کی تعریف کرنے والی وہ خاتون عنایہ بیگم تھیں۔

"گلِ وفا کا لیکچر ہے، آج تھوڑا لیٹ بھی ہو گئی ہوں۔"وہ چاہے کتنی بھی لیٹ کیوں نہ ہو جائے،ناشتا کبھی نہیں چھوڑتی تھی۔

"ابو کہاں ہیں؟"اسے ناشتے کی میز پر اپنی امی اور اپنے ابو دونوں چاہیے ہوتے تھے۔

"وہ فریش ہونے گئے ہیں۔آج تھوڑا لیٹ ہو جائیں گے وہ۔"

"ہمم "اس نے اپنا ناشتا جیسے ہی ختم کیا ویسے ہی حارث ناشتے کی میز کی طرف آنے لگے۔

"گڈ مارننگ گلابو !یہ نیلا رنگ تو بڑا سوٹ کر رہا ہے تم پر۔اللہ میری بیٹی کو بری نظر سے بچائے۔ "بیٹی پر نظر پڑتے ہی وہ اُس کی بلائیں لینے لگے۔

"ابو، ایک بات پوچھوں؟"ممتحنہ اچانک ہی سنجیدہ ہو گئی۔

"ایک ہزار پوچھو۔ "حارث ناشتے کی میز پر بیٹھ گئے۔ عنایہ بیگم اپنے شوہر کی پلیٹ میں آملیٹ ڈالنے لگیں۔

"اگر میں ان سے ملی تو کیا آپ لوگو ں کو واقعی برا نہیں لگے گا؟ "اس کے سوال کرنے پر حارث اسے دیکھ کر مسکرانے لگے۔

"جب ماں باپ کو اپنی اولاد سے زیادہ اپنی اولا د کی تربیت پر بھروسا ہو، تب انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ ان کی اولاد کو ان کی تربیت کا پاس رکھنا بھی آتا ہے۔"وہ ممتحنہ کے سر پر اپنا ہاتھ شفقت سے پھیرنے لگا۔

"تم اس سے محبت کرتی ہو اور وہ تم سے محبت کرتا ہے شاید سچی۔ اس بات میں برائی کہاں ہے۔ کہیں بھی نہیں ہے نا۔ برائی اچھائی کا تعلق نیت سے ہوتا ہے اور جب نیت سچی محبت کی ہو، تو اس میں کوئی برائی نہیں ہوتی۔"عنایہ بیگم اسے محبت کی صداقت سے آشنا کرنے لگیں۔

"آپ دونوں دنیا کے سب سے اچھے والدین میں ہیں۔ اپنا خیال رکھیے گا، میں چلتی ہوں۔ "وہ عنایہ بیگم اور حارث کو گلے لگنے اور انہیں الوداع کہتے ہی نرسری کے لیے نکل گئی۔

☆...☆...☆

آج تو بڑی کھکھلا رہی ہو کیا بات ہے؟ لگتا ہے پہلے سے الہام ہو گیا کہ محبوب آنے والا ہے۔ "وہ جب نرسری پہنچی تو زارا وہاں پہلے سے موجود تھی۔

"کوئی الہام نہیں ہوا۔ آج گلِ وفا کا لیکچر ہے اسی لیے نیلا رنگ پہنا ہوا ہے ۔اب اس میں میرا کیا قصور کہ یہ رنگ سب کو مجھ پر اٹھتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ "اب وہ زارا کے ساتھ مل کر پھول چننے لگی۔

"سب کو تم پر نیلا نہیں، لال رنگ اٹھتا ہوا اچھا لگ رہا ہے۔"ممتحنہ کو اچنبھا ہوا۔

"تمہارے کھکھلانے کی وجہ لباس کا نیلا نہیں، محبت کا لال رنگ ہے، سمجھیں؟"زارا نے اسے تنگ کرنا شروع کر دیا۔

"مذاق کرنا بند کرو اور کام کرنا شروع کرو۔"ممتحنہ نے اسے چپت لگائی۔

"ہونہہ ! اچھا تو یہ بتائو کل فون پر کیا بات ہوئی اپنے" اُن "سے؟ "اس نے ممتحنہ سے کل والی فون کال کے متعلق پوچھا۔

"بس سلام دعا ہوئی۔"

"محبت میں بات صرف سلام دعا کی حد تک نہیں ہوتی بلکہ محبت میں بات نہیں گفت گو ہوتی ہے مس فلورسٹ ۔سلام دعا سے آ گے کا بتائو۔"وہ بات کھو دنا شروع ہو گئی۔

"پہلے کام کر لیں؟ پھر گفت گو بھی بتا دوں گی میڈم۔ "ممتحنہ کے خفگی ظاہر کرنے پر وہ کام کرنا شروع ہو گئی۔

☆...☆...☆

اس نے آج گہرے نیلے رنگ کی لان کی قمیص زیب تن کی تھی جس پر پیلے رنگ کا نفیس کام ہوا تھا۔اس نے بالوں کی پونی باندھ لی اور دو سے تین گلِ وفا اپنی پونی میں گھسا لیے۔آنکھوں میں کاجل اور ہونٹوں پر ہلکی سی لپ اسٹک۔

وہ اپنی نرسری کا لان گل وفا کے پودوں سے سجانے لگی جب کہ دوسری جانب زارا آرڈرز پہنچانے ڈرائیور کے ساتھ چلی گئی۔

"ارے برہان صاحب آپ؟" اللہ بخش نرسری کے مرکزی دروازے پر برہان کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔اس نے بآوازِ بلند برہان کا نام لیا۔

"آہستہ بولیں وہ سن لے گی، اسے سرپرائز دینے آیا ہوں۔" وہ نرسری کا ادھ کھلا دروازہ دیکھ کر اللہ بخش کو خاموش ہونے کا کہنے لگا۔

"کون سا رائس؟ رائس تو چاول کو کہتے ہیں نا؟ کون سا رائس دینے آئے ہیں میڈم صاحبہ کو؟ "اللہ بخش ، برہان کے منہ سے نکلا وہ لفظ سمجھ نہ پایا۔برہان بے ساختہ ہنس پڑا۔

"رائس نہیں اللہ بخش،"سرپرائز ۔ "برہان اس لفظ کی تشریح کرنے لگا۔

"اونہہ !ٹھیک ہے پھر، آپ سر پے رائس دیجیے میڈم صاحبہ کو، میں کچھ نہیں کہوں گا ۔ "اس نے برہان کے لیے نرسری کا ادھ کھلا دروازہ پورا کھول دیا۔

وہ لان سیٹ کرنے میں مصروف تھی کہ اتنے میں اس نے دروازے سے داخل ہوتے برہان کو دیکھا۔ وہ اسے دیکھ کر ذرا بھی حیران نہیں ہوئی،شاید اسے الہام ہو چکا تھا۔

"السلام علیکم !میرا آنا برا تو نہیں لگا؟ "پہلی نظر پڑتے ہی اس نے اپنی نظریں ممتحنہ پر وقف کر دیں۔

"بالکل بھی نہیں۔"وہ گلِ وفا کے گملے اٹھانے لگی۔

"تم بیٹھو ادھر۔ یہ کام تمہارا نہیں ہے۔اتنے بھاری گملے اتنے نازک ہاتھوں سے اٹھا کر خود کو تو دیتی ہی ہو ،مگر اپنے چاہنے والے کو بھی تکلیف دے رہی ہو۔اپنی نہیں تو کم از کم میری ہی تکلیف کا خیال کر لو۔ "وہ اپنی برگنڈی شرٹ کی آستینیں اوپر چڑھاتا اسے بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا۔

"یہ کہاں بھاری ہیں؟ "وہ ایک لمحے کو رُکی۔

"اوروں کے لیے بھاری نہیں ہیں لیکن تمہارے لیے ضرور ہیں۔تم یہاں بیٹھو،یہ میں کر لوں گا۔ "اس نے بالآخر ممتحنہ کو بٹھا ہی دیا۔

"یہ رنگ آپ پر بہت جچ رہا ہے۔"برگنڈی رنگ ممتحنہ کو برہان پر بہت اٹھتا ہوا نظر آرہا تھا۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح سب کو اس پر نیلا رنگ اٹھتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ وہ اس کی تعریف کرنے سے خود کو نہ روک پائی۔

"تمہاری تعریف سننے سے زیادہ تمہارا میرے سامنے کھل کر بولنا اچھا لگا۔ " وہ گملے بھی ترتیب دے رہا تھا ،ساتھ ساتھ اس سے باتیں بھی کر رہا تھا۔

"آج ہم تمہارا فلورل لیکچر ختم ہوتے ہی کہیں گھومنے چلیں گے۔پریشان مت ہو، میں خود تمہارے ابو کو فون کر کے ان سے اجازت طلب کر لوں گا او ر اجازت لیے بغیر نہیں لے جائوں گا۔ "گملے ترتیب دیے جا چکے تھے۔

"ہمم۔" وہ برہان کی بات پر بس اتنا کہہ سکی۔

لیکچر کے شروع ہونے کا وقت ہو چکا تھا۔لڑکیاں نرسری آئیں تو برہان کو وہاں موجود پا کر ایک بار پھر حیران رہ گئیں۔ سب کی سب برہان کے پاس آگئیں اور وہی حرکتیں شروع کردیں جو ایک دن پہلے کی تھیں۔برہان ان کا دل توڑنا نہیں چاہتا تھا اس لیے ان سے ہنس کر باتیں کرنے لگا اور سیلفیاں لینے لگا۔

اس نے جب لڑکیوں کے ہجوم سے نظریں ہٹا کر ممتحنہ کی طرف دیکھا تو حیرا ن رہ گیا۔وہ اسے ان لڑکیوں کے ساتھ ہنس کر باتیں کرتا دیکھ کر uncomfortable ہو رہی تھی۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو مسل رہی تھی۔اسے یقین آگیا تھا کہ ممتحنہ کو اس کا لڑکیوں کے ساتھ گھلنا ملنا کچھ خاص پسند نہیں آیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم اب کلاس لے لیتے ہیں،بہت باتیں ہو گئیں۔"برہان نے لڑکیوں کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"ہمیشہ ایسی رہنا۔"وہ اس کے کان میں تین لفظ کہہ کر کرسی پر براجمان ہو گیا۔ ممتحنہ نے سر جھٹک کر لیکچر کا آغاز کیا۔ آج اس نے اپنا کمرا سیٹ نہیں کیا تھا۔

"السلام علیکم دوستو !کیا حال ہیں آپ سب کے؟ لگتا ہے مس فلورسٹ سے زیادہ آپ لوگوں کو برہان کے لیکچر لینے کی عادت ہو گئی ہے۔"

اور اس نے اپنے الفاظ سے یہ ظاہر کر دیا کہ وہ واقعی برہان کے معاملے میں possessiveہے۔وہ اسے دیکھ کر مسکرانے لگا۔

"نہیں میم !ایسانہیں ہے۔"پانچ چھے لڑکیوں نے نفی میں سر ہلایا۔

"خیر !یہ باتیں تو چلتی رہیں گی،کیا آپ لوگ بتا سکتے ہیں کہ آج کون سا پھول ہماری محفل کا حصہ بننے جا رہا ہے؟ "تمام اسٹوڈنٹس نے اپنے آس پاس لگے پھولوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"آپ نے کل بتایا تو تھا کہ اگلا لیکچر گلِ وفا پر ہو گا، تو یہ گلِ وفا ہی ہے،ہے نا؟ " مس فلورسٹ کی کہی ایک ایک بات یاد رکھنے والاوہ شخص برہان ندیم تھا۔

"لڑکیوں کو تو آپ کو دیکھنے سے فرصت نہیں ملتی۔ انہیں کہاں یاد رہتا ہے کہ آج گلِ وفا کا لیکچر ہے۔ "مس فلورسٹ نے اپنی اسٹوڈنٹس پر طنز کرنا شروع کر دیا۔

"آپ نے بالکل ٹھیک کہا۔ آج گلِ وفا یعنیForget Me Not ہماری محفل کا حصہ بنا ہے۔"

"میری محفل کا حصہ تو صرف تم ہو۔ تم نے تو میری تنہائیوں کو بھی انجمن بنا دیا ممتحنہ۔"وہ اس کی معصوم آنکھوں میں دیکھتا اپنے دل میں کہنے لگا۔

"پہلے تو آپ لوگ اٹھ کر اپنے آس پاس لگے پودوں میں سے دو تین گلِ وفا توڑ لیں۔"ممتحنہ کے کہنے پر سب نے گل وفا کے دو تین پھول توڑ لیے۔

"ویسے تو اس پھول کی کئی اقسام ہیں لیکن عام طور پراورسب سے زیادہ تعداد میں نیلے اور سفید رنگ کے گلِ وفا پائے جاتے ہیں۔"ہر سو خاموشی چھا گئی ۔تمام اسٹوڈنٹس اور برہان کا دھیان اس نیلے گلِ وفا کی جانب چلا گیا۔

"ان میں پانچ پنکھڑیاں یعنی petals ہوتی ہیں اور یہ پانچ پنکھڑیاں مل کر اسے ایک ستارے کی شکل دیتی ہیں۔ "وہ ان اسٹوڈنٹس کو گل وفا سونگھتا ہوا دیکھنے لگی۔

"اس کو زیادہ دیر تک اور کھل کر مت سونگھیے گا،انہیں اسکورپین گراس یعنی بچھو کی گھاس بھی کہتے ہیں اور اگر ہم نے اسے زیادہ دیر تک inhale کر لیا تو لیور کینسر ہونے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ "وہ جو اب تک اس نیلے پھول کو سونگھے جا رہے تھے ،ایک دم سے سٹپٹا گئے۔

"یہ بہار کے موسم میں کھلا کرتے ہیں۔"ممتحنہ کے لبوں سے بہار کا لفظ نکلا ہی تھا کہ آسمان پر کالے بادل چھانے لگے۔موسم خوش گوار ہونے لگا۔

"اب آتے ہیں اس کے سمبل یعنی علامت پر۔گل وفا علامت ہے سچی محبت کی۔اس پھول کا تعلق رومانیت کے ساتھ صدیوں پرانا ہے۔یہ کہانی ہے جرمنی کے ایک بادشاہ اور اس کی حسین ملکہ کی۔وہ دونوں دریائے ڈینوب کے آس پاس چہل قدمی کر تے ہوئے۔ محبت کی گفت گو کر رہے تھے۔وہ ایک خوش گوار دن تھا،بالکل اسی طرح جس طرح آج کا دن ہے۔ "سننے کی حس سب کی اور زیادہ تیز ہو گئی۔بارش کے آنے سے پہلے کی خاموشی رومانیت برسا رہی تھی۔

"چہل قدمی کے دوران ملکہ کی نظر گلِ وفا پر پڑی جسے پانی نے اپنے گھر سے بے گھر کر دیا تھا۔وہ اپنی شاخ سے ٹوٹ کر پانی میں بہے جارہا تھا۔ ملکہ نے گلِ وفا کو بچانے کی خواہش ظاہر کی تو بادشاہ سلامت دریا میں چھلانگ لگا بیٹھے۔ پانی کا بہائو بہت تیز تھا،تو جیسے ہی بادشاہ نے دریا میں چھلانگ لگائی، گلِ وفا کو تھام لیااور کنارے پر اس نے نیلے پھول کو پھینکتے ہوئے اپنی ملکہ سے کہا vergiss mein nicht" جس کا انگریزی معنی ہے" فارگیٹ می ناٹ "یعنی مجھے نہ بھولنااور وہ اپنی جان گنوا بیٹھا۔"

یہ واقعہ بتانے کے بعد وہاں ایک لمبی خاموشی چھا گئی۔ اسی خاموشی کے ساتھ ایک زوردار گرج کی آواز سنائی دی اور ممتحنہ ڈر کر اٹھ گئی۔

"تم ٹھیک تو ہو؟ "برہان اس کو ڈرتا دیکھ کر اس کے پاس گیا۔

"ہمم "!وہ سہم گئی تھی۔بادشاہ اور ملکہ کی کہانی میں باقیوں کی طرح وہ بھی کہیں کھو گئی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں۔ " بادشاہ اور ملکہ کی کہانی اتنی تلخ بھی نہ تھی۔اسے ہمیشہ سے بادل کے گرجنے کی آواز سے ڈر لگتا تھا۔

"میرا خیال ہے بہت تیز بارش ہونے کو ہے، آپ لوگو ں کو چلے جانا چاہیے۔لیکچر کسی اور دن بھی لیا جا سکتا ہے۔ "ممتحنہ کی موجود ہ حالت کو دیکھ کر برہان پریشان ہو گیا۔

تمام اسٹوڈنٹس کا لیکچر لینے کو بہت دل تھا، وہ بھی اس رومانی موسم میں۔ لیکن وہ صرف اور صرف برہان کے کہنے سے وہاں سے چلی گئیں۔

ممتحنہ نے انہیں بہت روکنا چاہا لیکن وہ مس فلورسٹ سے زیادہ برہان ندیم کی بات ماننے کی قائل تھیں۔ وہ اتنی بڑی شخصیت جو ٹھہری۔

"تمہاری یہ حالت بادشاہ اور ملکہ والی کہانی کی وجہ سے ہوئی ہے یا بادل کے گرجنے سے؟"

بادلوں کی گرج بتا رہی تھی کہ بارش کبھی بھی شروع ہو سکتی ہے۔

"بادل گرجنے کی وجہ سے۔ "وہ اب بھی اس مستقل سنائی دینے والی گرج چمک سے ڈر رہی تھی۔

"لیکن کیوں؟"اسے اچنبھا ہوا۔

"جتنی خوشی مجھے بارش کے برسنے پر ہوتی ہے، اس سے کہیں زیادہ ڈر مجھے بارش سے پہلے سنائی دینے والی گرج چمک سے لگتا ہے۔"وہ آسمان کی جانب سر اٹھا کر دیکھنے لگی جو پوری طرح کالے بادلوں سے ڈھک چکا تھا۔

"پتا نہیں مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ آواز محبت میں جدائی کی علامت ہے۔ "اب وہ اس آواز پر غور کرنے لگی۔

"محبت میں جدائی کی علامت تو برسات بھی ہو سکتی ہے۔یہ ہمارے اوپر منحصر ہے کہ ہم کس چیز کو کس نظریے سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ میں نے تو برسات میں بھی لوگوں کو محبت میں تڑپتا دیکھا ہے۔"وہ اسے یہ سمجھانے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ جو سوچ رہی ہے، وہ غلط ہے۔

"ہمم !آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ہم نے ہی اپنے ذہن اور دل کو محدود کر لیا ہے۔ "جب شدید گرج چمک کے بعد بارش برسنے لگی، تب ممتحنہ کا یہ وہم بھی دور ہو گیا۔

بارش گرج چمک کے بنا ادھوری ہے، کچھ اس طرح جس طرح خوشی غم کے بنا ادھوری ہے۔ہمیں خوشی غم سے گزر جانے کے بعد ہی ملا کرتی ہے اور کوئی بھی غم برا نہیں ہوتا، یہ تو ذریعہ ہوتا ہے خوشی تک پہنچنے کا۔

"اگر تمہاری اجازت ہو تو کیا میں تمہارے گھر والوں سے فون پر بات کر سکتا ہوں؟ ان سے اجازت بھی تو لینی ہے۔ "اب تو قدرت بھی برسات میں محبت کا ساتھ دے رہی تھی۔شاید قدرت بھی یہی چاہتی تھی کہ یہ برسات کا موسم دو محبت کرنے والوں کے لیے یادگار بن جائے۔

"السلام علیکم آنٹی !کیسی طبیعت ہے آپ کی؟میں برہان بات کر رہا ہوں۔ ممتحنہ نے میرے بارے میں بتایا ہو گا آپ کو۔ "برہان کے کہنے پر ممتحنہ نے گھر کے نمبر پر فون ملا کر برہان کے حوالے کر دیا۔ وہ حارث سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن ممتحنہ نے یہ سوچ کر فون گھر پر ملا دیا کہ کہیں اس کے ابو آفس کی میٹنگ میں مصروف نہ ہوں۔

"اسے مجھے تمہارے بارے میں بتانے کی کیا ضرورت؟ تمہیں کون نہیں جانتا برہان۔ تمہارے سارے ڈرامے دیکھے ہیں میں نے، کیا کمال کی اداکاری"...

برہان ندیم کی آواز سنتے ہی عنایہ بیگم ایک پل کیے لیے فراموش کر بیٹھیں کہ وہ اپنے ہونے والے داماد سے بات کر رہی ہیں۔

"بہت شکریہ! بس آپ کی محبت ہے۔ آنٹی میں نے یہ پوچھنے کے لیے فون کیا تھا کہ کیا میں ممتحنہ کو لے کر کہیں گھومنے جا سکتا ہوں؟ اگر آپ کی اور انکل کی اجازت ہو تو؟"

"ضرور ! کیوں نہیں۔ آج تو موسم بھی بہت خوش گوار ہے، ضرور جائو تم دونوں۔" برہان کے پوچھتے ہی عنایہ بیگم نے فوراً حامی بھرلی۔

"آپ کا بہت شکریہ ! ممتحنہ سے بات کیجیے۔" عنایہ بیگم کا شکریہ ادا کرتے ہی برہان نے فون ممتحنہ کے حوالے کر دیا۔

"خوب انجوائے کرنا۔ ایک دوسرے کو سمجھنے کی پوری کوشش کرنا کیوں کہ یہ تمہاری زندگی کا سوال ہے۔" عنایہ بیگم اپنی سادہ سی بیٹی کو محبت کے قواعد و ضوابط سمجھانے لگیں۔

"جی ...!میں جلدی آجائوں گی گھر۔ اپنا اور ابو کا خیال رکھیے گا ،میں چلتی ہوں، خدا حافظ۔ "اس نے فون بند کر دیا۔

"چلیں؟ "اس نے جیسے ہی فون رکھ کر اپنا سر گھما کر دیکھا تو برہان نرسری کا دروازہ کھولے اسے چلنے کا اشارہ کر رہاتھا۔وہ بھیگ رہا تھا۔اس سے برہان کا اس طرح بھیگنا دیکھا نہ گیا اور وہ آفس سے چھتری لے کر باہر آ گئی۔اس نے صرف ایک ہی چھتری اٹھائی۔وہ سادہ ضرور تھی لیکن بے وقوف ہر گز نہیں۔ وہ دونوں ایک ہی چھتری کے نیچے تھے۔

"بارش میں بھیگنے کا مزا ہی کچھ اور ہے،کیوں؟"وہ دونوں برہان کی مرسڈیز کی جانب بڑھنے لگے۔

"اس سے بھی کہیں زیادہ مزا، ایک ہی چھتری کے نیچے جب دو محبت کرنے والے سڑک پر چل رہے ہوں،تب آتا ہے اور جو ٹپ ٹپ کی آواز چھتری پر پڑتی ہے تو وہ ماحول کو اور زیادہ رومانی بنادیتی ہے، ہے نا؟ "اسے اپنے کہے جملے کہنے کے بعد اندازہ ہوا کہ اس نے غلط وقت پر وہ جملے استعمال کر لیے۔

"ویسے وہ چھتری والی بات تم نے بجا کہی تھی۔کاش ہم سڑک پر اسی طرح چلتے رہتے۔ "وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے ہی تھے کہ برہان نے چھتری والی بات کو جاری رکھنے کی کوشش کی۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟"ممتحنہ نے موضوع بدلنے کی کوشش کی۔

"جب ذکر محبت کا شروع ہو جائے تو موضوع بدل کر اس احساس کی بے حرمتی نہیں کیا کرتے۔ خیر !ہم پہلے اچھے سے ریستوران پر کچھ اچھا سا کھائیں پئیں گے، پھر وہاں سمند ر کنارے رکھے پتھروں پر بیٹھ کر بہت ساری باتیں کریں گے۔ ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ سنا ہے سمندر کنارے بیٹھ کر ہمارے لبوں کی زبان دل کی زبان بولنے لگتی ہے۔ "برہان پہلے سے سب کچھ پلان کر کے آیا تھا۔

"لگتا ہے پہلے سے سوچ کر آئے ہیں کہ کہاں کہاں لے کر جانا ہے مجھے۔"وہ اپنے برابر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے برہان کو دیکھنے لگی جو گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔

"آج شاید تم نے پہلی مرتبہ بغیر ڈرے، بغیر سہمے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالی ہیں۔محبت انسان کو طاقت دے دیتی ہے۔پہلے صرف سنا تھا ،تمہارا یہ رویہ دیکھنے

کے بعد آج اس حقیقت کو خوشی خوشی قبول بھی کرلیا۔"وہ بھی اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔

سڑک بھیگی تھی، بھیگے ان کے دل بھی تھے۔محبت کا سب سے اہم کام دلوں کا بھیگنا ہوتا ہے۔کبھی یہ آنسوئوں سے بھیگتی ہے اور کبھی محبت کی پہلی بارش کی طرح دل کو سیلا کر دیتی ہے۔

وہ دونوں دو دریا پر پہنچنے ہی والے تھے کہ خیابانِ اتحاد پر ایک نوعمر لڑکی ان کی گاڑی کے پاس آکر برہان کی طرف کھڑی ہو گئی۔اس کے ہاتھ میں تین سے چار چنبیلی کے گلدستے تھے۔

"تیری جوڑی ہمیشہ سلامت رہے، خدا تجھے پیارے پیارے بچے نصیب کرے،تم دونوں کا دامن خوشیوں سے بھر دے۔بھائی یہ پھول لے کر اس غریب کی تھوڑی مدد کردے۔ "وہ بھلے رٹے رٹائے جملے بول رہی تھی، اس کی معصومیت نے ممتحنہ کا دل جیت لیا۔اس سے پہلے کہ وہ اسے اپنے پاس سے کچھ پیسے دیتی، برہان اس نوعمر لڑکی سے گویا ہوا۔

"یہ رکھ لو"!اس کا اس غریب سے پھول لینے کا بالکل دل نہیں تھا، وہی پھول اس کی کمائی کا ذریعہ تھے لیکن اس نے ممتحنہ کو بھی پھول دینا تھا اور آگے جا کر شاید

اسے راستے میں کہیں کوئی پھول کی دکان نہ ملتی۔ اس لیے اس نے ہزار روپے اس نوعمر لڑکی کے حوالے کر کے اس سے چنبیلی کا گلدستہ لے لیا اور اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا۔ وہ نوعمر لڑکی ہزار روپے لے کر خوشی خوشی اپنی ماں کے پاس دوڑ گئی۔

"تمہارے لیے ان پھولوں کی شاید اہمیت نہ ہوخود ایک فلورسٹ جو ہو۔ لیکن میری محبت سمجھ کر قبول کر لو۔"وہ اسے چنبیلی کا گلدستہ پیش کرنے لگاجس کی سوندھی سوندھی خوشبو پوری گاڑی کو مہکا رہی تھی۔

"محبت میںاہمیت پھولوں کی نہیں ہوتی،پھول دینے والے کی ہوتی ہے۔ آپ کی دی ہوئی محبت قبول ہے تو آپ کا دیا ہوا پھول کیوں نہیں؟ "اپنی وفا کا یقین دلاتے ہوئے اس نے برہان کے محبت میں دیے گئے پھولوں کو قبول کر لیا۔

"مجھے یہ پھول بہت پسند ہیں،جانتے ہیں اس کا نام؟ "وہ گل دستے میں موجود ان پھولوں کو محسوس کرنے لگی جو اس کی نرسری کے پھولوں کی طرح تروتازہ تھے۔

"چنبیلی،I guess ۔پاکستان کا قومی پھول۔ "برہان اس پھول کا نام جانتا تھا۔

"جی بالکل !گلاب کے بعد سب سے اچھی خوشبوئوں والے پھولوں کی فہرست میں اس کا نام آتا ہے۔ اگر گلاب کو کوئین آف ایسنس (queen of essence) کہا

جاتا ہے تو اسے کنگ آف ایسنس (king of essence)کہا جاتا ہے۔"وہ چند لمحوں کے وقفے سے چنبیلی کو سونگھے جا رہی تھی،بارش کے ساتھ ساتھ اسے بھی محسوس کر رہی تھی۔

"اور کیا خاص بات ہے اس پھول میں؟ "وہ اسے سننا چاہ رہا تھا۔ وہ اسے بولتی ہوئی بہت اچھی لگتی تھی۔

"اس کی مہک سب سے زیادہ مقبول ہے،ادب میں بھی اور پرفیومز میں بھی۔ بھلے اسے کنگ آف ایسنس کہا جاتا ہے، مگر بناوٹ اور سادگی کی بنا پر اسے صنفِ نازک سے بھی تشبیہ دی جاتی ہے۔"بس اسے ہوا دینے کی دیر ہوتی،وہ پھولوں کے متعلق اپنا انسائیکلو پیڈیا کھولے ہمیشہ تیار ہو تی۔

"ہمم !پھر تو یہ تمہیں دینے کے لیے بیسٹ ہیں۔سادہ اور خوب صورت،ویسے no doubtاس کی مہک بہت زبردست ہے۔"وہ دونوں دو دریا پہنچ چکے تھے۔ سڑک کے ایک طرف سمندر کے ساتھ ساتھ قطار میں عالی شان اور خوب صورت ریستورانس بنے تھے۔ برہان اسے دو دریا کے سب سے مقبول ترین ریستوران کولاچی لے گیا۔

اور پھر وہی ہوا جس کا برہان کو ڈر تھا۔وہ گاڑی سے جیسے ہی اترا،برہان کے جاں نثاروں کا ایک بہت بڑا ہجوم اس کے پاس دوڑ کر آنے لگا۔

"پھر سے حملہ ہو گیا۔کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ اپنے ساتھ ایک باڈی گارڈ رکھ لوں۔"وہ قہقہے مارنے لگا۔لوگو ں کا ہجوم اس کے قریب آنے لگا۔جیسے جیسے لوگ برہان کے قریب آنے لگے،ویسے ویسے ممتحنہ برہان سے دور جانے لگی۔

اس کی ایک عادت بہت اچھی تھی۔وہ لوگو ں کا دل کبھی نہیں دکھاتا۔فینز چاہے کتنی ہی سیلفیاں ،کتنے ہی آٹوگراف کیوں نہ لے لیں،وہ چاہ کر بھی انہیں منع نہیں کرپاتا۔

جیسے ہی ہجوم اس کے بالکل قریب آگیا،اس نے ممتحنہ کو خود سے تھوڑا دور پایا۔وہ دور کھڑی ہو کر اس کو دیکھ رہی تھی۔برہان نے بہت چاہا کہ وہ ممتحنہ کے پاس چلا جائے لیکن ہجوم ہی اتنا تھا۔اس کے آگے اس کے فینز کا گول دائرہ بن چکا تھا۔دو لڑکیاں تو ایسی تھیں کہ برہان کے ساتھ چپک چپک کر سیلفیاں لینے لگیں۔اب سے کچھ دیر پہلے تک ممتحنہ مطمئن تھی مگر جیسے ہی وہ دو لڑکیاں برہان سے چپکیں، اس کی آنکھوں سے دو بوند آنسو بے ساختہ بہ نکلے۔برہان کو بھی ان دو لڑکیوں کا اپنے آپ سے چپکنا کچھ اچھا نہیں لگا۔

"آئی تھنک اب بہت سیلفیاں ہو گئیں، now please let me go!" اس نے ممتحنہ کو آنکھوں سے آنسو پونچھتا دیکھ لیا تھا۔

"ممتحنہ آئی ایم رئیلی سوری !میں نے انہیں بہت روکنا چاہا مگر وہ سب تو جیسے دیوانے ہو گئے تھے۔" وہ اس ہجوم سے بھاگتا ہوا اپنی محبت کے پاس آ گیا۔

"سوری کہنے کی کیا ضرورت؟مجھے برا نہیں لگا۔" وہ اپنے آنسو اس سے چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

"تم رو رہی تھیں؟"اس نے ممتحنہ کو ،جو اپنا سر دوسری طرف کیے ہوئے تھی، اپنی جانب کرتے ہوئے بولا۔

"نن...نہیں،میں کیوں روئوں گی؟"اس کا چہرہ اس کے دل کی زبان تھا۔ وہ لاکھ کوششیں کرتی،لیکن اپنے دل کا حال نہیں چھپا سکتی تھی،وہ بھی اس سے جو اس کے دل میں رہتا تھا۔

"میں نہیں چاہتا کہ تم میں سو دریائوں کو اپنے اندر اتارنے کا فن آ جائے۔ تم اپنی آنکھیں خالی کر کے اس دریا کو میرے حوالے کر دو۔ یہ جب میری آنکھوں کی زینت بنے گا تو یہ آنسو خود بہ خود خوشی کے بن جائیں گے کیوں کہ یہ میں محبت سے ادھار لوں گا اور خوشی تمہارا سود ہو گی مجھ پر۔ سود حرام ہے،تم اس سود کو

محبت سمجھ کر اپنے پاس رکھ لینا۔"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے،اس کی آنکھوں کے کونوں میں ٹھہرے آنسو پونچھتا ہوا اسے اپنی وفائوں کی شدتوں سے آشنا کرنے لگا۔

جس طرح ممتحنہ کا چہرہ برہان کے لیے دل کی زبان تھا، اسی طرح برہان کا چہرہ بھی ممتحنہ کے لیے اس کے دل کی زبان تھا۔وہ اس کے جملوں کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں میں بھی اس کا دھڑکتا ہوا دل دیکھ رہی تھی۔

"اپنے سارے آنسو آپ کے حوالے کر دوں تو میری آنکھوں کا کیا اثاثہ بچے گا؟محبت میں کبھی کبھار آنسو بہانا اچھا شگن ثابت ہوتا ہے۔اس لیے تھوڑا رحم میری ان آنکھوں پر بھی کر دیجیے گا۔ "اب وہ دونوں چلتے چلتے ریستوران کے صوفے پر جا کر بیٹھ گئے۔وہاں سے سمندر صاف نظر آ رہا تھا اور پانی کی پتھروں سے ٹکرانے کی آواز بھی صاف سنائی دے رہی تھی۔

مدھم آواز میں چلتی دھن نے ماحول کو رومانی بنایا ہوا تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے تھے۔وہ جو تین گلِ وفا کے پھول اس روز کے لیکچر کے وقت بالوں میں لگائے ہوئے تھی، وہ ابھی تک پوری تر و تازگی کے ساتھ اس کے بالوں کا حصہ بنے ہوئے تھے۔

"آج کا جو لیکچر ادھورا رہ گیا تھا،اسے پورا نہیں کرو گی؟ "جب دونوں جانب خاموشی کا راج رہا تو برہان نے بات سے بات نکالنے کی کوشش کی۔

"یہ نرسری نہیں ہے برہان۔"وہ ہنسنے لگی۔

"پھر سے کہنا۔"برہان نے اس کی زبان سے کچھ انوکھا سن لیا تھا۔

"کیا؟ "اسے حیرت ہوئی۔

"وہی جو ابھی تم نے کہا۔"

"کیوں؟"وہ بوکھلا سی گئی۔

"تمہیں نہیں پتا کیوں؟تم نے میرے سامنے پہلی بار مجھے میرے نام سے پکارا ہے۔تمہاری زبان سے اپنا نام بہت نیا نیا سا لگا،پلیز ایک بار پھر میرا نام لے لو۔"وہ اس کے آگے منتیں کرنے لگا۔

اپنا نام محبوب کی زبان سے سننا کسے اچھا نہیں لگتا؟یہاں تلفظ پر دھیان نہیں دیا جاتا،سنتے وقت پکارنے والے کی محبت کی گہرائی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔جب محبوب کے منہ سے اپنا نام،خواہ وہ ہزار بار ہی کیوں نہ پکارے،نیا نیا لگے تو سمجھ لیجیے گا کہ محبت جاوداں ہے اور جب آپ کو اپنے محبوب کے منہ سے اپنا نام،خواہ وہ پہلی

بار ہی کیوں نہ پکارے،اوروں کے پکارنے جیسا لگے تو اپنے آپ سے یہ سوال ضرور کیجیے گا کہ کمی آپ کی محبت میں آئی ہے یا پکارنے والے کی۔

"برہان "!اس نے ایک بار پھر اپنی زبان سے اس کا نام لیا۔

"واہ !سکون مل گیا۔ آئندہ سے مجھے آپ کہہ کر نہیں،میرا نام لے کر پکارنا،مجھے زیادہ خوشی ہوگی۔ "اپنا نام اپنے محبوب کی زبان سے سننے کے بعد برہان کا دل جیسے باغ باغ ہو گیا۔ویٹر آرڈر لینے آ چکا تھا۔

"تمہیں اچھا نہیں لگتا لڑکیوں کا اس طرح میرے پاس آنا جس طرح سے وہ دو لڑکیاں آ رہی تھیں؟"برہان نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ اس سے یہ سوال پوچھا۔

"نہ پہلے اچھا لگتا تھا جب ٹی وی پر آپ کو دوسری اداکارائوں کے ساتھ رومانس کرتا دیکھتی تھی اور نہ اب اچھا لگ رہا ہے جب اپنی آنکھوں کے سامنے بہ راہِ راست درجنوں لڑکیوں کو آپ کے ساتھ دیکھ رہی ہوں۔"برہان نے تھوڑی ہی دیر پہلے اس سے کہا تھا کہ اس دریا کو اپنے اندر مت اتارو،اس کے حوالے کر دو۔ بس وہ وہی کر رہی تھی،اپنی محبت کی پیروی۔

possessive"ہو جاتی ہو؟ "اس نے مزید پوچھا۔ اسے اچھا لگ رہا تھا ممتحنہ کا پوزیسسو ہونا۔

"محبت میں پوزیسو ہونا عام سی بات ہے برہان۔جولوگ پوزیسو نہیں ہوتے،وہ محبت نہیں کرتے۔"وہ اس سے نظریں ملائے ہوئے تھی۔وہ عدالت نہیں تھی جہاں سچ بلوانے کے لیے قرآن یا بھگوت گیتا پر ہاتھ رکھوایا جاتا،وہاں ابتدا سے ہی سب کچھ سچ تھا۔

"میں اپنے پہلے گناہ کی طرح ہر وہ چیز فراموش کر دوں گا جو تمہیں نا پسند ہو ۔"آنکھوں کو آنکھوں سے آزاد ہونے کی ضرورت کہاں تھی۔ دونوں کی چاروں آنکھوں کو ان کا پسندیدہ منظر جو مل گیا تھا،وہ قید انہیں سب سے زیادہ عزیز تھی۔

"کیا مطلب ہے آپ کا ؟"ممتحنہ کو تجسس سا ہوا۔

"میں اداکاری چھوڑ دو ں گا، بلکہ سمجھو چھوڑ چکا۔"ممتحنہ کے زندگی میں آنے سے پہلے اس کی زندگی اداکاری ہوا کرتی تھی،اب وہ اسے چھوڑنے کی بات کر رہا تھا۔

"ہر گز نہیں !میں یہ نہیں چاہتی کہ آپ اداکاری چھوڑ دیں۔"وہ بوکھلا سی گئی۔ اسے برہان کا اداکاری چھوڑنے کا فیصلہ بہت برا لگا۔

"اگر میں اداکاری کرتا رہوں گا،تو لڑکیاں ساری زندگی اسی طرح میرے پاس آتی رہیں گی اور تم پوزیسو ہوتی رہو گی اور میں سب کچھ چاہ سکتا ہوں مگر یہ کبھی

نہیں چاہوں گا کہ میرے کسی فعل سے ہماری چاہت میں کمی آئے۔"وہ اداکاری چھوڑنے کے بارے میں کافی سنجیدہ ہو گیا۔

"چاہتوں میں کمی پوزیسو ہونے سے نہیں ، جیلس ہونے سے آتی ہے۔ پوزیسو ہونا محبت کے لیے اچھا شگن ہوتا ہے۔"وہ اسے جیلس اور پوزیسو کا فرق سمجھانے لگی۔

"تمہیں مجھ سے محبت کب ہوئی؟"اداکاری کے موضوع کو برہان نے بدل دیا، اسے ممتحنہ کے رویے کو دیکھ کر یہ صاف پتا لگ گیاتھا کہ وہ کبھی نہیں مانے گی۔

"بہت پہلے۔ جب آپ کو ڈراموں میں پہلی بار دیکھا ۔"برہان کے ساتھ ساتھ وہ بھی چائومِن کھانا شروع ہو گئی۔

"ہونہہ۔ اور محبت کا احساس کب ہوا؟ "وہ بات کی گہرائی میں جانے لگا۔

"جب آپ نے میرا تعارف ان خوبیوں سے کروایا جن کے بارے میں، میں خود بھی لاعلم تھی۔ "پانی کا ایک گھونٹ اس نے اپنے گلے سے اتارا۔

"ہمم "!وہ اسے دیکھ کر مسکرانے لگا۔

"آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی؟ "اب باری تھی برہان کے جواب دینے کی۔

"جب تمہیں پہلی بار دیکھا تھا، یو ٹیوب پر۔"اس کا یہ جواب سن کر وہ قہقہے مارنے لگی۔

"اور محبت کا احساس کب ہوا؟"اس نے اپنی ہنسی کو قابو میں کرنے کی کوشش کی۔

"جب تمہیں قدرت نے سیڑھیوں سے گرا کر میری جھولی میں ڈال دیا تھا۔ "اس بات پر وہ اور زیادہ کھل کر ہنسنے لگی۔اسے محمود علی کی پارٹی والی رات یاد آنے لگی۔

"محبت کا احساس محبت ہوتے وقت ہی ہوجاتا ہے،بس اسے محسوس کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔"برہان اسے محبت اور محبت کے احساس سے آشنا کرنے لگا۔

"تو بتائیں،مجھے سمجھنے میں آپ کو کتنا وقت درکار ہو گا؟"اس نے بے ساختہ پوچھا۔

"ہو گا؟ مجھے تمہیں سمجھنے میں صرف ایک پل لگا۔ "شاید وہ اسے پہلی نظر میں ہی سمجھ چکا تھا۔

"اور تمہیں مجھے سمجھنے میں کتنا وقت لگے گا؟"وہ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب لے جا کر پوچھنے لگا۔

"لگے گا؟ میرا حال بھی آپ ہی کے جیسا ہے مسٹر برہان۔ "دونوں مسکرانے لگے۔

"کچھ اور کھانا پسند کرو گی؟یا پھر ہم سمندر کنارے چلیں؟ "وہ ویٹر کو بل پے کرنے کے لیے بلانے لگا۔

"نہیں، بہت کھا لیا۔ "وہ پانی کا گھونٹ گلے میں اتار کر اپنے دائیں طرف بہتے سمندر کو دیکھنے لگی۔

اب وہ دونوں دو دریا پر بنی پتھریلی جگہ پر آ گئے تھے۔ وہاں صرف اور صرف سمندر تھا جو پتھروں سے ٹکرا رہا تھا۔

"میرا ہاتھ تھامو اور آ جائو۔"اسے پتھر پر بیٹھنے سے ڈر لگ رہا تھا۔وہ سمجھ رہی تھی کہ وہاں جتنے بھی پتھر رکھے ہیں ،سب کے سب پانی میں ڈوب جائیں گے۔برہان نے اسے ہمت دی اور یقین دلایا کہ ایسا نہیں ہوتا۔

"یہ تو بہت خطرناک ہے برہان۔"ڈر ڈر کر سہی،بالآخر وہ برہان کا ہاتھ تھامے پتھروں پر آکر بیٹھ ہی گئی۔

"شروع شروع میں تھوڑاڈر لگے گا، پھر عادت ہو جائے گی۔اب تو یہاں ہم آتے ہی رہیں گے،یہ میری پسندیدہ جگہ ہے۔"وہ دونوں ایک بڑے اور بھاری بھر کم پتھر پر بیٹھ چکے تھے اور ان کی آنکھوں کے سامنے گہرا سمندر تھا،ہلکی ہلکی بارش تھی اور محبت تھی۔

"تم نے مجھے بتایا نہیں کل فون پر۔"برہان کو اچانک کچھ یاد آیا۔

"کیا؟"ممتحنہ بھی فراموش کر بیٹھی۔

"یہی کہ تمہیں ڈر کس بات کا لگ رہا تھا اقرار کرتے وقت؟"اب وہ سمندر کو نہیں،اسے دیکھ رہا تھا۔ہوا سے اڑتی اس کی زلفیں جو برہان کے چہرے کو چھو رہی تھیں،انہیں محسوس کر رہا تھا۔

"ڈر اس بات کا لگ رہا تھا کہ کہیں بات اقرار سے کہیں آگے نہ چلی جائے۔"اس نے اپنی نظریں جھکا لیں۔

"تو چلی جانے دیتیں۔"وہ اس کی جھکی ہوئی نظروں کو دیکھنے لگا۔

"دل کی بات ایک ساتھ ایک ہی وقت میں زبان پر نہیں لاتے۔یہ باتیں بہت پاک ہوتی ہیں،ان کی تاثیر بہت گہری ہوتی ہے۔اسی لیے دل کی باتوں کو تھوڑا تھوڑا کرکے زبان پر لایا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے دل اور زبان دونوں خوش رہتے ہیں،ایک دوسرے کا بوجھ جو بانٹ لیتے ہیں۔"اس کی باتیں سامنے بہتے سمندر جتنی گہری تھیں۔وہ ان میں ڈوب سا گیا تھا۔

"اگر دل اپنا سارا بوجھ زبان کے حوالے کر دے، تو یہ زبان کے ساتھ زیادتی ہے اور اگر زبان اپنا سارا کا سارا بوجھ دل کے حوالے کر دے، تو یہ دل کے ساتھ

زیادتی ہے،اسراف ہے اورا سراف تو ویسے بھی جائز نہیں۔ جو میانہ روی سے کام لیتے ہیں۔ فائدے میں رہتے ہیں۔"وہ ڈر ڈر کرخود کو اس پتھر پر سنبھالے ہوئے تھی۔

اس کا ڈر دیکھ کر برہان نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

"سمندر کتنا گہرا ہوتا ہے نا؟"اب وہ اپنے آس پاس سمندر کو محسوس کرنے لگی۔

"ہمم !محبت جتنا۔تب ہی تو ہر شاعر محبت کو دریائوں کناروں سے تشبیہ دیتا ہے۔" وہ بھی ممتحنہ کی طرح سمندر پر غورکرنے لگا۔ممتحنہ کا ہاتھ اب بھی برہان کی حفاظت میں تھا۔

"فرق ہوتا ہے، سمندر اور محبت میں فرق ہوتا ہے۔ کچھ اتنا جتنا کہ جینے اور مرنے میں ہوتا ہے۔سمندر میں گہرائی مار دیتی ہے اور محبت میں گہرائی جینا سکھاتی ہے۔"سمندر اور محبت میں فرق کرنے والی وہ ممتحنہ تھی۔

"اور جب محبت عشق بن جائے تب کیا ہوتا ہے؟"وہ اسے سننا چاہتا تھا، چاہتا تھا کہ وہ بولتی رہے اور وہ اسے دیکھنے کے ساتھ ساتھ اسے سنتا بھی رہے۔

"عشق تو آگ کا دریاہے،شعر تو سنا ہی ہو گا۔ عشق میں گہرائی جینا سکھاتی ہے لیکن یہ زندگی آگ کے دریا پر سے گزر جانے کے بعد ملتی ہے۔"عشق و محبت کی تمام تر سچائیوں سے واقف ممتحنہ کو زندگی میں پہلی بار محبت ہوئی تھی۔

"ہماری محبت عشق بن جائے تو ڈوبو گی میرے ساتھ؟آگ کے دریا میں؟"اس نے ممتحنہ کا ہاتھ اور زیادہ مضبوطی سے تھا م لیا۔

"ڈوبتے ہوئے کو تو تنکے کا سہارا ہی کافی ہوتاہے اور پھر میرے ساتھ تو آپ ہوں گے،ڈوبیں گے بھی اور پار بھی جائیں گے۔"

'ڈوبیں گے بھی ' کے الفاظ اس نے برہان کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہے اور' پار بھی جائیں گے 'کے الفاظ سمندر کو دیکھتے ہوئے۔

"ہو سکتا ہے کہ ہماری زندگی میں آگے بہت سے طوفان آئیں،وعدہ کرو ساتھ نہیں چھوڑو گی۔"وہ سمندر کنارے بیٹھا اس سے محبت کے وعدے لینے لگا۔

"محبت میں وعدے نہیں کیے جاتے،قسم کھائی جاتی ہے۔وعدے تو بنتے ہی ٹوٹنے کے لیے ہیں، لیکن محبت میں قسم کھا لینا ایک ذمہ داری ہوتی ہے جسے محبت کرنے والے کو مرتے دم تک نبھانا ہوتا ہے اور میں قسم کھاتی ہوں،ساتھ نہیں چھوڑوں گی۔"پہلے تو وہ وعدے اور قسموں میں فرق کرنے لگی پھر گویا ہوئی۔

"دھڑکن جب دل کا ساتھ چھوڑتی ہے تو نتیجہ موت ہوتا ہے۔ اب یہ ساتھ اسی وقت چھوٹے گا جب دھڑکن دل سے جدا ہو گی۔"ہر سو خاموشی چھا گئی اور ایک پل بھی نہیں لگا خاموشی کو رومانیت میں تبدیل ہونے کے لیے۔

"تم باتیں کم پر بہت وزنی کرتی ہو، مگر تم سے زیادہ باتیں تمہاری آنکھیں کرتی ہیں۔ "اس نے ممتحنہ کے بالوں میں لگے تین میں سے ایک گل وفا نکال کر اپنے ہاتھ میں سنبھال لیا۔

"وہ کیسے؟"جس طرح برہان کو ممتحنہ کو سننا پسند تھا اسی طرح ممتحنہ کو بھی برہان کی گفت گو سے رغبت تھی۔

"تمہاری زبان کنجوسی کرتی ہے پر تمہاری آنکھیں ہر لمحہ مجھے اس بات کا یقین دلاتی ہیں کہ یہ صرف برہان کے وجود کا طواف کرنا چاہتی ہیں۔"ممتحنہ کا ڈر آہستہ آہستہ ختم ہونے لگا تھا اور اب اسے وہاں پتھر پر بیٹھنا اچھا لگ رہا تھا۔

"آپ کو آنکھیں بھی پڑھنا آتی ہیں؟"وہ اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگی۔

"آنکھیں تو نظر آتی ہیں اس لیے خیر ہے،تمہارے جیسی کھلی کتاب کا تو میں دل کا حال بھی بتا سکتا ہوں۔"وہ اس کے قریب آ کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"تو بتائیں پھر میرے دل کا حال؟"برہان کے قریب آنے پر وہ ان کمفرٹیبل ہو گئی۔

"بالکل میرے دل کے جیسا ہے بس فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں تم دھڑک رہی ہو اور وہاں میں۔"وہ اسے مزید ان کمفرٹیبل کرنے لگا۔

"اداکاری نے کافی عاشق مزاج بنا دیا ہے آپ کو۔"وہ اس کی نظروں پر سے اپنی نظریں ہٹا کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

"عاشق مزاج اداکاری نے نہیں،تمہاری سادگی نے بنایا ہے۔قسم لے لو۔"ممتحنہ کے اِدھر اُدھر دیکھنے پر برہان کو محسوس ہو گیا کہ وہ ان کمفرٹیبل ہو رہی ہے۔

"ایسا کیا ہے میری سادگی میں جو آپ کے قصیدے ختم نہیں ہوتے اس سادگی پر؟"وہ یہ سمجھنے سے ہمیشہ قاصر رہی کہ آخر برہان کو اس کی سادگی میں کیا نظر آتا ہے۔

"انسان کی بنیادی خوبیوں میں سب سے بہترین خوبی وہی ہوتی ہے جس کا اسے خود علم نہ ہو۔ وہ خوبی تمہاری سادگی ہے۔اس کی گہرائی میں تم صرف مجھے جانے دو، تم کنارے پر ہی رہو،تم اس خوبی کی گہرائی نہیں سمجھ سکتی۔"

"چلیں، مان لیتی ہوں۔"وہ ہوا سے اڑتے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسنے لگی۔

"مجھے تو تمہاری سادگی سب سے زیادہ پسند ہے۔تم بتائو کہ تمہیں میری کون سی خوبی سب سے زیاد ہ اچھی لگتی ہے؟"وہ یہ بھی جاننا چاہتا تھا کہ ممتحنہ کو اس کی کون سی خوبی زیادہ پسند ہے۔

"مجھے اپنی حفاظت میں رکھنا۔"ممتحنہ کی نظر اس پر ٹھہر سی گئی۔ ہوا کا ایک جھونکا ایسا آیا کہ برہان کے ہاتھوں سے وہ نازک گل وفا پانی میں گر گیا۔

"ہونہہ ...یہ تو پانی میں گر گیا۔"وہ افسردہ ہو گیا۔

"تو کیا ہوا؟"ممتحنہ پھول کا پانی میں گرنا ذرا بھی خاطر میں نہیں لائی۔

"یہ تو جرمنی کے بادشاہ اور ملکہ والا سین ہو گیا۔لگتا ہے اب مجھے پانی میں چھلانگ لگا کر اس پھول کو بچا کر اپنی جان گنوانا ہو گی۔"وہ پھول پانی کے ساتھ بہا نہیں تھا بلکہ کنارے پر پڑا تھا،پر اسے اٹھانے کے لیے برہان کو پتھر سے نیچے اترنا تھاجو بہت زیادہ خطرناک تھا۔

"اللہ نہ کرے۔آپ ایک عام سے پھول کے لیے اپنی جان دیں۔"اس نے برہان کے لبوں پر اپنی چاروں انگلیاں رکھ دیں۔ وہ برہان سے ناراض ہو چکی تھی۔

"ارے میں تو مذاق کر رہا تھا،دل پہ مت لو۔"وہ جواباً خاموش رہی۔

"تم بہت اچھی ہو ممتحنہ۔کاش میں بتا سکتا کہ تمہیں اچھا کہنے میں کتنی گہرائی ہے۔"وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کی تعریف کرنے لگا۔

"سمندر جتنی؟ "دونوں قہقہے مارنے لگے۔ناراضی دو پل کی تھی اور اب وہ دونوں اس پتھر پر سے اٹھنے لگے۔

"آپ ادکاری نہیں چھوڑیں گے نا؟ "ممتحنہ نے برہان سے معصومیت بھری آواز میں پوچھا۔

"تم کہتی ہو تو نہیں چھوڑتا ورنہ میرا یہی دل ہے کہ میں جلد از جلد تم سے شادی کر کے ایک خوب صورت زندگی گزاروں۔ایک ایسی زندگی جس میں لوگوں کا نہیں،تمہارے کھلائے گئے پھولوں کا ہجوم ہو،میں ہوں اور تم ہو۔"وہ اپنے دل کا حال اس کے سامنے رکھتا اس کا ہاتھ تھامے وہاں سے جانے لگا۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھنے ہی والے تھے کہ برہان کی نظر ایک نو بیاہتا جوڑے پر پڑی۔بیوی کی گود میں چند ماہ کا بچہ تھا اور شوہر اپنی بیگم کو سفید پھولوں کا گلدستہ دے رہا تھا۔گلدستے میں پانچ سے چھے لمبے لمبے سفید پھول تھے جن کی پنکھڑیاں ایک ساتھ جڑ کر اس پھول کو بڑی خوب صورت شکل دے کر رہی تھیں۔

"ممتحنہ،ان پھولوں کی شکل دیکھ رہی ہو؟They are so elegant،کتنے سادہ اور خوب صورت ہیں۔ ان کا نام کیا ہے؟"برہان نے چاہا کہ ممتحنہ بھی ایک نظر ان پھولوں کی طرف دیکھے جن کی سادگی نے اسے متاثر کیا تھا۔

"اونہہ۔ آج کل کے لوگ بھی نا "!ممتحنہ نے ان پھولوں کو دیکھتے ہی منہ بسو ر لیا،شاید ایک بار پھر وہ اپنا انسائیکلوپیڈیا کھولنے والی تھی۔

"اب کیا ہوا؟دیکھو تو سہی کتنے حسین ہیں۔ مجھے جس دن یہ پھول کہیں بھی ملیں گے،میں تمہارے لیے ضرور خریدوں گا۔

" They will suit with your personality"برہان کی نظر اب بھی ان پھولوں پر تھی۔

"ایسا کبھی کیجیے گا بھی نہیں۔"ممتحنہ گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔گاڑی چنبیلی کی خوشبو سے پوری طرح مہک رہی تھی۔ وہ چنبیلی کا گلدستہ گاڑی کے اندر رکھ گئی تھی اور جب واپس آئی تو اس کی سوندھی سوندھی خوشبو ممتحنہ کا استقبال کر رہی تھی۔

"پر کیوں نہ کروں ایسا؟بتا ئو تو سہی۔"برہان گاڑی میں آ کر بیٹھاپر وہ اب بھی گاڑی کے شیشے اتار کر ان پھولوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہ فیونرل فلاور(Funeral Flower)ہے،کسی اپنے کی موت پر دیا جاتا ہے۔اس کے بارے میں تو یہ بات بھی مشہور ہے کہ اگر کوئی اپنا انتقال کر گیا ہوتواس پھول کی خوشبو اپنے آس پاس محسوس ہوتی ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا اپنا کسی پرسکون جگہ منتقل ہوگیا ہے اور اب کبھی وہاں سے واپس نہیں آئے گا۔"برہان چونک سا گیا،اس خوب صورت پھول کی تاثیر اتنی گہری اور دردناک ہوگی، وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

"اس پھول کا نام کیلہ للی (Calla Lilly) ہے،للی یعنی سوسن کی ایک بہت ہی مقبول قسم ہے۔ اسے سفید سوسن یا وائٹ للی بھی کہتے ہیں اور یہ ایک مقبول فیونرل فلاور ہے۔یہ پھول سادگی اور بے گناہی کی بھی علامت ہے پر میرا نہیں خیال ایک شوہر کو اپنی بیوی کو ایسا پھول دینا چاہیے جس کی علامات میں سے ایک علامت اتنی پراسرار ہو۔ "اب وہ بھی ان پھولوں کی طرف دیکھنے لگی۔

دونوں نے ان پھولوں کی طرف اس طرح دیکھا کہ بے چاری بیگم کے ہاتھوں سے وہ گلدستہ گر گیا۔وہ اس گلدستے کو اٹھانے لگی کہ اس کے شوہر نے گرا ہوا گلدستہ اٹھانے سے منع کر دیا۔

"چلو اچھا ہوا، گر گیا۔ خیر !میں نے طے کر لیا ہے،اب جو بھی پھول لوں گا، تم سے پوچھ کر ہی لوں گا۔ جانے کس پھول کا کیا مطلب ہو۔"برہان نے سر جھٹک کر گاڑی چلانا شروع کر دی۔اس کا ذہن اب بھی اس پراسرار اور خوب صورت پھول کی طرف تھا۔

"اس طرح تو لال گلاب بھی فیونرل فلاور ہوا۔ ہم اسے اپنوں کی قبر پر نچھاور جو کرتے ہیں۔"برہان پھولوں کے متعلق اپنے تمام قیاس درست کرنا چاہتا تھا،اس نے فیونرل فلاور کی گفت گو کو جاری رکھا۔

"لال گلاب بھی فیونرل فلاور ہے لیکن یہ انہیں دیا جاتا ہے جن سے آپ محبت کرتے ہیں،خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ جب کہ للی محبت کی علامت نہیں ہے،بے گناہی اور سکون کی علامت ہے۔ اپنے آپ کو مطمئن کرنے کی علامت ہے کہ ہمارا جو اپنا اس دنیا سے رخصت ہو گیا ،وہ کسی پر سکون اور محفوظ جگہ پر ہے۔"

گفت گو طویل ہو جانی تھی،برہان نے زیادہ دماغ لگانے کی کوشش نہیں کی اور فیونرل فلاور کی گفت گو کو وہیں ختم کر دیا۔

گھر پہنچتے پہنچتے ممتحنہ بہت تھک گئی تھی۔ اسے احساس ہوا کہ جب وہ اتنا تھک گئی تو ڈرائیونگ کرنے والا کتنا تھک گیا ہو گا۔

"آج میری زندگی کا ایک عام سا دن تھا،اسے یادگار بنانے کا شکریہ۔"گاڑی ممتحنہ کے گھر تک رسائی دے چکی تھی۔

"میں عام سی ممتحنہ بن کر نرسری سے نکلی تھی،اپنی محبت کی برسات میں بھگو کر مجھے دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی بنانے کا شکریہ۔"محبت میں شکر گزاری دونوں جانب تھی۔

"میرے امی ابو سے مل لیں،وہ بہت خوش ہوں گے آپ کو دیکھ کر۔"وہ گاڑی سے اترنے ہی لگی تھی کہ اس نے برہان سے اپنے والدین سے ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

"ویسے آپ اگر یہ بات نہ بھی کہتیں،میں تب بھی آپ کے ساتھ ہی اندر جانے والا تھا۔"وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے مسکرانے لگا۔چنبیلی کا گلدستہ جو گاڑی میں رکھا تھا،ممتحنہ نے اپنے ساتھ لے لیا۔

☆...☆...☆

اس سے تو انتظار ہی نہیں ہورہا تھا کہ کب وہ ای میل کھولے اور کب اسے محمود علی کی سکسیس پارٹی کی ویڈیو کا لنک ملے۔وہ ہر دس منٹ بعد اپنے موبائل پر جی میل کھول کر دکھے جا رہے تھی۔

بالآخر محمود علی کی ای میل آ ہی گئی۔وہ دیوانی سی ہو گئی۔اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر والوں کو دکھاتی،وہ اپنے کمرے میں جا کر لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گئی۔

اس نے لیپ ٹاپ پر جی میل کھولی اور ویڈیو لنک پر کلک کیا۔ لنک کھلتے ہی فیس بک کی ایک پروفائل نمودار ہوئی۔وہ محمود علی کی پروفائل تھی اور ویڈیو وہیں نشر کی گئی تھی۔اس نے پلے (Play)کے آئی کون پر کلک کیا اور ویڈیو چلنا شروع ہو گئی۔

ویڈیو کی ابتدا میں ہی ممتحنہ اور زارا کی ترتیب دی گئی فلورل اریجمنٹ جلوہ گر ہوئیں۔ ویڈیو کے ایک کونے پر لکھا آیا Floral Arrangements By Mumtahnazاور اس کے نیچے لکھا آیا بریکٹ میں لکھا تھا Mumtahna) (Haris۔ اس کے پیروں سے زمین کھسک گئی۔ اس کی آنکھیں جیسے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔پہلے تو اس نے صبر کیااور ویڈیو کو چلنے دیا، یہ سوچ کر کہ شاید آگے کہیں اس کا نام لکھا آجائے۔اسی صبر کا دامن تھامے اس نے پوری ویڈیو دیکھ لی پر اس کا نام لکھا ہوا کہیں نہیں آیا۔یہاں تک کے ویڈیو کے آخر میں کریڈٹس میں بھی صرف ممتحنہ حارث کا نام لکھا تھا۔

"نن...نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔اتنی بڑی غلطی نہیں ہو سکتی۔"وہ بوکھلا گئی،اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"پارٹی کی ارینج منٹس کرنے میں جتنا ہاتھ تمہارا تھا۔ اتنا میرا بھی تھا ممتحنہ پر پھر بھی تم سارے کریڈٹس ،ساری تعریفیں اپنے نام کر گئیں؟میں نے کیوں تمہارا ساتھ دیا؟اتنی بڑی غلطی مجھ سے کیسے ہو سکتی ہے؟ "وہ چیخنے لگی،دھاڑنے لگی اور اس کے دھاڑنے پر سمیہ بیگم اس کے کمرے میں دوڑی چلی آئیں۔

"میں نے تو تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ تمام تعریفیں اپنے ہی کھاتے میں لے جائے گی،پر تم نے کہاں سننی تھی اپنی ماں کی۔اب بھگتو۔"زارا نے جب تمام روداد سمیہ بیگم کو بیان کی تو سمیہ بیگم نے اپنے دل کی بھڑاس ایک بار پھر نچھاور کر دی۔

"اس نے ہمیشہ مجھے اپنا نوکر اپنا اسسٹنٹ سمجھااور میں ہی پاگل تھی کہ اس کی اسسٹنٹ بننے پر بھی خو ش تھی،پر اب نہیں۔بہت کر لی اس کی چمچہ گیری،اب مزید برداشت نہیں ہو گا مجھ سے۔"زارا کا غصہ بجا تھا۔ممتحنہ کے ساتھ مل کر اس نے بھی سکسیس پارٹی کی تیاری میں برا بر کی خدمات انجام دیں پر اسے ذرا بھی کریڈٹ نہیں دیا گیا۔

"چلو نیچے چل کر کھانا کھا لو۔اس چالاک لڑکی کی وجہ سے اپنا دل مت جلائو۔بھاڑ میں ڈالو اسے اور اس کی نرسری کو۔"سمیہ بیگم اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھانے کی میز پر لے گئیں۔

☆...☆...☆

ان دونوں نے جیسے ہی گھر کے اندر قدم رکھاتو عنایہ بیگم اور حارث کو سامنے صوفے پر بیٹھا پایا۔رات کے ساڑھے آٹھ بج چکے تھے۔حارث کو آفس سے گھر آئے کچھ ہی دیر گزری تھی۔

"برہان ندیم اور وہ بھی ہمارے گھر؟ "عنایہ بیگم جسے روز ٹی وی پر دیکھ دیکھ کر خوش ہوا کرتیں آج وہ ان کے گھر کی دہلیز پر ان ہی کی صاحبزادی کے ساتھ ان کا ہونے والا داماد بن کر کھڑا تھا۔

"زیادہ اوور ایکٹنگ مت کرنا، اسے اپنے ہونے والے داماد کی نظر سے دیکھنا،برہان ندیم کی نظر سے نہیں۔"عنایہ بیگم برہان کے پاس بھاگتی ہوئی آ رہی تھیں کہ انہیں حارث کے کہے وہ جملے یاد آنے لگے جو حارث نے ممتحنہ اور برہان کے گھر آنے سے پہلے ان سے کہے تھے۔ عنایہ بیگم کی برق رفتاری کو جیسے بریک لگ گئی۔

"السلام و علیکم آنٹی،کیسی ہیں آپ؟ "وہ بڑے ادب کے ساتھ ٹیکنیکل داماد والے انداز میں ان کے آگے سر تسلیمِ خم کیے کھڑا تھا۔

"وعلیکم السلام۔جیتے رہو۔"وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دعائیں دینے لگیں۔

"اندر آئو نا تم دونوں۔"وہ ان دونوں کا ہاتھ تھامے لائونج میں لے جانے لگیں۔

"السلام و علیکم انکل،کیسی طبیعت ہے آپ کی؟"لائونج میں آتے ہی برہان نے سب سے پہلے حارث کو سلام کیا۔

"وعلیکم السلام !الحمد للہ۔ آئو یہاں بیٹھو۔"حارث سلام کا جواب دیتا اسے صوفے پر بیٹھنے کا کہنے لگا۔

"عنایہ ذرا چائے وغیرہ کا انتظام دیکھ لو۔ ممتحنہ،تم بھی اپنی امی کا ہاتھ بٹائو۔"حارث کے اشارے سے ماں بیٹی دونوں کو اس حقیقت کا اندازہ ہو گیا کہ وہ برہان سے کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتا ہے۔برہان اپنے ہونے والے سسر کے سامنے بت بنا بیٹھا تھا۔اسے پتا تھا کہ جب تک وہ' ہاں' نہیں کہیں گے توبات' قبول ہے 'تک نہیں پہنچ سکتی۔وہ بت ضرور بنا تھاپر حارث کے ہر سوال کا جواب دینے کے لیے مستعد تھا۔

"تو بتائو، کیسی رہی ملاقات؟کچھ سمجھ آیا برہان ندیم کا مزاج؟"عنایہ بیگم چائے بنانے کے لیے کیتلی میں دودھ انڈیلنے لگیں۔

"ان کی اور میری سوچ ایک دوسرے سے بہت ملتی ہے۔میرے دل میں کیا چلتا ہے،وہ تو اس بات سے بھی واقف ہیں۔"عنایہ بیگم ایک طرف چائے کے انتظامات دیکھ رہی تھیں تو دوسری جانب ممتحنہ کباب فرائی کرنے کے لیے کڑاہی میں تیل گرم کرنے لگی۔

"اگر تم دونوں ایک دوسرے کے دل کے حال سے اس قدر واقف ہو تو پھر میں اور عنایہ یہی چاہیں گے کہ جلد از جلد تم اپنے گھر والوں کو یہاں لے آئو۔"ایک طرف ماں بیٹی کی گفت گو چل رہی تھی تو دوسری جانب ہونے والے سسر اور داماد کچھ ضروری باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

"تمہیں کیا لگتا ہے،کیا وہ تمہارے لیے کسی بھی قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہے؟"وہ چائے میں شکر اور پتی ڈالنے لگیں۔

"امی،وہ تو میرے لیے اداکاری تک چھوڑنے کو تیار ہیں۔"ممتحنہ کے منہ سے برہان کی اتنی بڑی قربانی کا سن کر عنایہ بیگم کے ہونٹ کھلے کے کھلے رہ گئے۔

"میں نے تو اس سے کہا بھی تھا کہ میں اداکاری چھوڑ رہا ہوں پر وہ ناراض ہو گئی اور اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ اداکاری کبھی مت چھوڑیئے گا۔"حارث کو اپنی اکلوتی بیٹی کی بہت فکر تھی،اسی لیے اس نے برہان سے پوچھا کہ کیا وہ اداکاری جاری رکھے گا؟

"بائولی ہو گئی ہو؟کیوں کہا کہ ادکاری مت چھوڑیئے گا؟جب وہ دوسری اداکارائوں کے ساتھ اپنی منگنی کے بعد شوٹنگز پر رومانس کی اداکاری کر رہا ہو گا نا تب پتا چلے گا کہ تم نے اسے اجازت دے کر کتنی بڑی غلطی کی۔"کباب فرائی ہو چکے اور چائے بھی تیار تھی۔

"میں نہیں چاہتی کہ وہ میرے لیے اپنی سب سے قیمتی چیز قربان کر دیں،نہیں چاہتی کہ میں انہیں اتنی بڑی قربانی دینے کے بعد حاصل ہوں،ہرگز نہیں !اورویسے بھی مجھے ان کے اداکاری کرنے سے کوئی مسئلہ نہیں۔ میں نے کوئی غلطی نہیں کی انہیں اجازت دے کر۔"وہ فریج سے گلاب جامن نکالنے لگی۔

"غلطی کی ہے اس کی بات مان کر ،وہ تو ہے ہی معصوم سی ،پھول جیسی۔خیر !ممتحنہ کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم ہے۔تو پھر بتائو کب لے کر آ رہے ہو اپنے گھر

والوں کو؟"حارث کو برہان پسند آ گیا تھا۔وہ اپنی ممتحنہ کا ہاتھ اس کے ہاتھوں میں دینے کے لیے تیار تھا۔

"ہاں برہان !بتائو کب لے کر آ رہے ہو اپنے والدین کو ؟"عنایہ بیگم ممتحنہ کے ہمراہ ناشتا لے کر لائونج میں آ گئیں۔

"آپ بے فکر رہیں انکل،میں اسے بہت خوش رکھوں گا، خدا نہ کرے کے ہمارے بیچ میری اداکاری کے باعث کسی بھی قسم کی غلط فہمیاں پیدا ہوں،لیکن جس دن ایسا ہوا، میں پہلی فرصت ہی میں اداکاری کو اپنی زندگی سے رخصت کر دوں گا، میں قسم کھاتا ہوں۔"عنایہ بیگم کو جواب دینے سے پہلے برہان نے آہستہ آواز میں حارث کو ممتحنہ کے حوالے سے تسلی دی۔

"بس آپ سمجھیے کہ میرے گھر والے بھی اس رشتے سے راضی ہیں۔ انہیں میری پسند پر پورا یقین ہے،میں سوچ رہا ہوں کہ کل ہی اپنے گھر والوں کو یہاں لے آئوں۔کل اگر منگنی کی چھوٹی سی رسم ہوجائے تو۔"وہ بتا نہیں رہا تھا ،پوچھ رہا تھا۔

"تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ویسے بھی تم تو اتنے بڑے ایکٹر ہو، نہ جانے ہماری پھول جیسی بیٹی کے بارے میں کون کون سی خبریں اخبارات اور سوشل میڈیا کا حصہ بننے لگیں،اس لیے سب سے بہتر یہی ہے کہ کل منگنی کی چھوٹی سی رسم کر

لی جائے۔"عنایہ بیگم جانتی تھیں کہ میڈیا والے کس کس طرح سے اداکاروں کی خبریں اچھالتے پھرتے ہیں اور اوپر سے انٹرٹینمنٹ اخبار والے،ان کا تو کام ہی لوگوں کی صبح کی چائے کو مزے دار بنانا ہوتا ہے،چاہے خبر کتنی ہی عام کیوں نہ ہو، اس پر ہر قسم کا مسالا لگا کر اسے سرخیوں کا حصہ بنانا ہوتا ہے۔

"میرا خیال ہے کہ منگنی کی چھوٹی سی رسم ہے، تو صرف ہمارے اور تمہارے گھر والے ہی اس رسم کا حصہ بن جائیں تو"...حارث کو لگا کہ برہان ایک بہت بڑا اداکار ہے،وہ تو بڑی دھوم دھام سے اپنا ہر فنکشن کرے گا،پر وہ تو اس کا جواب سن کر حیران رہ گیا۔

"جیسا آپ لوگ کہیں گے،ویسا ہی ہو گا۔" وہ کن انکھیوں سے اپنی ہونے والی منگیتر کو دیکھنے لگا۔

"تو پھر اسی بات پر منہ میٹھا ہو جائے؟"چائے اور کباب کے ساتھ گلاب جامن بھی پیش کیے گئے، لہٰذا منگنی کی بات چلتے ہی عنایہ بیگم نے حارث اور برہان کو گلاب جامن پیش کیے۔

☆...☆...☆

"پاکستان کے مشہور و معروف اداکار اور کروڑوں دلوں کی دھڑکن برہان ندیم اپنی محبت ممتحنہ حارث کے ساتھ کوالٹی ٹائم گزارتے ہوئے۔ممتحنہ حارث ،جو پیشے کے لحاظ سے ایک گل کار ہیں۔ سننے میں آیا ہے کہ بہت جلد برہان ندیم ممتحنہ کے ساتھ ازدواجی رشتے میں بندھنے والے ہیں۔جیسا کہ وہ ممتحنہ حارث سے ڈنکے کی چوٹ پر محمود علی کی حالیہ سکسیس پارٹی میں اظہارِ محبت بھی کر چکے ہیں۔"

وہ اتوار کا دن تھا۔حیال کو صبح اٹھتے ہی ڈان اخبار کے انٹرٹینمنٹ کے صفحات پڑھنے کی عادت تھی ،پر اس خبر نے اس کی صبح کی چائے کو زہر بنانے میں دیر نہ کی۔اس خبر کے ساتھ ساتھ برہان اور ممتحنہ کے پچھلے روز کی تصویر بھی لگی تھی جس میں دونوں ریستوران میں بیٹھے کھانا کھا رہے اور ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے تھے۔

"What nonsense is this"اس نے وہ خبر پڑھتے ہی اخبار پھینک دیا۔

"برہان کو فلم سے نکلوانے کا کوئی فائدہ نہ ہوسکا۔ حیال یہ تم نے کیا کیا؟ اگر وہ تمہارے ساتھ اس فلم میں ہوتا، تو تم شوٹنگ کے وقت اس کے قریب ہو کر ممتحنہ کو جلا سکتی تھی،یہ تم نے کیا کر دیا۔"وہ اپنے آپ کو کوسنے لگی،جذبات میں کیے

گئے فیصلے پر رونے لگی۔اس کا بس نہیں چلا کہ وہ محمود علی کو فون کرے اور اس سے کہہ دے کہ کسی بھی قیمت پر برہان کو فلم کا حصہ بنائے۔

قسمت حیال طاہر پر مہربان ہو گئی اور' محمود علی کالنگ' کے الفاظ اس کے موبائل کی چمکتی اسکرین پر جگمگانے لگے۔

"سلام حیال صاحبہ،کیا حال ہیں آپ کے؟"حیال نے اسے کہا تھا کہ وہ برہان کے ساتھ کام نہیں کرے گی اور وہ پورے ایک دن بعد اسے فون کر کے یہ بتانے والا تھا کہ اسے صرف برہان کے ساتھ ہی کام کرنا ہو گا۔ وہ ڈرنے لگا کہ آگے سے اسے کیا جواب سننے کو ملنے والا ہے۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں،خیریت؟ اتنی صبح فون کیا؟ "وہ کسی معجزے کے انتظار میں تھی۔

"مم...میں نے یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ فلم کا میل (Male)اداکار فائنلائز نہیں ہو سکا۔ دو تین بڑے اداکاروں کے ساتھ بات ہوئی پر سب کی ڈیٹس کا مسئلہ تھا اور مجھے اگلے ہفتے ہی سے شوٹنگ شروع کرنی ہے۔ تو"...وہ کہتے کہتے خاموش ہو گیا اور اسے یقین آگیا کہ فون کی دوسری طرف سے بہت تلخ جواب موصول ہونے والا ہے جو ایک زوردار تھپڑ کی طرح اس کے گال کو جالگے گا۔

"کوئی بات نہیں۔اگر کوئی دوسرا اداکار نہیں مل رہا تو میں برہان ندیم کے ساتھ ہی کام کر لوں گی۔ آپ مجھے اسکرپٹ اور بقیہ تمام ڈی ٹیلز(Details) میرے گھر پہنچا دیجیے گا۔ "اس کے ساتھ تو جیسے کوئی معجزہ ہو گیا تھا۔معجزہ تو محمود علی کے ساتھ بھی ہوا تھا،اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ حیال طاہر اپنی بات سے پیچھے ہٹ جائے گی۔

"اب دیکھنا مس فلورسٹ،محبت میں تمہیں اتنا پوزیسو کر دو ں گی کہ برہان کو چھوڑنا تمہاری مجبوری نہیں ،تمہارا فرض بن جائے گا۔جب محبو ب کا درجہ فرض سے گر کر قضا تک جا پہنچے گا ،تو محبت خود بہ خود کھوکھلی ہوتی چلی جائے گی اور پھر، وہ محبت دکھائی ہی نہیں دے گی،بے وفائی جو بن جائے گی۔"وہ چائے جو اسے کچھ دیر پہلے تک زہر لگ رہی تھی،اب امرت بن کر اس کے گلے سے اترنے لگی۔

☆...☆...☆

"کل رات سے تمہیں فون کر رہی ہوں، جواب کیوں نہیں دے رہی تھیں؟"بار بار فون کرنے پر جب زارا نے ممتحنہ کے فون کا جواب دیا، تو ممتحنہ اس سے گلہ کرنے لگی۔

"کیا فرق پڑتا ہے؟میں فون اُٹھائوں یا نا اُٹھائوں؟تم سنائو کیوں فون کیا؟اور ہاں آج میں نرسری نہیں آسکتی۔"وہ بے زاری سے کہنے لگی۔

"کوئی ناراضی ہے مجھ سے؟گلہ کر سکتی ہو،آج میں تمہارے ہر سوال کا جواب او ر تمہارے ہر گلے شکوے کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہوں اور ہاں نرسری آج میں بھی نہیں جار ہی۔ آج میری منگنی ہے، برہان کے ساتھ۔"ممتحنہ کی منگنی کی خبر نے زارا کو چونکا دیا۔اس نے شاید خیالوں میں بھی نہیں سوچا تھا کہ بات اتنی جلدی منگنی تک جاپہنچے گی۔

"کیا ہوا چپ کیوں ہو گئی ہو؟تمہیں فون کر کے اپنی منگنی کی خبر دینا چاہی پر تم فون اٹھاتی تو صحیح۔"ممتحنہ کی ہر بات پر وہ خاموش رہی۔

"مبارک ہو بہت۔مجھے امی آواز دے رہی ہیں میں بعد میں بات کرتی ہوں۔"وہ فون رکھنے ہی لگی تھی کہ ممتحنہ نے اسے روک لیا۔

"ناراض تو تم ہو کسی نہ کسی بات پر۔تمہاری ناراضی بھی ختم کر دوں گی پر یہ بتائو آج کون سے رنگ کا سوٹ پہن کر آ رہی ہو؟"اسے زارا کو دعوت دینے کی ضرورت نہیں تھی،وہ اس کے گھر کی بن بلائی مہمان تھی۔

"میں نہیں آ سکوں گی، آج میرے خاندان میں کسی کے یہاں دعوت ہے۔اچھا میں بعد میں بات کرتی ہوں،امی چیخ رہی ہیں۔"نہ اس کی امی آواز دے رہی تھیں اور نہ اس کے خاندان میں کوئی دعوت ہی تھی۔

"عجیب لڑکی ہے۔"وہ سر جھٹک کر اپنی امی کے ساتھ مہندی لگوانے پارلر چلی گئی۔

☆...☆...☆

"تو آج آ رہے ہو نا اپنے بھائی کی منگنی پر؟"برہان نے ناشتے سے فارغ ہوتے ہی ظہیر کو فون کیا۔

"مبارک ہو بھائی۔بات منگنی تک جا پہنچی،ضرور آئوں گا" !برہان کی منگنی کی خبر سن کر ظہیر کو بہت خوشی ہو ئی۔برہان اسے اپنا سگا بھائی سمجھتا تھا،کیسے وہ اسے اپنی اس خوشی میں شریک نہ کرتا۔

"ہاں یار۔اس کے گھر والے بھی اس کی طرح بناوٹ سے پاک ہیں،انہیں جیسے ہی یقین ہوا کہ میں ان کی بیٹی کے لیے درست ہوں ،تو پھر انہوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ دیر کس بات کی۔"آج اس کے گھر میں خوب چہل پہل تھی۔ نبیہہ بیگم اور ندیم صاحب یہ فیصلہ کرنے میں مصروف تھے کہ کون سی مٹھائی جائے گی ، کتنی مقدار جائے گی،انگوٹھی کس طرز کی ہوگی،وغیرہ وغیرہ۔

برہان نے ابھی تک ممتحنہ کی تصویر اپنے گھر والوں کو نہیں دکھائی تھی۔اسے یقین تھا کہ اس کے گھر والوں کو اس کی پسند ضرور پسند آئے گی،وہ انہیں سرپرائز دینا چاہتا تھا۔

"تم اپنے اخبار کے انٹرٹینمنٹ کے صفحے پر میری منگنی کی خبر چھاپ دو۔"وہ اپنی منگنی کا فنکشن بھلے سادگی سے کر رہا تھا،پر اپنی منگنی کی خبر وہ پورے پاکستان میں پھیلا دینا چاہتا تھا،وہ نہیں چاہتا تھا کہ میڈیا اسے اور ممتحنہ کو ساتھ دیکھ کر غلط باتیں اچھالتا پھرے۔

"اس کی تو ٹینشن ہی مت لو۔ویسے بھی آپ تو" دا برہان ندیم 'ہیں جن کا اپنی ہونے والی منگیتر کے ساتھ گھومنے جانا خبر بن گیا، تو پھر یہ تو باقاعدہ منگنی ہے۔ یہ خبر تو فرنٹ پیج کی زینت بنے گی،بولڈ لیٹرز میں۔"ظہیر قہقہے مارنے لگا۔

"تمہیں یہ خبر کیسے ملی کہ میں ممتحنہ کے ساتھ گھومنے گیا تھا؟ "جہاں تک برہان کا خیال تھا وہاں کوئی میڈیا والا موجود نہیں تھا۔برہان کو یہ بات بالکل بھی اچھی نہیں لگی۔

"میں ایک بہت بڑے اخبار کا ایڈیٹر ہوں برہان صاحب۔میرے مخبر پاکستان کے ہر مشہور علاقے میں چھپے ہیں اور پھر آپ تو' دا برہان ندیم ' ہیں۔ آپ کی خبر ملنا کوئی بڑی بات نہیں۔"وہ برہان کو اپنی اور اپنے اخبار کی اہمیت جتانے لگا۔

"تم میرے بھائی ہو اس لیے تم سے کہہ رہا ہوں۔برا مت ماننا،تم چاہے میری کوئی بھی خبر چھاپ لو،پر میری اور ممتحنہ کی کوئی بھی خبر مجھ سے پوچھے بغیر مت چھاپنا ،پلیز۔"وہ ممتحنہ کے معاملے میں بہت سین سیٹو(Sensitive)تھا۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر بھائی۔میں نے بالکل برا نہیں مانا۔ایک بار پھر بہت مبارک باد اپنی منگنی پر۔"اور پھر دونوں نے فون رکھ دیا۔

ظہیر کا فون بند ہوتے ہی برہان کے موبائل پر' محمود علی کالنگ 'کے الفاظ جگمگانے لگے۔

"سلام محمود صاحب، کیسے یاد کیا؟"اس نے بڑے خوش گوار موڈ میں سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔کیا بات ہے؟آواز بتا رہی ہے کہ آج برہان ندیم کا دل باغ باغ ہوا ہے،کیوں؟"کافی عرصے سے محمود علی اس کے ساتھ کام کر رہا تھا،اسے وہ اچھی طرح پہچان گیا تھا۔

"اس دل کو باغ باغ اسی نے کیا ہے جس نے آپ کے لان کو ایک حسین باغ بنا دیا تھا۔آج منگنی ہے میری ممتحنہ کے ساتھ۔"وہ کھل کر اپنے دل کا حال بیان کرنے لگا۔

"مبارک ہو بہت۔سن کر خوشی ہوئی۔ "وہ خوشی رسمی تھی۔اصل میں تو محمود علی حیال کے ساتھ ہی برہان کو دیکھنا چاہتا تھا۔

"خیر مبارک۔"

"میں نے تمہیں یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ ہماری فلم کی شوٹنگ اگلے ہفتے سے شروع ہے،فلم کا ایک حصہ کراچی میں شوٹ ہوگا اور دوسرا دبئی میں۔آج تمہیں بور نہیں کروں گا۔اسکرپٹ اور باقی تمام تفصیلات کل تمہارے گھر پہنچادوں گا۔Enjoy your day،اللہ حافظ۔"برہان کو شوٹنگ کی تاریخ سے آگاہ کرنے کے بعد اس نے فون رکھ دیا۔

☆...☆...☆

"یا اللہ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے؟میری بھی تو برابر کی محنت ہوتی ہے۔پھر میری محنت کا پھل وہ کیوں لے اڑتی ہے؟قسمت اس پر اتنی مہربان کیوں ہے؟اسے مقبولیت بھی ملی اور برہان ندیم جیسے اداکار کی سچی محبت بھی،پر میرے

نصیب میں کیا آیا؟کچھ بھی تو نہیں۔"وہ تیز آواز میں موسیقی لگا کر گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی۔

"مجھے محبت نہیں چاہیے تھی،مجھے صرف میری محنت کا پھل چاہیے تھا،پر وہ مجھے جائز طریقے سے نہیں ملا۔ اس لیے میرے اللہ تو مجھے معاف کر دینا،میں کچھ غلط کرنے نہیں جا رہی،بس اپنی محنت کا پھل پانے کے لیے غلط راستے کا انتخاب کر رہی ہوں۔"

اور بالآخر وہ اس جگہ پر آپہنچی جہاں ہر وہ انسان آتا ہے جو حسد کی آگ میں جھلساہوا ہو،جہاں ہر وہ انسان آتا ہے جسے اپنا مقصد حاصل کرنا ہو،ہر ناجائز طریقے سے،جہاں ہر وہ مسلمان آتا ہے جس کا ایمان اللہ پر سے اٹھ جاتا ہے،جہاں ہر وہ مسلمان آتا ہے جو خدا سے نا امید ہو کر شیطان سے مانگنے لگتا ہے۔ہاں !وہ سفلی عامل کے پاس آ پہنچی تھی۔

اس نے اندر داخل ہونے سے پہلے ہزار بار سوچا کہ کیا وہ غلط کر رہی ہے؟ دل اور دماغ دونوں نے کہا کہ وہ اسلام سے خارج ہونے جا رہی ہے۔ پر تھوڑی دیر بعد اسے اپنا مقصد نظر آنے لگا۔مانا کہ جائز مقصد حاصل کرنے کے لیے انسان

کسی بھی حد تک چلا جاتا ہے،پر وہ ساری حدیں پار کی ہوتی ہیں،مگر وہ تو ایمان کے دائرے ہی سے خارج ہونے جا رہی تھی۔

"سلام بابا جی۔ "وہ چہرہ وحشت سے بھرا تھا۔کچھ اتنا کہ اس کے پاس سلام کا جواب دینے کا بھی وقت نہ تھا۔

"مسئلہ بتا۔"اس کے یہاں کسٹمرز کا کافی ہجوم تھا۔ غلاظت اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہی تھی۔اس نے زارا کے سلام کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔

"محنت میری بھی اتنی ہی ہوتی ہے جتنی اس کی،پر ساری کی ساری تعریفیں و ہ اپنے حصے میں لے جاتی ہے۔مجھے تو وہ اپنا نوکر سمجھتی ہے۔میں بس اتنا چاہتی ہوں کہ اس کے حصے کی تعریفیں میرے حصے میں آ جائیں،اس کے ساتھ بھی وہی ہو جو میرے ساتھ ہوا ہے۔محنت وہ کرے اور پھل میں لے اڑوں۔"وہ جلد بازی میں بابا کو سارا مسئلہ بتانے لگی اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا مقصد بھی۔

"کام ہو جائے گا۔اس کی ماں کے نام کی ضرورت پڑے گی۔کل بیس ہزار روپے لے کر آجانا،میں کام شروع کر دوں گا۔اگر تیرا کام نہ ہوا ،تو تیرے پیسے واپس۔"وہ واقعی بہت پہنچا ہوا سفلی عامل تھا۔زارا نے انٹرنیٹ پر اس کے متعلق کافی تحقیقات کی تھیں۔

"جی بابا۔"اور وہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

☆...☆...☆

"میں تو آپ کا دیوانہ ہوں حیال صاحبہ۔آپ کے حسن پر تو دنیا مرتی ہے پر میں آپ کے حسن کو دیکھ کر جی اٹھتا ہوں۔"محمود علی کی فلم کی شوٹنگ شروع ہونے سے پہلے نمیر علی نے حیال سے ملاقات کرنا چاہی۔

"ہونہہ۔"وہ ہر ایک سے اپنی تعریفیں سن سن کر جیسے بے زار سی ہو گئی تھی۔

"سنا ہے بہت خواہش ہے آپ کو میرے ساتھ کام کرنے کی؟ "حیال نے کاک ٹیل کا ایک سپ لیتے ہوئے پوچھا۔

"جی !وہ تو ہے۔میں آپ کے ساتھ کام کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں۔بس یہی چاہتا ہوں کہ برہان ندیم کی طرح میں بھی آپ کے ہر پراجیکٹ میں آپ کے ساتھ کام کروں۔آپ کی صحبت میں رہ کر تو وہ آسمان کا سب سے زیادہ چمکتا ہوا ستارہ بن گیا،ہمیں بھی آسمان کا ستارہ بننے کا موقع دے کر دیکھیے،آپ ہمارے کام سے بہت متاثر ہوں گی۔"وہ تو جیسے اس کا دیوانہ تھا،پر حیال اتنا عرصہ میڈیا میں کام کرنے کے بعد اتنا ضرور سمجھ گئی تھی کہ وہ اسے صرف اپنی کامیابی کی طرف جانے والی سیڑھی سمجھ رہا ہے۔ پر وہ بھی حیال طاہر تھی،دوسروں کو

اپنے مقاصد پورے کرنے کے لیے سیڑھی بنانے کے فن میں اسے کمال حاصل تھا۔

"میرے ساتھ بڑے بڑے کام کرنے کے لیے تمہیں میرے چھوٹے چھوٹے کام کرنا ہوں گے۔"وہ اسے آفر دینے لگی۔

"آفر منظور ہے۔"نمیر نے سوچنے کے لیے ایک لمحہ بھی انتظار نہ کیا۔

"ایسے بڑے بڑے ڈائریکٹرز ،بڑے بڑے پروڈکشن ہائوسز کے ساتھ کام دلائوں گی کہ سوچ ہے تمہاری۔کام کے بارے میں تمہیں تفصیلات فلم کی شوٹنگ کے دوران ہی پتا چل جائیں گی۔"حیال نے نمیر علی کو نہال کر دیا اور ساتھ ساتھ اپنا مقصد پورا کرنے کا سامان بھی کر لیا۔

☆...☆...☆

وہ پارلر تیار ہونے نہیں،صرف مہندی لگوانے گئی تھی۔عنایہ بیگم اور حارث نے بہت اصرار کیا کہ پارلر جا ہی رہی ہو تو تھوڑا بہت تیار بھی ہو جانا پر اس نے یہ کہہ کر صاف انکار کر دیا۔

"تیار ایک ہی دن ہوں گی، وہ بھی جم کے اور وہ دن میری شادی کا ہو گا۔"اسے میک اپ کرنے کا بالکل بھی شوق نہیں تھا اور اس نے یہ طے کر لیا تھا کہ اگر وہ تیار ہو گی بھی تو محض اپنی شادی والے دن۔

وہ مہندی والے ہاتھ لیے،جن کے بازوئوں تک باریک اور نہایت نفاست کے ساتھ مہندی لگی ہوئی تھی،اپنے کمرے میں آ گئی۔

"تم نے اپنے مہندی والے ہاتھوں پر میرا نام لکھوایا؟"اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی برہان ندیم کا فون آگیا۔ پارلر سے آتے آتے اس کی مہندی خشک ہو چکی تھی،اس نے بہ آسانی برہان کا فون ریسیو کر کیا۔

"نہیں۔"اس نے ہوش و حواس کے ساتھ جواب دیا۔

"کیوں؟"برہان افسردہ ہو گیا۔

"مہندی تو ہاتھوں سے مٹ ہی جاتی ہے،،بہت زیادہ کتنے دن قائم رہے گی؟پانچ دن؟دس دن؟پھر اسے مٹنا ہی ہو گا۔پھر میں ایسی تختی پر کیسے آپ کا نام لکھواتی جس پر لگی سیاہی کو مٹ ہی جانا ہے؟"وہ اسے اپنے ہاتھوں پر اس کا نام نہ لکھوانے کی دلیل پیش کرنے لگی۔

"تو پھر کس تختی پر محبوب کا نام لکھا جاتا ہے؟"وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔

"محبوب کا نام تو اس تختی پر لکھا جاتا ہے جہاں غیروں کی نظر نہ پڑ سکے اور وہاں میں آپ کا نام بہت پہلے ہی لکھوا چکی ہوں۔"ہاتھوں پر نام نہ لکھوانے کی ناراضی وقتی تھی پر دل پر نام ہمیشہ کے لیے لکھوانے کی خوشی جاوداں تھی۔

"ہونہہ۔ پر اگر رسماً ہی لکھوا لیتی تو کیا ہوجاتا؟سنا ہے عاشق کا اپنے محبوب کے مہندی والے ہاتھوں میں اپنانام ڈھونڈ لینا اس کا کمال ہوتا ہے۔"وہ ممتحنہ کی کہی بات سمجھ چکا تھا پھر بھی چاہتا تھا کہ وہ رسماً ہی سہی، اپنے ہاتھوں پر اس کا نام لکھوا لے۔

"محبوب کے ہاتھوں میں لگی مہندی پر اپنا نام ڈھونڈنا کمال نہیں ہوتا برہان،اس کے چہرے پر لکھے اپنے نام کا نظر آنا کمال ہوتا ہے۔وہ اس لیے کیوں کہ اس نام کو دیکھنے کے لیے آنکھوں کی نہیں،محبت جیسی بینائی کی ضرورت ہوتی ہے۔"برہان اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھنے لگا ،اسے اتنی سمجھ دار منگیتر جو ملنے والی تھی۔

"صحیح کہہ رہی ہو تم۔تو پھر تیار رہنا،میں نکل رہا ہوں۔"وہ تو ایسے بول رہا تھا جیسے برات لے کر آ رہا ہو اور وہ اپنے گھر سے رخصت ہونے لگی ہو۔

ایک گھنٹا گزرا ہی تھا کہ ممتحنہ کو اپنے کمرے میں ہارن کی آواز سنائی دی۔لڑکے والے آ چکے تھے۔اس نے زارا کو کتنی بار فون کیا پر اس نے اس کی ایک کا ل کا

بھی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔اس نے زارا کی لینڈ لائن پر فون کرنے کا فیصلہ کیا۔

"کوئی لینا دینا نہیں ہے میری بیٹی کا تم سے، سمجھیں !بہت اچھا کیا تم نے اس کے ساتھ۔آئندہ میری بیٹی کے موبائل پر یا لینڈ لائن پر فون مت کرنا۔خدا حافظ۔"

لینڈ لائن پر فون کرتے ہی سمیہ بیگم کی جانب سے اسے بہت تلخ جواب ملا۔وہ یہ سمجھنے سے قاصر رہی کہ آخر ایک دن میں ایسا کیا ہو گیا جو زارا اس سے اتنی لاتعلق ہو گئی۔اس نے سر جھٹک کر اپنی زندگی کے اہم دن کو کھل کر جی لینے کا فیصلہ کیا۔

میرون رنگ کا ڈائینسٹی(Dynasty)کا کرتہ پہنے وہ شہزادے کے طرح اپنے گھر والوں کے ہمراہ ممتحنہ کے گھر داخل ہوا۔وہ اپنی نظریں اِدھر اُدھر دوڑانے لگا پر اسے حارث اور عنایہ بیگم کے علاوہ کوئی اور نظر نہیں آیا۔ بے چارا عاشق۔

ایک دوسرے کے گھر والوں سے سلام دعا ہونے کے بعد حارث اور عنایہ بیگم نے مہمانوں کو لائونج میں بٹھایا۔

"کب آئو گی کمرے سے باہر؟ "Me waiting براجمان ہوتے ہی برہان واٹس ایپ پر اپنی ہونے والی منگیتر کے ساتھ چیٹنگ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ظہیر بھی ساتھ آیا تھا،وہ اسے دیکھ کر سمجھ گیا کہ برہان سے مزید انتظار نہیں ہورہا۔

"آ جائوں گی۔Have patience ۔ "جتنی تیزی سے برہان نے پیغام ٹائپ کیا اتنی ہی پھرتی سے ممتحنہ کا جواب موصول ہوا۔

دونوں گھر والوں کی مفصل سی گفت گو کے بعد بالآخر نبیہہ بیگم نے عنایہ بیگم سے کہا۔

"ہماری ہونے والی بہو کہاں ہے؟اسے بلائیں تو سہی۔"برہان کی جان میں اس وقت تک جان نہیں آنے والی تھی جب تک کہ وہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لے۔اسے خلش سی ہو رہی تھی کہ ممتحنہ اس کے آس پاس ہو کر بھی اس کی نظروں سے اوجھل ہے۔

"جی میں ابھی لے کر آتی ہوں اسے۔"نبیہہ بیگم کے کہتے ہی عنایہ بیگم ممتحنہ کے کمرے کی طرف چلی گئیں۔

مسٹرڈ رنگ کی ٹخنوں کو چھوتی ڈیزائنر فراک،میرون پاجامہ،سر پر میرون دوپٹا اوڑھے،کمر تک آتے بالوں کی اسٹائلش سی چوٹی باندھے اور چوٹی کو آگے کی طرف

کرتی وہ عنایہ بیگم کے ساتھ سیڑھیوں سے اترنے لگی۔سب کی نظریں اس پھول پر ٹھہر سی گئیں۔منگیتر صاحب کا تو بس نہیں چل رہاتھا کہ اپنی منگنی والی رات کو ممتحنہ کی رخصتی والی رات بنا دے،بھگا کر لے جائے اسے اپنے ساتھ۔

"ماشاء اللہ ! اللہ نظر بد سے بچائے۔میرے بیٹے کی پسند تو کافی روایتی ہے۔میں تو ابھی تک یہی سمجھ رہی تھی اس میک اپ کی دکان حیال کو ہماری بہو بنائے گا۔ پر ہمارا بیٹا تو عقل مند نکلا ندیم صاحب۔"نبیہہ بیگم صاحبزادے کی پسند کی تعریف کرنے لگیں۔

"حسن بے شک تمہارا ہو پر عقل تو مجھ پر گئی ہے ہمارے صاحبزادے کی۔"ندیم صاحب کہہ بھلے نبیہہ بیگم سے رہے تھے پر نظریں سب ہی کی طرح ان کی بھی ممتحنہ پر ٹکی تھیں۔

"ماشاء اللہ۔ یہ تو چاند کا ٹکڑا ہے۔اس کی خوب صورتی بتا رہی ہے کہ یہ کتنی خوب سیرت ہو گی۔"برہان کی طرح اس کی امی بھی ممتحنہ کی سادگی پر پہلی ہی نظر میں اپنا دل ہار بیٹھیں۔

ممتحنہ اب برہان کے ابو کو سلام کہنے لگی۔

"وعلیکم السلام۔خوش رہو۔"وہ اس کے سرپر ہاتھ رکھ کر اسے دعائیں دینے لگے۔سلام دعاکے بعد سب ایک بار پھر محو گفت گو ہوئے۔

"بھئی مان گئی۔ ایسی شہزادی تو برہان کو شوبز کیا،پوری دنیامیں کہیں نہ ملتی۔"وہ اپنے بیٹے کی پسند پر رشک کرنے لگیں۔

"میرا خیال ہے ہم منگنی کی رسم شروع کر لیں؟ "نبیہہ بیگم نے حارث سے انگوٹھی کی رسم شروع کرنے کی اجازت لی۔

اب وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ۔وہ جوڑی آسمانی لگ رہی تھی،آسمانوں پر بنائی گئی دنیا کی سب سے حسین جوڑی۔پہلے ممتحنہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔انگوٹھی انگلی میں جاتے ہی جیسے ہی تالیاں بجنا شروع ہوئیں،برہان نے ان کی آواز کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے ممتحنہ سے کہہ دیا۔

"آئی لو یو "!وہ اسے گھور کر دیکھنے لگی جیسے وہ کہنا چاہ رہی ہو۔"سب دیکھ رہے ہیں برہان۔"

اب باری تھی ممتحنہ کی انگوٹھی پہنانے کی اور بالآخر اس نے بھی برہان کی انگلی میں اپنے نام کی انگوٹھی ڈال دی۔

"آئی لو یو ٹو"!اگر برہان کہہ سکتا تھا تو وہ کیوں نہیں؟ اس نے بھی شورغل کا بھرپور فائد ہ اٹھایا۔و ہ اسے آئی لو یو کہہ چکا تھا اور وہ اس کے جذبات کا جواب نہ دے کر اس کی محبت کی بے ادبی نہیں کر سکتی تھی۔

"بھئی میرا خیال ہے کہ اب ہمیں دونوں کو تھوڑی دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دینا چاہیے۔ دونوں کا حق بنتا ہے ایک دوسرے سے باتیں کرنے کا، کیوں عنایہ بھابی؟اجاز ت ہے؟"نبیہہ بیگم لڑکی والوں کے جواب کی منتظر تھیں۔

"جی بالکل۔کیوں نہیں"!جواب دینے والی عنایہ بیگم نے حارث کی طرف اک نظر دیکھا اور مان گئیں۔ حارث کے چہرے کے تاثرات بھی عنایہ بیگم کی حمایت میں تھے۔

"ظہیر بیٹا !جائو دونوں کو کھلی ہوا میں چھوڑ آئو۔ "ظہیر ان دونوں کو چھت کی طرف لے جانے لگا۔

"کیا تکلفات کرنے بیٹھ گئیں؟"نبیہہ بیگم عنایہ بیگم کو کچن میں کام کرتا دیکھ کر ان کے پاس آ گئیں۔

☆...☆...☆

"چلیں جی۔ میرا کام تو ہو گیا ،اب میں چلا۔"برہان اور ممتحنہ کو چھت پر چھوڑتے ہی ظہیر وہاں سے جانے لگا۔

"یہ آپ کے بھائی ہیں؟ "ممتحنہ کو ظہیر برہان کے بھائی سے کچھ کم نہ لگا۔

"ہاں بھائی ہی سمجھو، ویسے یہ میرا بہت پرانا دوست ہے،مجھے اداکار بنانے میں اس کا بڑا ہاتھ ہے۔اسی کے ریفرنس سے میں مختلف پروڈیوسرز ،ڈائریکٹرز سے ملا۔ بہت مشہور و معروف اخبار کا ایڈیٹر ہے۔میرے لیے بھائی سے بھی بڑھ کر ہے۔"وہ ممتحنہ کو ظہیر کی اس کی زندگی میں کیا اہمیت ہے،بتانے لگا۔

"زبردست !انہیں جانے کیوں دیا آپ نے؟تعارف ہی کروا دیتے۔"ممتحنہ کو ظہیر کے متعلق سن کر کافی خوشی ہوئی۔

"یہاں موضوع ہم ہیں یا کہ ظہیر ؟ "برہان کو ڈر لگنے لگا کہ کہیں نصیب سے ملی اس ملاقات کا موضوع ظہیر ہی نہ بن جائے۔

"ایسی کوئی بات نہیں،موضوع تو ہم ہی ہیں۔آپ پوزیسو ہو رہے ہیں؟"وہ چھت پر لگے چوڑے جھولے پر آ کر بیٹھ گئی۔

"ہونہہ۔میں تمہارے ساتھ ہر گفت گو کی ابتدا' ہم ' سے اور اختتام' ہم 'پر ہی کرنا چاہتا ہوں اور جس گفت گو کی ابتدا ہم سے ہو، اس کا اختتا م میں' تم 'پر' مجھ '

پر یا' اوروں 'پر کر کے تمہارے ساتھ ظلم نہیں کر سکتا۔"وہ جھولے کے پاس آیا اسے محبت میں گفت گو کے آداب سے آگاہ کرنے لگا۔

"بہت حسین لگ رہی ہو اور تمہارا سب سے حسین زیور جو تم ہمیشہ پہنے رہتی ہو،مجھے تمہارا وہ زیور سب سے زیادہ عزیز ہے۔خدا نہ کرے کہ کبھی ایسا ہو پر چاہے ہماری محبت کے حالات کتنے ہی حساس کیوں نہ ہو جائیں،اس زیور کو ہر گز مت گمانا، ایسا کرنا تم سے زیادہ میرے لیے نقصان کا باعث ہو گا۔"

وہ اسے فرصت کے ساتھ دیکھنے لگا۔اس کی آنکھوں کو ،پھر اس کے بالوں کو اور پھر اس کے ہاتھوں میں لگی مہندی کو۔مہندی پر نظر پڑتے ہی برہان نے ممتحنہ کی انگلیوں میں پہنی اپنے نام کی انگوٹھی کو دیکھا۔

"نکاح اور منگنی میں کیا فرق ہو تا ہے ممتحنہ؟ "اس کی نظر ابھی تک منگنی کی انگوٹھی پر تھی۔

"حد ہو گئی برہان،بہت فرق ہوتا ہے۔"وہ اسے اتنا بھی بے وقوف نہیں سمجھتی تھی کہ نکاح اور منگنی میں فرق نہ کر سکے۔

"بہت فرق تو نہیں ہوتا،بس تھوڑا سا ہوتا ہے۔"اس نے ممتحنہ کا انگوٹھی والا ہاتھ تھام لیا۔

"تھوڑا سا؟وہ کیسے؟"ممتحنہ کو تجسس ہوا۔

"چاہے منگنی کی انگوٹھی ہو یا نکاح کا نکاح نامہ،فرق صرف شریعت کی بنا پر آتا ہے اور نکاح کے بعد دو محبت کرنے والوں کو' میاں 'اور' بیوی 'کا لقب دے دیا جاتا ہے ورنہ کبھی نہ ٹوٹنے والا بندھن تو دو محبت کرنے والوں کا بہت پہلے ہی جڑ چکا ہوتا ہے۔"اب وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

"ہاتھ چھوڑیں۔یہ دو دریا نہیں ہے،آپ کے سسرال کی چھت ہے جہاں آپ کی ساس اور سسر کبھی بھی کسی بھی وقت حاضر ہو سکتے ہیں۔"ممتحنہ برہان کے ہاتھوں کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔

"تمہاری آنکھیں محبت کے خط کی طرح ہر لمحہ مجھے محبت کا ایک نیا پیغام بھیج رہی ہوتی ہیں۔"اس نے ابھی تک ممتحنہ کا ہاتھ نہ چھوڑا۔ اسے اس وقت کسی کی بھی پروا نہیں تھی، سوائے اپنے دل کے۔

"اور آپ کی آنکھیں اسی خط کے جواب کی طرح ہیں، میری نظروں کے خط کا جواب مجھے دیکھتے ہی دے دیتی ہیں۔"اس نے بھی صرف اپنے دل کی پروا بغیر کیے برہان کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"مجھے اپنی محبت میں اس طرح قید کر لینا کہ آزادی صرف موت ہی دلا سکے۔"
ممتحنہ کے لمس نے اسے اس کی قید میں ہمیشہ اسیر بن کر رہنے پر مجبور کر دیا۔
"جہاں بات محبت کی ہو، وہاں ذکر موت کا نہیں کرتے، ایسا کرنے سے محبت کی عمر میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔"وہ دونوں ایک دوسرے میں پوری طرح گم ہو چکے تھے۔
"مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اپنی نظر اتروا لینی چاہیے۔نظر بہت بری چیز ہوتی ہے،برباد کر دیتی ہے۔"ممتحنہ کو اچانک سے برے برے خیالات آنے لگے، وہ سہم گئی۔
"ہماری نظر تو اتر ہی جائے گی پر میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنی محبت کی بھی نظر اتروا لیں۔ "اسے سب سے زیادہ ڈر اپنی محبت کو نظر لگنے کا تھا۔
"محبت کی نظر کیسے اتاری جاتی ہے برہان؟ "ممتحنہ کو تجسس ہوا۔
"دعائوں سے۔"اب وہ اس کے ہاتھوں کو دعا والے ہاتھ کی شکل دینے لگا اور خود بھی دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا دیے۔
"آئو آج مل کر دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ!ہماری محبت کو تاقیامت سلامت رکھنا۔حاسدوں سے بچانا جو ہماری محبت کے بارے میں برا سوچتے ہیں ان کے حال پر رحم کبھی نہ کرنا اور ہماری محبت کو ہمیشہ پروان چڑھانا۔آمین۔"وہ برہان کے منہ

سے نکلی ہر ایک دعا کے بعد آمین کہنے لگی۔اسے دعائیں مانگنا نہیں آتی تھیں،دعائیں تو ممتحنہ کی محبت کی دین تھیں۔

عنایہ بیگم ان دونوں کو نیچے کھانے پر بلانے چھت پر پہنچیں تو ان دونوں کو دعا کرتا دیکھ کر وہ سکون کا سانس لینے لگیں۔

"اللہ نظر بد سے بچائے اس جوڑی کو۔کتنے پیارے لگ رہے ہیں ایک ساتھ۔Made for each other، دعا کرتے ہوئے ایک تصویر تو بنتی ہے۔"ایک طرف محبت کو نظر بد سے بچانے کی دعا کی جارہی تھی دوسری طرف محبت کرنے والوں کو۔اس سے پہلے کہ وہ ان کی دعا میں خلل ڈالتیں، عنایہ بیگم نے اپنے اسمارٹ فون سے ان کی دو چار تصاویر لے لیں۔

"اگر آپ کی دعائیں ختم ہو گئی ہوں تو کیا نیچے تشریف لا سکتے ہیں؟آپ کا شدت سے انتظار کیا جا رہا ہے۔"نہ چاہتے ہوئے بھی عنایہ بیگم ان دونوں کے بیچ آ گئیں۔

"جج...جی امی...آتے ہیں۔"عنایہ بیگم کو اچانک چھت پر موجود پا کر ممتحنہ بوکھلا سی گئی جب کہ برہان پرسکون رہا۔

"میں نے آپ سے کہا تھا نا کوئی آ جائے گا۔"وہ اپنی امی کے پیچھے پیچھے چلتی برہان کو مدھم آواز میں ڈانٹنے لگی۔

"دعا کرنا جرم تمہارے لیے ہو گا،میرے لیے تو عبادت ہے اور عبادت کرتے وقت جب رب ہمارے اتنے نزدیک ہوتا ہے،ہمارے سامنے ہوتا ہے،تو دنیا والوں سے کیا پردہ؟"وہ اسے سمجھانے لگا اور سمجھایا بھی ایسا کہ ممتحنہ کا منہ خود بہ خود بند ہو گیا۔

"آپ لوگوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔آج سے ممتحنہ آپ کے پاس ہماری امانت ہے۔ اسے سنبھال کر رکھیے گا کیوں کہ بہت جلد ہم اسے یہاں سے اپنے گھر لے جانے والے ہیں۔ "نبیہہ بیگم جاتے جاتے عنایہ بیگم اور حارث کو آگاہ کرنے لگیں کہ وہ بہت جلد برہان کی شادی کرنے والی ہیں۔

"آپ فکر مت کریں بھابی، ہم آپ کی امانت کو سنبھال کر رکھیں گے۔ہمیں بھی آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔آتے رہیے گا۔"عنایہ بیگم رشتے داری نبھانے لگیں۔

اور پھر وہ لوگ چلے گئے۔ممتحنہ کی زندگی کا ایک اہم دن اپنے اختتام کو پہنچا۔وہ مطمئن تھی کہ سب کچھ بہت اچھے سے ہو گیا اور اس سے کہیں زیادہ مطمئن حارث اور عنایہ بیگم تھے۔

وہ اپنے کمرے میں چلی گئی ۔فریش ہو کر جب وہ باتھ روم سے اپنے کمرے میں آئی تو اس کا موبائل بج رہا تھا۔

"السلام و علیکم محمود علی صاحب۔ خیریت؟کوئی فلورل اریجمنٹ کروانی ہے آپ نے؟"رات کے گیارہ بجے محمود علی نے اسے فون کیا۔

"فی الحال تو کوئی نہیں پر اب مجھے جب بھی پھولوں کی سجاوٹ کروانا ہوگی، تو سب سے پہلے آپ ہی کو یاد کروں گا۔"

"شکریہ۔"اسے ابھی تک محمود علی کے فون کرنے کی وجہ سمجھ نہ آئی۔

"میں نے آپ کو مبارک باد دینے کے لیے فون کیا ہے۔برہان سے منگنی بہت بہت مبارک ہو۔ میں بہت خوش ہوں آپ دونوں کے لیے۔"محمود علی کے فون کرنے کی وجہ ممتحنہ کو مبارک باد دینا تھی۔

اگرچہ محمود علی کی خواہش تھی کہ برہان اور حیال شادی کے بندھن میں بندھ جائیں پر وہ ممتحنہ سے برہان کی منگنی پر مایوس نہیں ہوا تھا۔

"بہت بہت شکریہ۔"ممتحنہ نے اندازہ لگا لیا کہ یقینا برہان نے ہی محمود علی کو بتایا ہو گا۔

"میں نے آپ کی کمپنی کی ای میل آئی ڈی پر سکسیس پارٹی کی ویڈیو بھیجی تھی،وہ دیکھ لی آپ نے؟"وہ بہت ہلکان ہو چکی تھی اس روز، مزید لب کشائی کرنے کے بالکل بھی موڈ میں نہیں تھی۔

"اوہ...وہ تو میں دیکھنا ہی بھول گئی۔چلیں میں دیکھ کر کل اپنی رائے دوں گی۔"

زارا نے اسے بتا دیا تھا کہ ویڈیو آنے والی ہے پر وہ پوری طرح فراموش کر چکی تھی اور یاد رکھتی بھی تو کیسے؟جب دل کو صرف ایک نام سننے کی،ایک ہی چیز دیکھنے کی عادت پڑ جائے تو ایسی صورت حال میں دماغ کہاں کام کرتا ہے۔

"او کے جی۔ خدا حافظ۔"محمود علی نے فون رکھ دیا۔

فون رکھتے ہی ممتحنہ نے لیپ ٹاپ کھولا اور کمپنی کی ای میل...

ویڈیوکے شروع ہوتے ہی اس نے "Flolarl Arrangements By Mumhatna'z" لکھا دیکھا اور بریکٹ میں Mumtahina Haris ، اسے سب کچھ سمجھ آنے لگا۔وہ جو ایک دن قبل اس ویڈیو کو لے کر اتنی برانگیختہ تھی،چوبیس گھنٹوں میں آخر ایسا کیا ہو گیا تھا کہ وہ اس سے پوری طرح لا تعلق ہو گئی تھی؟وہ سب کچھ اس ویڈیو کی وجہ سے ہوا تھا۔

"یہ کیا حرکت ہے؟زارا کا نام اس ویڈیو میں کیوں نہیں آیا؟ "وہ بہت غصہ ہوئی اور تھوڑی دیر کے لیے اسے زارا پر افسوس بھی ہونے لگا۔ اس نے اسی وقت محمود علی کو فون کرنے کا فیصلہ کیا پر موبائل اُٹھاتے ہی اس نے سوچا کہ اگلے روز تفصیل سے اس معاملے پر بات کرے گی،رات بھی کافی ہو گئی تھی۔اس نے فون واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور نمازِ عشا ادا کرتے ہی سو گئی۔

☆...☆...☆

ہمیشہ کی طرح اس بار بھی اس کی آنکھ فجر کے وقت کھلی۔ غنودگی سے دو چار آنکھوں کے ساتھ جب اس نے موبائل پر دیکھا، تو برہان کی تین مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں اور ایک شب بخیر کا پیغام بھی۔

"صبح بخیر۔مجھے معاف کر دیجیے گا ،نیند بہت آ رہی تھی رات میں اسی لیے جلد سو گئی ۔ "برہان کے' شب بخیر'کے پیغام کا جواب اس نے' صبح بخیر 'کے پیغام کے ساتھ دیا۔اسے جلد سونے کی عادت تھی اور برہان کو دیر تک جاگنے کی۔

"میں کیوں ہر وقت تمہارے بارے میں سوچتی رہوں برہان؟تم میرے دل و دماغ پر سوار ہو گئے ہو۔ اب تو میرے خوابوں میں بھی آنے لگے ہو۔"برہان کو پیغام

بھیجتے ہی وہ گہری سوچوں میں ڈوب گئی۔ رات کے پچھلے پہر اس نے برہان کو خواب میں دیکھا۔

"سو رہی ہوتی ہوں تو خوابوں میں چلے آتے ہو، جاگ رہی ہوتی ہوں تو آنکھوں کے سامنے منڈلا رہے ہوتے ہو اور اب تو ...اب تو میرے دن کی ابتدا بھی تم ہی سے ہوتی ہے اور راتوں کا اختتام بھی تم پر ہوتا ہے۔"وہ اپنی انگلی میں پہنی منگنی کی انگوٹھی کو دیکھنے لگی۔ابھی وہ نماز کے لیے بستر سے اٹھی بھی نہیں تھی کہ دن کا آغاز ہوتے ہی برہان اس کے پاس آگیا،یادوں کے روپ میں ۔

اچانک اسے ایک عجیب سا ڈر ستانے لگا۔اس نے اسی ڈر کے ساتھ نماز فجر ادا کی اور اس ڈر کے متعلق وہ دعا میں اپنے رب سے گویا ہوئی۔

"یا اللہ!میری مدد فرما۔ وہ شخص جو کچھ ہی دن پہلے محض میرے لیے ایک کبھی نہ حقیقت میں ڈھلنے والا خواب تھا،آج مجھ پر فرض سا بن گیا ہے اور مجھے اس بات کا ڈر لگ رہا ہے کہ اگر وہ مجھ پر فرض بن ہی گیا ہے، تو یہ رتبہ آہستہ آہستہ گر کر نوافل تک نہ جا پہنچے اور اگر ایسا ہو گیا، تو شاید یہ نوبت بھی ایک نہ ایک دن آجائے گی کہ وہ مجھے نفل کیا،قضا سمجھنے لگے گا۔میری مدد فرما میرے اللہ۔ اس ڈر

کو میرے دل سے نکال دے۔"وہ رونے لگی،محبت کو فرض سے قضا ہوجانے کا ڈر اسے رلانے لگا۔

وہ نماز کے بعد اپنے بستر پر ایک بار پھر سونے کے لیے آگئی۔برہان کا ابھی تک کوئی جواب نہ آیا۔ اسے یقین تھا کہ ابھی گہری نیند سو رہا ہو گا یا اس کے خوابوں میں جاگ رہا ہو گا۔

اس کی آنکھ سوا آٹھ بجے کھلی۔وہ ناشتا کرتے ہی نرسری کے لیے نکل گئی۔برہان کا ابھی کوئی جواب نہ آیا۔اسے برہان کے جواب کی پروا نہیں تھی،وہ تو زارا اور اس کی ناراضی کے بارے میں سوچ رہی تھی،جو بجا تھی۔اس نے راستے میں زارا کو بہت فون کالز کیں پر زارا نے ایک کا بھی جواب نہ دیا۔

"میں کیوں پیچھے ہٹوں؟نہیں!میں ہار نہیں ماننے والی۔میں جائوں گی نرسری اور اب ہر تعریف، ہر کریڈٹ اپنے حصے کروں گی،اب مجھے ذریعہ جو مل گیا۔"ممتحنہ کی ان گنت کالز کو نظر انداز کرنے کے بعد زارا نے ایک اہم فیصلہ کیا۔آج اسے ویسے بھی عامل بابا کے پاس جانا تھا۔اسے یقین تھا کہ اب اسے اس کی محنت کا پھل ضرور ملے گا۔ناجائز طریقے سے ہی سہی۔وہ ممتحنہ کے نکلنے کے آدھے گھنٹے بعد نرسری کے لیے نکلنے لگی۔

"ایک ہی دن میں ارادہ بدل گیا محترمہ کا؟"وہ نرسری جانے کے لیے تیار ہونے لگی تو سمیہ بیگم نے زارا پر اپنا اشتعال ظاہر کیا۔

"ارادہ نہیں امی،بس راستہ بدل گیا ہے۔اس نے بس اتنا جواب دیا۔

"مجھے فی الحال نہ تمہارے ارادے سمجھ آ رہے ہیں اور نہ راستہ۔"سمیہ بیگم کو اپنی بیٹی کا رویہ کافی پراسرار سا لگا۔ اگر انہیں پتا چل جاتا کہ ان کی صاحبزادی نے اپنے ارادے پورے کرنے کے لیے کس راستے کا چنائو کیا ہے، تو شاید وہ اب تک اس کا گلا ہی دبا چکی ہوتیں۔وہ سخت خلاف تھیں کالا جادو،عامل منتر وغیرہ کے۔

جیسے ہی نرسری پہنچی، اس کے موبائل پر برہان کی کال آنے لگی۔

"السلام و علیکم !آپ کی صبح ہو گئی؟ "اس نے فون ریسیو کرتے ہی اپنے منگیتر کو سلام کیا۔

"بس ابھی ابھی ہوئی ہے،تمہاری آواز سننے کے بعد۔"وہ ابھی تک بستر میں تھا۔

"صبح صبح محبت کی تسبیح پڑھنا شروع کر دی؟ "وہ ایک ہاتھ سے فون سنبھالے دوسرے ہاتھ سے نرسری کا تالا کھول رہی تھی۔اللہ بخش کے آنے میں ابھی تھوڑا وقت باقی تھا۔

"ہونہہ۔ تمہیں پتا ہے میں نے تمہیں آج خواب میں دیکھا۔" وہ تالا کھولتے کھولتے رک سی گئی۔

برہان کے ساتھ بھی وہی ہوا جو اس کے ساتھ ہوا تھا۔

"سچ؟ میں نے بھی گزری رات آپ کو خواب میں دیکھا۔" وہ اسے اپنی حالت سے روشناس کروانے لگی۔

"تو پھر بتائو کیا دیکھا؟" وہ ممتحنہ کا خواب جاننے کے لیے جلد بازی کا مظاہرہ کرنے لگا۔

"کہتے ہیں خواب بتا دینے سے آپ کے ساتھ برا ہو جاتا ہے۔اگر خواب اچھا ہو اور بتا دیا جائے تو اس کی تعبیر اچھی ہونے کے باوجود بھی بری بن جاتی ہے۔"

وہ خوابوں کی دنیا پر یقین رکھنے والوں میں سے نہیں تھی پر وہ ڈر رہی تھی کہ جو ڈر اسے فجر کے وقت ستا رہا تھا ، کہیں اس کا تعلق برہان کو خواب بتانے سے تو نہیں؟

"خواب اچھا ہوتا ہے یا برا، تمہیں مجھے ضرور بتانا چاہیے۔تم نے تو منگنی ہوتے ہی مجھے پرایا کر دیا۔" صبح صبح ممتحنہ نے برہان کو افسردہ کر دیا۔

"ڈر لگتا ہے برہان۔اگر اس کی تعبیر اچھی نہ ہوئی تو؟ "اسے نرسری کے پودوں کو دیکھ کر صاف پتا لگ گیا کہ انہیں ایک روز قبل اکیلا نہ چھوڑا گیا۔اللہ بخش نے ممتحنہ کے کہنے پر نرسری آکر پودوں کو پانی دے دیا تھا۔وہ نرسری سے گزرتی ہوئی اپنے آفس میں آ گئی۔اس نے اپنا پرس صوفے پر رکھا اور اے سی آن کر کے ریوالونگ چیئر پر برا جمان ہو گئی۔

"خوابوں کی دنیا پر یقین رکھنے والے تعبیر کے بارے میں سوچ سوچ کر ساری زندگی خواب میں ہی رہتے ہیں۔"وہ اسے خواب کے بارے میں اپنے نظریا ت سے آگا ہ کرنے لگا۔

"اگر خوابوں کی دنیا پر یقین ہی نہیں ہے تو پھر کیوں جاننا چاہتے ہیں میرا خواب؟ " وہ اپنے صبح کے ڈر کی وجہ سے اسے ایسا خواب نہیں بتانا چاہتی تھی، کسی بھی قیمت پر۔

"ہاں !نہیں ہے یقین، مگر جو خواب تمہاری آنکھیں دیکھیں اس سے میرا لین دین ضرور ہے۔خیر، اگر تم نہیں بتانا چاہتیں تو مت بتا ئو ، میں ناشتا کرنے جا رہا ہوں۔بعد میں بات ہو گی۔ "اس نے مزید گفت گو کیے بنا فون بند کر دیا۔

فجر والا ڈر ممتحنہ کو سچ ہوتا دکھائی دینے لگا۔اس کے خواب نہ بتانے پر برہان اس سے پہلی بار ناراض ہوا تھا۔ اس نے برہان کے وقتی افسردہ ہونے کو محبت کی علامت سمجھتے ہوئے اپنا سر جھٹک دیا۔

"منا لوں آپ کو۔ پر ایک بہت ضروری کام ہے جس کا ابھی کرنا بہت ضروری ہے۔"وہ اپنے لیپ ٹاپ کی طرف دیکھنے لگی۔

اس نے سکسیس پارٹی والی ویڈیو ایک بار پھر چلائی۔ہوسکتا ہے غنودگی کے باعث اسے ویڈیو میں زارا کا نام لکھا کہیں نظر نہ آیا ہو۔پر ایسا نہیں تھا۔اسے ہوش و حواس میں بھی زارا کا نام پوری ویڈیو میں کہیں لکھا نظر نہیں آیا۔وہ آفس کے نمبر سے محمود علی کو فون کرنے لگی۔

زارا بھی نرسری تک رسائی دے چکی تھی۔اللہ بخش بھی ڈیوٹی پر آ چکا تھا۔

"سلام زارا میڈم۔"وہ اللہ بخش کو سلام کا جواب دیے بغیر نرسری میں داخل ہوگئی۔وہ آفس کی طرف قدم بڑھانے ہی لگی کہ اسے آفس سے گفت گو کی آواز آئی۔

"السلام و علیکم محمود صاحب۔ "وہ آفس کے کونے میں کھڑی کان لگا کر سننے لگی۔

"آپ سے اس قسم کی نادانی کی امید نہیں تھی سر۔" اسے ممتحنہ کی آواز بالکل صاف سنائی دے رہی تھی۔

"پارٹی کی ارینجمنٹس میں جتنا حصہ میرا تھا اتنا ہی زارا کا تھا۔ پھر آپ نے اس کا نام ویڈیو میں کیوں مینشن نہیں کیا؟ "وہ کتنا غلط سمجھ رہی تھی اپنی معصوم سہیلی کو۔

"بہت شکریہ ۔ "ممتحنہ نے فون رکھتے ہی اپنے بالکل مقابل زارا کو نم آنکھوں کے ساتھ موجود پایا۔

اس سے پہلے کہ ممتحنہ اس سے کچھ کہتی وہ اس کے گلے لگ گئی۔

"مجھے معاف کر دو ممتحنہ۔میں نے تمہیں بہت غلط سمجھا۔تمہارا دل تو بہت صاف ہے۔میں کتنی پاگل تھی، تمہیں اپنا دشمن سمجھ بیٹھی ۔"

ممتحنہ کو کچھ سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے اگر کچھ سمجھ آیا تو بس اتنا کہ زارا اسے سمجھ نہ سکی۔

"تم ادھر بیٹھو۔ "I think you are not OK!وہ اسے صوفے پر بٹھا کر ٹھنڈے پانی کا گلاس پیش کرنے لگی۔

"میں بہت بری ہو ں ممتحنہ۔میں نے اپنی بیسٹ فرینڈ کو مفاد پرست سمجھا۔پلیز مجھے معاف کر دو۔ "وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑنے لگی۔

"کوئی معافی مانگنے کی ضرور ت نہیں۔اگر تمہیں اپنی غلطی پر ندامت ہو ہی گئی ہے، تو پھر معافی کیسی؟میں نے وہ ویڈیو کل رات ہی دیکھی،اگر پہلے دیکھ لی ہوتی تو یقینا کل تم میری منگنی کا حصہ ہوتی۔ تم بھی تو بائولی ہو،اگر تم نے ویڈیو دیکھ ہی لی تھی تو کم از کم مجھے بتا ہی دیتی کہ ایسا ہے،پر تم نے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔"وہ اسے اپنے ہاتھوں سے پانی پلانے لگی۔

"تم بہت اچھی ہو ممتحنہ۔ تم مجھے اچھی طرح سمجھتی ہو میں ہی تمہیں سمجھنے میں ہمیشہ غلطی کر دیتی ہوں۔"وہ اس کے گلے سے ایک بار پھر جا لگی۔

"ما شاء اللہ!منگنی کی انگوٹھی تو چیک کرائو ہونے والی مسز برہان کی۔"زارا کی نظر ممتحنہ کی منگنی کی انگوٹھی پر پڑی تو وہ تعریف کیے بنا رہ نہ پائی۔

"اچھی ہے نا؟ کل تم بہت یاد آئیں۔قسم سے اگر تم کل میرے ساتھ ہوتیں، منگنی کا مزا ہی آجاتا۔"ممتحنہ کو زارا کا منگنی میں نہ آنا بہت برا لگا تھا۔

"میں جانتی ہوں میں نے ایک بہت بڑا ایونٹ مس کر دیا۔خیر !اب سے تمہارے ہر ایونٹ میں سائے کی طرح تمہارے ساتھ رہوں گی، وعدہ رہا۔"وہ اپنے آنسو پونچھنے لگی۔

"اچھا مجھے یہ تو بتائو کہ کل کیا کیا ہوا؟گھر والے کیسے ہیں برہان بھائی کے؟"وہ دونوں باتیں کرنے میں اتنا محو ہو گئیں کہ آرڈرز تیار کرنا تو کیا، آرڈرز تیار کرنے کے لیے نرسری سے پھول توڑنا بھی فراموش کر بیٹھیں۔

☆...☆...☆

"تمہیں برہان کی منگنی کی خبر ملی؟"آج اس نے کافی دن بعد تزین کو فون کیا۔تزین سے رابطہ وہ ہمیشہ مشورہ لینے کے لیے کیا کرتی،مشورہ بھی صرف برائے نام ہوتا، وہ اپنے اصولوں کی جو پابند تھی۔اگر وہ کچھ کرنے کی ٹھان لے تو کوئی مائی کا لعل ایسا نہیں جو اسے روک سکے۔ تزین کے منہ سے وہ منحوس خبر سن کر اپنے بستر پر سے اٹھ گئی۔

"کیا بات کر رہی ہو؟؟Are you alright ۔ب...برہان کی منگنی؟"اس نے ابھی تک اخبار نہیں دیکھا تھا،وہ کچھ لمحے پہلے ہی نیند سے جاگی تھی۔

I am alright."۔ لگتا ہے آج کے اخبار کی سرخیوں پر تمہاری نظر نہیں پڑی۔"تزین اسے صبح صبح ایک منحوس خبر سنا رہی تھی۔

"مذاق مت کرو۔ایسا نہیں ہو سکتا۔"وہ بستر پر فون پٹختی لائونج کی طرف دوڑی۔وہ اتنی جلد بازی میں تھی کہ سیڑھیوں سے گرتے گرتے بچی۔

"مشہور و معروف پاکستانی اداکار برہان ندیم گزشتہ رات منگنی کے بندھن میں بندھ گئے۔ منگنی کی تقریب انتہائی سادگی سے سر انجام پائی جہاں صرف دونوں کے اہل خانہ نے شرکت کی۔ ہم برہان ندیم اور منگیتر ممتحنہ حارث کو ان کی منگنی پر مبار ک باد پیش کرتے ہیں۔"اور اس خبر کے ساتھ گزشتہ رات ہونے والی برہان اور ممتحنہ کی تصویر بھی تھی۔اسے صدمہ نہیں ہوا، کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ جلد یا بدیر اسے یہ دن بھی دیکھنا پڑے گا۔

"کوئی بات نہیں جتنا اچھلنا ہے اچھل لو ممتحنہ۔ایسی لگام کھینچوں گی کہ منہ کے بل زمین پر جا گرو گی۔ "حیال سے مزید انتظار نہیں ہو رہا تھا کہ کب فلم کی شوٹنگ شروع ہو اور کب وہ اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکے۔

"ابھی تو صرف منگنی ہی ہوئی ہے ڈیئر اور ایسا تو شوبز کی تاریخ میں کبھی ہوا ہی نہیں کہ جس سے منگنی اسی کے ساتھ شادی۔میں بھی دیکھتی ہوں کہ تم دونوں

کی محبت کی گاڑی منگنی کے راستے سے رخصتی کی منزل تک کیسے پہنچتی ہے۔"اس نے اخبار کے پاس رکھے لائٹر سے اخبار جلا کر راکھ کر دیا اور سگریٹ پینا شروع کر دی۔

☆...☆...☆

میں نے انہیں اپنا خواب نہیں بتایا تو وہ مجھ سے ناراض ہو گئے اور فون بند کر دیا۔"آرڈرز تیار کرتے کرتے وہ اسے صبح والی کال کے بارے میں بتانے لگی۔

"اتنی سی بات پر ناراض ہو گئے؟"زارا اس کے چہرے پر چھائی مایوسی کو محسوس کرنے لگی۔

"اتنی سی بات نہیں ہے زارا۔انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرا خواب،خواہ اس کی تعبیر کیسی بھی ہو، مجھے انہیں بتانا چاہیے۔انہوں نے تو یہ تک کہا کہ منگنی ہوتے ہی میں نے انہیں پرایا کر دیا۔"وہ افسردہ ہو کر بیٹھ گئی۔

"ابھی برہان کی ناراضی ختم کرتی ہوں۔"زارا اپنے ہینڈ بیگ سے فون نکالنے لگی۔

"مت کرو فون اور ناراض ہو جائیں کہیں وہ۔"وہ اسے فون کرنے سے روکنے لگی۔

"مجھ پر بھروسا رکھو۔ دیکھنا کیسے سب ٹھیک کرتی ہوں۔ "وہ برہان کو فون ملانے لگی۔

"السلام و علیکم بہنوئی جی۔ کیا حال ہیں آپ کے؟"ممتحنہ آواز نکالنے والی تھی کہ زارا نے اسے خاموش کر وادیا۔

"میں بالکل ٹھیک سالی صاحبہ آپ سنائیں، کل آئیں نہیں آپ،بہت انتظار کیا آپ کا۔"برہان کا موڈ اس بات کی وضاحت کرنے لگا کہ ممتحنہ سے اس کی ناراضی صرف وقتی تھی۔

"بس کچھ مصروفیات تھیں اس لیے نہ آ سکی ۔بہت شرمندہ بھی ہوں آپ دونوں سے، خیر میں نے آپ سے اپنے ایک مسئلے کا حل پوچھنے کے لیے آپ کو فون کیا ہے۔"وہ ممتحنہ کو دیکھ کر مسکرانے لگی۔

"کہو کیا مسئلہ ہو گیا ہے؟میں حل کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔"برہان کو اپنی سالی کی بہت فکر تھی، آدھی گھر والی جو تھی۔فون لائوڈ اسپیکر پر تھا۔

"میرا بوائے فرینڈ ہے،احمر نام ہے اس کا۔ایک سال سے اس کے ساتھ ریلیشن ہیں۔ "ممتحنہ اسے اشاروں میں کہنے لگی کہ کتنا جھوٹ بول رہی ہو۔پر اس نے اپنی بات جاری رکھی۔

"ایک سال ہوگیاہے۔ میں نے آج تک اس سے اپنی کوئی بھی بات نہیں چھپائی،پر کل میں نے اس سے صرف ایک بات چھپائی۔"

"کیوں؟ "برہان کو تجسس ہوا۔

"اب آپ خود بتائیں،اگر ایک محبت کرنے والا اپنے محبوب کو اپنی ہر اک بات بتائے، کبھی اس سے کچھ نہ چھپائے پر صرف ایک بات اس سے چھپائے تو اس کا کیا مطلب ہوا؟"وہ مدعے پر آنے لگی تھی۔

"یہی کہ آپ اس سے بہت محبت کرتے ہیں اور وہ ایک بات اسی کے بھلے کے لیے اس سے چھپا رہے ہیں اور اگر وہ بات بتا دینے سے آپ کو اپنی محبت کھو دینے کا ڈر ہو تو بہتر یہی ہے کہ وہ بات نہ بتائی جائے۔"وہ اپنی سہیلی کی مدد کر چکی تھی۔

"تو پھر آپ بتائیں،اگر اس نے آپ سے اپنا ایک خواب،یاد رہے کہ آپ کو خوابوں کی دنیا پر یقین نہیں،آپ سے چھپایا بھی نہیں پر بتا بھی نہ سکی،اس کے پیچھے کوئی تو وجہ کوئی تو مصلحت ہو گی نا؟ پھر آپ کیوں اس سے ناراض ہوئے؟ جب کہ آپ نے ابھی یہی کہا کہ چھپا دینا ہی بہتر ہے پر اس نے تو چھپایا بھی نہیں،اگر چھپانا ہی ہوتا، تو وہ آپ سے کہتی ہی کیوں کہ اس نے آپ کو خواب میں دیکھا؟ "برہان کو یقین آنے لگا کہ اس نے ممتحنہ کے ساتھ غلط کیا۔

"ہونہہ۔ صحیح کہہ رہی ہو۔شکریہ زارا،مجھے احساس دلانے کا کہ میں غلط ہوں۔"وہ شرمندہ ہوا،زارا سے نہیں،ممتحنہ کے ساتھ صبح والا رویہ اختیار کرنے پر۔

"یہ لیجیے اب آپ بات کریں اپنی منگیتر سے،بہت دیر سے چپ کروا کر رکھا تھا میں نے تا کہ آپ کو پتانہ چل سکے کہ وہ میرے ساتھ ہے۔"ممتحنہ اور برہان کی صلح کروانے کے بعد اس نے فون ممتحنہ کے حوالے کیا۔

"قسم سے میں نے زارا کو نہیں کہا تھا کہ آپ سے بات"...

"آئی لو یو"...وہ اسے صفائیاں پیش کرنے لگی کہ اسے فون کرنے کا منصوبہ زارا کا تھا کہ برہان نے اس کے منہ سے کچھ سننے سے پہلے ہی تین محبت کے الفاظ کہہ ڈالے ۔فون ابھی تک لائوڈ اسپیکر پر تھا اور زارا نے بھی سن لیا تھا۔

"برہان... زارا بیٹھی ہے برابر میں۔"ممتحنہ کو شرمندگی ہوئی۔

"اف !تمہارے برابر زارا ہی بیٹھی ہے،تمہاری ہونے والی ساس نہیں"!زارا اور برہان قہقہے مارنے لگے۔

برہان اور ممتحنہ کی گفت گو ختم ہوتے ہی ممتحنہ اپنی سہیلی کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرنے لگی۔

"تم نے تو میرا مسئلہ منٹوں میں حل کر دیا۔ویسے یہ احمر ہے کون؟مجھے بتایا نہیں تم نے اس کے بارے میں؟"وہ دونوں زارا کے تخلیق کردہ خیالی بوائے فرینڈ پر ہنسنے لگیں۔

☆...☆...☆

آج برہان کے آرام و سکون کا آخری دن تھا۔کل سے اس کی شوٹنگ شروع تھی۔ وہ بے دلی سے رات کا کھانا کھانے لگا۔اسے پتا تھا کل سے اس کے بُرے دن شروع ہیں۔

"شوٹنگ کتنے مہینے چلے گی؟"نبیہہ بیگم نے برہان کا بے زار سا منہ دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"چالیس دن۔ بہت زیادہ ہوا تو پچاس دن۔"اس نے زبردستی چائنیز رائس کا ایک لقمہ اپنے منہ میں ٹھونسا۔

"میں اور ندیم یہ چاہ رہے ہیں کہ شوٹنگ ختم ہوتے ہی تمہارا نکاح کر دیں۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟ "وہ برہان کے نکاح کی تاریخ طے کرنے لگیں۔

"مجھے کیا اعتراض ہونا ہے امی؟میں نے بھی یہی سوچا ہوا ہے کہ شوٹنگ ختم ہوتے ہی نکاح ہوجائے۔"وہ خود پرجوش تھا۔

"کاش یہ شوٹنگ نہ ہوتی تو میں تم سے آج کل میں ہی نکاح کر لیتا، تم نے کیوں مجھے اداکاری جاری رکھنے کا حکم دیا ممتحنہ؟"وہ ممتحنہ کے خیالات میں گم سا ہو گیا۔

"کہاں کھو گئے؟ کھانا کھائو۔کل شوٹنگ پر بھی جانا ہے۔"وہ اسے شوٹنگ کا کہہ کر بار بار ڈرانے لگیں۔

وہ ڈنر کرتے ہی اپنے کمرے میں آ گیااور ممتحنہ کو کال کرنے لگا۔

"السلام و علیکم !کیسے ہیں آپ؟ کل فلم کی شوٹنگ ہے نا آپ کی؟ بیسٹ آف لک۔"برہان کی امی کم تھیں جو اس کی منگیتر بھی اسے شوٹنگ کا یاد دلا کر تنگ کرنے لگی۔

"یہ سب میں تمہاری وجہ سے کر رہا ہوں۔"وہ ممتحنہ پر مصنوعی خفگی ظاہر کرنے لگا۔

"میری وجہ سے؟کیا کہہ رہے ہیں آپ؟مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔"ممتحنہ نماز عشا سے فارغ ہی ہوئی تھی۔ وہ اپنے سر پر لپٹی چادر اتارنے لگی۔

"تم ہی نے تو کہاتھا کہ ایکٹنگ مت چھوڑیئے گا،تمہاری وجہ سے ہی میں یہ فلم کر رہا ہوں۔ ورنہ میرا اب ذرا بھی دل نہیں اداکاری جاری رکھنے کا۔"وہ لیپ ٹاپ پر اپنی منگنی کی تصاویر دیکھنے بیٹھ گیا۔

"یہ تو آپ میری وجہ سے کہہ رہے ہیں کہ آپ کا اداکاری کا دل نہیں،ورنہ میں کیا،پوری دنیا جانتی ہے کہ اداکاری آپ کا کتنا بڑا پیشن ہے۔"وہ اسے اس کے جنون سے آشنا کرنے لگی۔

"اداکاری پیشن ہے اور تم محبت۔محبت کی وجہ سے تو لوگ اپنوں تک کو چھوڑ دیتے ہیں پھر یہ تو صرف اداکاری ہے۔ "جب سے اس کا دل ممتحنہ پر آیا تھا تب سے اداکاری کا جنون ختم ہو گیا تھا،الوداع ہو گیا تھا۔محبت کی دستک ایسی ہی ہوتی ہے، یہ خالی دل پر ہی دستک دیتی ہے،حصہ داری اسے پسند نہیں۔

"برہان میں چاہتی ہوں کہ آپ اداکاری کریں،مجھے اچھا لگتا ہے آپ کا اداکاری کرنا اور آگے بھی اچھا ہی لگے گا۔"وہ رونے والی شکل اور آواز کے ساتھ بولی۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے،نہیں چھوڑوں گا،پر صرف تمہارے لیے۔"وہ اسے جتانے لگا کہ وہ یہ سب کچھ صرف اس کی خوشی اور اس کے اطمینان کے لیے کر رہا ہے۔

"یہ ہوئی نا اچھے منگیتر والی بات۔ "وہ سونے کے لیے تکیہ سیٹ کرنے لگی۔

"منگیتر سے یاد آیا،میرے گھر والوں نے اور میں نے مل کر یہ طے کیا ہے کہ شوٹنگ ختم ہوتے ہی ہمارا نکاح کر دیا جائے۔"وہ اسے اپنے اور گھر والوں کے نظریات سے آگاہ کرنے لگا۔

"ہونہہ۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔"ممتحنہ خوش ہوئی۔

"میرے گھر والے ایک دو دن میں تمہارے یہاں آکر نکاح کی تاریخ ڈسکس کر لیں گے۔خیر !ذرا آنٹی سے بات کرائو ، ان کی خیریت پوچھنی ہے۔"برہان نے اپنے ہونے والی ساس سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی پر اس ظاہری خواہش کے پیچھے اس کی کوئی دلی خواہش پوشیدہ تھی۔

"آنٹی مجھے آپ سے اجازت چاہیے۔جانتا ہوں منگنی کے بعد یہ سب اچھا نہیں لگتا پر "...سلام دعا کرنے کے بعد برہان عنایہ بیگم سے اجازت طلب کرنے لگا۔

"کس بات کی اجازت؟ کھل کر بات کرو بیٹا۔"عنایہ بیگم کو آہستہ آہستہ سب سمجھ آنے لگا۔

"آنٹی بات دراصل یہ ہے کہ کل میری فلم کی شوٹنگ کا پہلا دن ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ممتحنہ بھی میرے ساتھ شوٹ پر چلے۔اگر آپ کو کوئی اعتراض"... وہ کہتے کہتے چپ ہو گیا۔

"فلم کی شوٹنگ کے لیے بیسٹ آف لک۔میری طرف سے تو کھلی اجازت ہے پر باقی اجازت تمہیں حارث سے طلب کرنا پڑے گی۔"اور پھر انہوں نے فون حارث کے حوالے کر دیا۔

"کیا بات ہے ہماری بیٹی کو کہاں لے کر جانے کی اجازت طلب کی جارہی ہے؟"حارث نے رعب دار آواز میں کہا، تو تھوڑی دیر کے لیے برہان بھی پریشان ہوگیا۔

"برہان!کیا ضرورت ہے مجھے اپنے ساتھ لے کر جانے کی؟آپ پاگل ہیں پورے۔"وہ دل ہی دل میں برہان سے گفت گو کرنے لگی۔

"میری فلم کی شوٹنگ کا کل پہلا دن ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ممتحنہ بھی میرے ساتھ چلے۔کیا آپ کی اجازت ہے؟ "وہ بظاہر بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ اجازت مانگ رہا تھا،پر اندر ہی اندر اپنے ہونے والے سسر کی جانب سے موصول ہونے والے جواب سے ڈر رہا تھا۔

"اگر میری بیٹی چاہتی ہے تومجھے کوئی اعتراض نہیں۔"برہان کو جیسے سچی خوشی مل گئی۔

"ممتحنہ بیٹا، یہاں آئو۔"برہان کو انتظار پر رکھ کر وہ اپنی گلابو سے مخاطب ہوا۔

"کیا تم جانا چاہتی ہو؟"وہ اپنے باپ کے آگے سر جھکائے ہوئے تھی۔وہ حارث کی اجازت سے جانا چاہتی تھی۔

"ہماری چاہت تمہاری چاہت میں پوشیدہ ہے۔تم بتائو جانا چاہتی ہو؟"حارث کا شمار اُن والدین کی فہرست میں تھا جنہیں یقین ہوتا کہ ان کی اولاد جو بھی قدم اُٹھائے گی،ان کی تربیت پر کوئی سوال اٹھنے نہیں دے گی۔

"م...میں جانا چاہتی ہوں پر"...اس سے پہلے کہ وہ آگے بولتی،حارث گویا ہوا۔

"پر ور کچھ نہیں،مجھے پتا ہے تم سوچ رہی ہو کہ لوگ میرے اور عنایہ کے بارے میں کیا کہیں گے، پر اگر ہم نے لوگوں کی پروا کرنے میں اپنا سارا وقت برباد کر دیا، تو اپنی بیٹی کی خوشی کی پروا کرنے کے لیے کیسے وقت نکال پائیں گے؟رہی بات ہماری عزت کی،تو مجھے اور عنایہ کو اندھا یقین ہے،اس پر تم کبھی آنچ نہیں آنے دو گی۔"حارث نے اپنی گلابو کا ماتھا چوما۔

"کل لینے آجا نا ممتحنہ کو۔"برہان کو اجاز ت دینے کے بعد حارث نے فون ممتحنہ کے حوالے کیا۔

"تھینک یو ابو۔"وہ حارث کے گلے لگ گئی اور ان دونوں کو شب بخیر کہنے کے بعد اپنے کمرے میں آگئی۔

"کیا ضرورت ہے مجھے ساتھ لے جانے کی؟"کمرے میں آتے ہی وہ برہان کے سر پر سوار ہو گئی۔

"ضرورت تو ہے،پر ڈر بھی لگ رہا ہے۔"وہ لیپ ٹاپ بند کر کے بستر پر لیٹنے لگا۔

"کیسا ڈر؟"ممتحنہ کو اچنبھا ہوا۔

"یہ کہ تمہیں دیکھ کر اگر میں ڈائیلاگز بھول گیا تو؟"وہ ماتھے پر اپنا بازو رکھ کر اس سے باتیں کرنے لگا۔

"تو پھر مت لے جائیں مجھے۔"وہ طنز کرنے لگی۔

"تمہیں ساتھ لے کر گیا، تو ڈائیلاگز بھول جائوں گا اور اگر تمہیں ساتھ نہ لے کر گیا، تو اپنے آپ ہی کو بھول جائوں گا۔ تمہیں دیکھ کر ہی تو یقین آتا ہے کہ ہاں ! میں موجود ہوں۔"وہ اسے بتانے لگا کہ اس کا ہونا اس کے لیے کتنا ضروری ہے۔

"اب تم ہی بتائو۔جائوں تو جائوں کہاں؟ "وہ چاند کی روشنی جو کھڑکی سے صاف نظر آ رہی تھی،دیکھتے ہوئے بولا۔

"آپ استخارہ کر لیں۔ "ممتحنہ نے اسے مشورہ دیا۔

"اگر استخارہ کرلیا، تو اس کے جواب میں جو آئے گا وہی کرنا پڑے گا اور اگر استخارے کے جواب میں وہ آگیا جو میں نہیں چاہتا پھر کیا ہو گا ؟"وہ استخارہ کرنے سے ڈرنے لگا۔

"استخارے میں وہی آتا ہے جو ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے، آپ استخارہ کر لیں۔ جواب جو بھی ملے اسے اپنے اور میرے حق میں بہتر سمجھ کر قبول کر لیجیے گا۔" وہ اسے استخارے کی اہمیت بتانے لگی۔

"ہونہہ۔ تو بتائو پھر، کیسے کرتے ہیں استخارہ؟ میں ابھی کرنا چاہتا ہوں۔" وہ تیار تھا اپنے رب کی رضا جاننے کے لیے۔

"دو رکعت نفل نماز ادا کریں اور جب نماز میں التحیات میں بیٹھیں، درود شریف اور رَبِّ اجعَلنِی والی دعا پڑھنے کے بعد استخارے کی دعا پڑھ لیں اور سلام پھیرنے کے بعد دعا مانگ لیں۔" وہ استخارے کا طریقہ بتانے لگی۔

"پر مجھے استخارے کی دعا یاد نہیں تو نماز میں کیسے پڑھوں گا یہ دعا؟"

"کوئی بات نہیں، یہ دعا نماز کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہے، میں دعا بھیج دوں گی آپ کے موبائل پر۔ استخارے کا جواب کسی خواب کی شکل میں آ سکتا ہے۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ خواب میں لال جھنڈی ہری جھنڈی دکھائی دیتی ہے، لال جھنڈی کا مطلب 'ناں' اور سبز جھنڈی کا مطلب 'ہاں'۔ پر ایسا کچھ بھی نہیں، یہ دقیانوسی باتیں ہیں، آپ کو خواب سے خود پتا لگ جائے گا کہ 'ہاں' یا 'ناں'۔ استخارے کا جواب کسی بات کی شکل میں بھی آ سکتا ہے کہ آپ کا دل گوارا کرے کہ یہ

چیز کرلو۔ابھی تو آپ کا دل بہت چاہ رہا ہے کہ مجھے ساتھ لے جائیں، پر ہو سکتا ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد معاملہ کچھ اور ہو جائے۔"وہ اسے حقیقت سے آشنا کرنے لگی۔

"اللہ نہ کرے۔ "برہان نے بے ساختہ کہا۔

"اور ہاں !جواب حالات کی شکل میں بھی آ سکتا ہے ۔مثلاً حالات سے پتا چل سکتا ہے کہ ایسا ہو رہا ہے یا ایسا نہیں ہو رہا۔"وہ اسے استخارے کے بارے میں تمام ضروری تفصیلات سے آگاہ کر چکی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر، میں نماز ادا کرلوں، تم دعا بھیج کر سو جانا،تھک گئی ہو گی۔ "اسے خدا حافظ کہنے کے بعد اس نے وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر نماز ادا کرنے لگا۔ د و رکعت نفل نماز مکمل کرنے میں اسے پانچ منٹ لگے۔سلام پھیرنے کے بعد اس نے اپنا موبائل چیک کیا تو دس منٹ پہلے ہی ممتحنہ کا پیغام آ چکا تھا،دعائے استخارہ برہان تک پہنچ چکی تھی۔

کچھ دیر کے لیے تو وہ اس دعا کو دیکھتا ہی گیا۔پھر کچھ سوچ وبچار کے بعد وہ جائے نماز تہ کر کے اپنے بستر پر سونے کے لیے لیٹ گیا۔وہ جیسے ہی کمر سیدھی کر نے لگا، اس کے موبائل پر ممتحنہ کی کال آگئی۔

"تم اب تک جاگ رہی ہو؟"ممتحنہ کی کال دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔

"جب میرا منگیتر پریشان ہو،تو اس کی پریشانی حل کیے بنا میں سو سکتی ہوں بھلا؟میں بھی یہاں آپ کے لیے دعا کر رہی تھی،تو بتائیں،استخارہ کر لیا؟"

"نہیں۔"وہ بس اتنا کہہ سکا۔

"کیوں؟"ممتحنہ کو حیرت ہوئی۔

"میں تیار تھا۔ نماز کے بعد تمہارے بھیجے گئے پیغام کو دیر تک دیکھتا بھی گیا۔ پھر مجھے ڈر لگنے لگا کہ اگر استخارے میں وہ نہ آیا جو میں چاہتا ہوں پھر بے شک جو ہوتا ہمارے حق میں بہتر ہوتا پر میرے دل کے حق میں وہ بہتر نہ ہوتا۔"

وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔محبت میں جب بھی ڈر لگتا ہے،بجا لگتا ہے۔محبت میں ڈر اور خوف کا لگنا ہرگز بے وجہ نہیں ہوتا۔

"جیسے آپ کی مرضی۔"وہ مسکرانے لگی۔

"اب تم سو جاؤ۔کل چلنا بھی ہے میرے ساتھ۔نرسری کی چھٹی کر لینا کل،شب بخیر۔آئی لو یو۔"

آئی لو یو کا جواب' ٹو 'کے ساتھ دیتی وہ سو گئی۔

☆...☆...☆

وہ فجر میں اُٹھی اور نماز کے بعد دوبارہ سو گئی۔پر سونے سے پہلے اسے ایک بار پھر وہی ڈر ستانے لگا جو ایک روز پہلے گزری فجر اسے ستا رہا تھا،محبت کا فرض سے قضا ہو جانے کا ڈر۔

"یا اللہ یہ ڈر مجھے کیوں ستاتا ہے؟کیا وجہ ہے اس ڈر کے پیچھے؟"وہ سہم گئی۔

"کیا جب محبت ہوتی ہے تو ڈر بھی لگتا ہے؟اس طرف برہان کو بھی ڈر ہے اور اس طرف مجھے بھی۔ "وہ مخاطب اپنے رب سے تھی پر جواب اسے اس کے ضمیر سے ملا۔

"جہاں سے محبت شروع ہوتی ہے وہیں سے محبت کو کھو دینے کا ڈر بھی شروع ہو جاتا ہے۔ڈرو مت ممتحنہ !یہ ڈر سچی محبت کی علامت ہے ۔"اسے اپنے ضمیر کے ذریعے موصول ہونے والے جواب پر تھوڑا بہت اطمینان ہوا اور وہ سو گئی۔

ممتحنہ کی آنکھ صبح نو بجے کھلی۔آج اس نے نرسری سے چھٹی کی تھی اور زارا کو گزشتہ رات ہی پیغام بھیج دیا تھا کہ آج وہ برہان کے ساتھ فلم کے سیٹ پر جائے گی اس لیے روز کے نرسری کے کام خود ہینڈل کر لے۔

وہ برہان کے ساتھ جانے کے لیے کپڑے نکالنے لگی۔لباس کا انتخاب کرتے ہوئے اسے ایک خیال آیا۔

"اوہ ...میں نے تو اب تک ان سے یہ بھی نہیں پوچھا کہ انہیں کون سا رنگ پسند ہے۔"وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔وہ اس روز برہان کا پسندیدہ رنگ پہننا چاہتی تھی۔ وہ لباس کا انتخاب کرنے میں مصروف ہی تھی کہ برہان کا فون آگیا۔

"صبح بخیر۔ مجھے یاد کر رہی تھی؟ "اس نے فون کرتے ہی ممتحنہ کی حالت کا اندازہ لگا لیا۔

"وہ تو ہر وقت ہی کرتی ہوں۔اب تو آپ کی یادیں نمازوں میں آ کر میر ی عبادت میں بھی خلل ڈالنے لگی ہیں۔"وہ ابھی تک کپڑوں میں الجھی ہوئی تھی۔

"ہونہہ۔ یہ تو غلط ہے،پر مجھے یہ بتایئے کہ میری یادوں کا آپ کی نمازوں میں آنا میرا قصور ہے یا پھر آپ کا؟"اس نے مزاحیہ انداز میں ایک سنجیدہ سوال پوچھا۔

"محبت میں قصور کبھی یک طرفہ نہیں ہوتا،قصور وار آپ بھی اتنے ہی ہیں جتنی کہ میں۔"کوئی رنگ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا، وہ تنگ آ کر بیٹھ گئی۔

"چلیں مان لیتے ہیں آپ کی بات۔مرغوب کبھی مرعوب نہیں ہوتا۔"وہ محبت میں تھا، محبوب کے ہر الزام پر سر تسلیم خم کرنے والا۔

"چھوڑیں یہ سب باتیں،مجھے بتایئے کہ آپ کو کون سا رنگ پسند ہے،جو آپ کو لگتا ہے کہ مجھ پر اچھا لگے گا؟"ممتحنہ نے ساری باتیں پس پشت ڈال کر اپنا مسئلہ بیان کیا۔

"تم کوئی بھی رنگ اوڑھ لو ممتحنہ، تم مجھے ہمیشہ ویسی ہی لگو گی جیسی پہلی نظر میں لگی تھی۔پرفیکٹ۔ "وہ صبح صبح اپنی منگیتر کی تعریف کرنے لگا۔

"تمہیں پتا ہے ممتحنہ !رنگوں کا کوئی دین ایمان،کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ پر جب وہ تمہاری جاگیر بن جاتے ہیں تو انہیں مذہب مل جاتا ہے،اک ایسا مذہب جسے میں سادگی کے نام سے جانتا ہوں۔ "برہان نے اسے یقین دلایا کہ وہ جو بھی پہنے گی،اسے ہمیشہ اچھی لگے گی۔

"ہونہہ۔ٹھیک ہے پھر میں تیار ہونے جا رہی ہوں۔"

"گیارہ بجے تک تیار رہنا، میں ٹھیک وقت پر پہنچ جائوں گا۔"

☆...☆...☆

برہان کے ساتھ ممتحنہ کو سیٹ پر دیکھ کر تو سب حیران ہی رہ گئے پر حیال کو تو جیسے پہلے سے اس بات کا علم تھا کہ ممتحنہ وہاں ضرور آئے گی۔ وہ ذرا بھی حیران

نہ ہوئی پر ممتحنہ کو برہان کے اتنا قریب دیکھ کر جل رہی تھی، اندر ہی اندر راکھ ہو رہی تھی۔

"ارے واہ !بھابی جی بھی آئی ہیں،خوش آمدید ۔آج تو برہان ندیم اپنے کیریئر کی سب سے عمدہ پرفارمنس کا مظاہرہ کرنے والے ہیں،ان کی محبت جو ان کے ساتھ ہے۔ "محمود علی ممتحنہ کو برہان کے ساتھ دیکھتے ہی اس کا استقبال دل و جان سے کرنے لگا۔

"بہت شکریہ۔"ممتحنہ، محمود علی سے ملنے کے بعد حیال کے پاس سلام دعا کے لیے چلی آئی۔

"السلا و علیکم !کیسی ہیں آپ؟ "حیال کے دل میں آیا کہ وہ اس کا گلا دبا دے پر اس نے ضبط کیا۔ اسے ضبط کرنا ہی تھا ورنہ اس کا منصوبہ کام یاب نہیں ہو سکتا تھا۔

"وعلیکم السلام !ممتحنہ نام ہے نا تمہارا؟ بہت مبارک ہو ، میں نے حال ہی میں تمہاری اور برہان کی منگنی کی خبر سنی۔"وہ ممتحنہ کے گلے لگ کر اسے رسمی مبارک باد دینے لگی۔

"بہت شکریہ۔"اور اب وہ نمیر علی سے سلام کرنے لگی۔

"وعلیکم السلام۔ بھئی ماننا پڑے گا !برہان،تمہاری پسند تو واقعی ستائش کے قابل ہے۔ Congratulations on your engagement."ممتحنہ کی قدرتی خوب صورتی نمیر علی کو بھی متاثر کرنے سے نہ روک سکی۔

"تھینکس۔"اس نے بے دلی سے نمیر کو شکریہ کہا اور ممتحنہ کو اس سے تھوڑا دو ر لے جا کر بیٹھ گیا۔

"اسکرپٹ ٹھیک طرح سے پڑھ لیں،پہلا سین رومانی ہو گا۔"محمود علی میک اپ مین کو بلاتے ہوئے کاسٹ کو سین کے بارے میں آ گاہ کرنے لگا۔

"شوٹنگ شروع ہونے سے پہلے ہی تم سے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ شوٹنگ کے دوران جس طرز کا بھی سین ہو گا وہ محض اداکاری ہو گی۔تم پوزیسو ہو جاتی ہو اسی لیے میں نے پہلے ہی قسم کھا لی۔"وہ قسم کھا کر اس کو اپنی وفائوں کا یقین دلانے لگا۔

"یہ اچھا کام کیا آپ نے کہ خود ہی قسم کھا لی ورنہ میں قسم کھا کر خود کہنے لگی تھی کہ شوٹنگ پر جیسی طرز کا بھی سین ہو ،میں پوزیسو ضرور ہوں گی پر دل پر کبھی نہیں لوں گی۔"وہ بھی برہان کی طرح اپنی وفائوں سے اسے روشناس کرنے لگی۔

"میں نے تم سے کہا تھا نا کہ تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا؟ "حیال نمیر علی کو اس کے کام کے بارے میں بتانے لگی۔

"جی جی بالکل۔ میں تو کب سے اسی انتظار میں ہوں کہ کب آپ مجھے حکم دیں اور کب میں اس کی تکمیل کروں۔"وہ حیال کے منصوبے کو عمل میں لانے کے لیے پوری طرح مستعد تھا۔

"برہان کی منگیتر دیکھ رہے ہو؟"وہ دیکھ نمیر کو رہی تھی پر بات ممتحنہ کی کر رہی تھی۔

"جی ۔ بہت ہی خوب صورت ہے۔"وہ تعریف کیے بنا رہ نہ سکا۔

"تم میرا کام کرو گے یا اس کی تعریف؟"اب غور سے سنو۔ تمہیں برہان کی منگیتر کے ساتھ چکر چلانا ہے۔ہر وقت ،ہر لمحہ اس کے قریب رہنا ہے،اس سے باتیں کرنی ہیں۔"وہ اس کی باتیں بڑے غور سے سننے لگا۔

"جب بھی تمہارا کوئی سین نہ ہو، تم اس کے پاس رہو گے،اس سے خوب باتیں کرو گے،اس کی تعریفیں کرو گے ۔پر اسے یہ نہ لگے کہ تم ناٹک کر رہے ہو۔اچھے اداکار ہو تو ادکاری بھی اچھی ہونی چاہیے۔تمہاری اداکاری اچھی ہوئی تو ایوارڈ میں

تمہیں بڑے بڑے پراجیکٹس بھی ملیں گے۔ سمجھے؟"حیال کی آفر کردہ لالچ نے نمیر کو آسکر وننگ پرفارمنس دینے پر مجبو ر کر دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ اگر یہ آج آئی ہے تو روز آیا کرے گی۔آج میں اسے وہم میں جو مبتلا کر دوں گی۔ "وہ اپنے ذہن میں سازشیں بننے لگی۔

☆...☆...☆

وہ سیٹ ڈیفنس کا ایک عالی شان بنگلہ تھا۔ماحول ایسا بنا دیا گیا تھا جیسے بہت رات ہو رہی ہو۔وہ سین بنگلے کے لان میں شوٹ ہو رہا تھا۔مصنوعی بارش کی آواز تھی اور اس کے ساتھ گرج چمک کی بھی۔اس دن کے بعد سے اسے گرج چمک کی آواز سے ڈر نہیں لگتا تھا جس دن سے برہان نے گرج چمک کے متعلق اس کا وہم دور کیا تھا۔

و ہ سین صرف برہان اور حیال کا تھا،لہٰذا نمیر کو موقع مل گیا منصوبے پر عمل کرنے کا۔سین کی ڈیمانڈ کے مطابق دونوں کو پوری طرح بھگو دیا گیا۔

"آپ کیا کرتی ہیں مس ممتحنہ؟"وہ ممتحنہ کے برابر آ بیٹھا۔ممتحنہ کو کچھ عجیب لگا۔

"میں فلورسٹ ہوں۔"وہ بس اتنا کہہ سکی۔

"زبردست !فلورسٹ ہونا تو ہنر کا حصہ ہوتا ہے۔"وہ اس کی تعریفیں کرنے لگا۔

"جی اور ایکٹر ہونا بھی۔"وہ اسے دیکھ کر اس انداز میں دیکھنے لگی جیسے اسے سمجھنے لگی ہو۔

"ہونہہ۔ وہ تو ہے۔ویسے مجھے آپ کی سادگی نے بہت متاثر کیا۔آپ نے تو قدرتی حسن میں بڑی بڑی اداکارائوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔"وہ حیال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا جو سین کے لیے تیار ہو رہی تھی۔

"یہ بات آپ حیال صاحبہ کے سامنے کہہ سکتے ہیں؟"وہ جانتی تھی کہ وہ ایک بڑے اداکار سے بات کر رہی ہے پر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ برہان ندیم کی منگیتر ہے۔

"اگر کر دوں گا، تو شاید اس فلم سے نکالا جائوں گا۔ان کے بارے میں اس انڈسٹری میں کوئی کچھ بھی کہنے کی ہمت نہیں رکھتا۔"برہان جو سین کے لیے ریڈی ہو رہا تھا،ترچھی نظروں سے نمیر کو ممتحنہ سے باتیں کرتے ہوئے دیکھنے لگا۔

"برہان صاحب کے ساتھ آپ کا انٹریکشن کیسے ہوا؟میں بڑا ایکسائیٹڈ ہوں یہ جاننے کے لیے۔"وہ برہان اور اس کے تعلقات کے بارے میں پوچھنے لگا۔

"یہ معاملہ تو پبلک ہو گیا ہے،آپ اتنا پرجوش کیوں ہو رہے ہیں؟ "وہ چڑ چڑا گئی۔

"آئی ایم سوری اگر آپ کو برا لگا تو۔"نمیر کے حساب سے حیال کا تیار کردہ منصوبہ بالکل بھی کام کرنے والا نہیں تھا۔ کیوں کہ اس کے خیال میں ممتحنہ کو نہ اپنی

تعریف سننا پسند تھی نہ اپنی ذاتی زندگی کے بارے میں بتانا،تو بات آگے کیسے بڑھتی۔

سین شروع ہو چکا تھا،ممتحنہ کو نمیر کے ساتھ بیٹھا دیکھنے کے بعد برہان نے بے دلی سے سین شروع کیا۔

"بس ایک مہینے کی ہی تو بات ہے ثمرین،میٹنگ ختم کرتے ہی واپس آ جائوں گا۔"بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔

"بات ایک مہینے کی نہیں،محبت کی ہے ارزان اور محبت میں محبوب کے بغیر ایک مہینہ رہنے کا مطلب جانتے ہیں؟"ثمرین اور ارزان وہ دو کردار تھے جو حیال اور برہان نبھا رہے تھے۔

"میں محبت میں محبوب کے بغیر ایک مہینہ کیا ایک لمحہ بھی رہنے کا تصور نہیں کر سکتا پر یہ سب میں تمہارے لیے ہی تو کر رہا ہوں۔"بارش کی ٹپ ٹپ کی آواز رومانیت میں اضافہ کر رہی تھی۔برہان کو براہ راست اداکاری کرتے دیکھنا اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔

"ہمار ی محبت کے لیے بھی کچھ کر دیں ارزان۔مت جائیں، میں مر جائوں گی۔"ثمرین ارزان کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے آنسو بہا رہی تھی۔ان آنسوئوں اور بارش میں ایک چیز مشترک تھی کہ دونوں مصنوعی تھے۔

"مت روکومجھے اس طرح،میں واقعی ارادہ بدل لوں گا۔"وہ اس کے آنسوئوں کے آگے مجبور ہونے لگا۔

"تو بدل لیں ارادہ،آپ کے بغیر جینا مرنے سے بدتر ہوگا۔موت بھی آ جائے گی اور جنازہ بھی نصیب نہ ہوگا۔"وہ روتے روتے ارزان کے گھٹنوں پر جھک گئی۔

"میرے برہان کو نظر نہ لگے کسی کی۔"ممتحنہ کے دل سے اپنے منگیتر کے لیے دعائیں نکلنے لگیں۔

"مت کیا کرو مرنے کی باتیں،محبت تو دلوں کو زندہ کرنے کا نام ہے ثمرین۔"وہ اسے اپنے قدموں سے اٹھانے لگا۔

"نہیں کروں گی مرنے کی باتیں،بس آپ نہ جا کر مجھے جینے کی ایک وجہ دے دیں۔"اور وہ اس کے سینے سے جا لگی۔

"کٹ۔"محمود علی کے منہ سے'کٹ 'کے الفاظ بولے جا چکے تھے پر وہ برہان کے سینے سے لگی رہی۔یوں لگا کہ'کٹ ' کے الفاظ صرف برہان نے ہی سنے ہوں۔

"کتنی چھچھوری ہے یہ عورت۔ہٹو میرے برہان کے پاس سے۔"ممتحنہ حیال کی اس حرکت کو دیکھ کر آگ بگولا ہو گئی۔وہ دل ہی دل میں اسے برہان سے دور ہونے کا کہنے لگی۔

"حیال سین ختم ہوچکا ہے۔"برہان نے حیال کو بغیر ہاتھ لگائے کہا۔

"اونہہ۔ آئی... آئی ایم سوری۔"برہان کے کہنے پر اس کے حواس بحال ہوئے اور وہ اس سے دور ہو گئی۔

"اٹس اوکے۔"اٹس اوکے کہنے والا برہان نہیں، محمود علی تھا۔

"واہ۔مزا آگیاتمہاری شکل دیکھ کر ممتحنہ ۔ابھی تو صرف ابتدا ہے ،جب معمول بن جائے گا تب برہان تمہارے لیے معمولی بن جائے گا۔"وہ ممتحنہ کا جلا ہوا چہرہ دیکھ دیکھ کر محظوظ ہونے لگی۔

"ویسے برہان اور حیال ایک ساتھ بہت اچھے لگتے ہیں۔کیوں؟اور یہی وجہ ہے کہ ہر کوئی دونوں کو ایک ساتھ دیکھنا چاہتا ہے،پہلے ڈراموں میں اور اب فلموں میں بھی۔"ممتحنہ کے اندر جلتی آگ پر تیل چھڑکنے والا نمیر علی تھا۔وہ اُس کی باتوں پر بہت مشکل سے ضبط کر گئی۔

"اگلا سین رومانی گیت کا ہے،لنچ بریک کے بعد شوٹ ہو گا،سمندر کنارے۔ "محمود علی ان لوگوں کو سین کے بارے میں آگاہ کرنے لگا۔

"اچھا ہوا میں نے قسم نہیں کھائی،ٹوٹ جاتی تو؟ "وہ اپنے آپ میں سوال کرنے لگی۔

"کیسی رہی میری پرفارمنس؟"برہان سین ختم کرتے ہی اپنی منگیتر کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ برہان کے پاس آتے ہی نمیر ممتحنہ سے دور جانے لگا۔

"آپ کی رئیل (Real)لائف پرفارمنس کمال تھی پر حیال طاہر کی رئیل(Real)لائف پرفارمنس لاجواب رہی۔"وہ دونوں باتیں کرتے کرتے لان کے دوسرے حصے کی طرف آ گئے۔باقی لوگوں سے تھوڑا دور۔

"کیا مطلب؟ "برہان کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔

"وہ آپ کو پانا چاہتی ہے برہان۔"ممتحنہ نے دائیں بائیں دیکھتے ہوئے اپنے دل کی بات کہہ دی۔

"تمہیں کیسے پتا؟"برہان کو پہلے لوگوں کی باتوں پر یقین نہیں آتا تھا پر جب ممتحنہ نے اس سے یہ کہا کہ حیال اس میں دل چسپی لیتی ہے تو وہ اس معاملے پر غور و فکر کرنے پر مجبور ہو گیا۔

"اگر تم وہ سین والی بات کر رہی ہو تو تم غلط ہو،اس نے'کٹ 'کی آواز نہیں سنی تھی۔"وہ ممتحنہ کے ساتھ اندر ہی اندر خود کو بھی یقین دلانے لگا پر اسے اب بھی یقین نہیں آیا تھا کہ حیال اسے پسند کرتی ہے، ممتحنہ کی طرح۔

"میں سین کی بات نہیں کر رہی۔جب وہ آپ کی آنکھوں میں دیکھتی ہے تب اس کی آنکھوں کی چمک بتاتی ہے کہ وہ آپ کو پانا چاہتی ہے۔"وہ دونوں لان میں بچھی کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔لنچ انہیں پیش کیا جا چکا تھا۔

"تمہیں میرے ساتھ ساتھ اس کی بھی آنکھوں کو پڑھنے کا تجربہ ہو گیا ہے؟"وہ ایک ہی پلیٹ میں اپنے اور اس کے لیے بریانی نکالنے لگا۔

"تجربہ آنکھیں پڑھنے کا نہیں،آپ سے محبت کرنے کا ہوا ہے،پر آپ کی محبت نے مجھے اتنا تجربہ ضرور دے دیا ہے کہ میں دوسروں کی آنکھوں میں آپ کے متعلق خیالات پڑھ سکوں۔"وہ بریانی ڈالتے ڈالتے رک سا گیا۔

"وہ تو جل کر راکھ ہو گئی تھی،میں برہان کے سینے سے ایسا لگی کہ اس کے سینے سے تیر کی طرح آر پار ہو گئی۔"وہ تزین کو فون کر کے اپنی خوشی کا اظہار کرنے لگی۔

"ایسا کرنے سے کیا وہ تمہارا ہو جائے گا؟"تزین اس کی سہیلی ضرور تھی ،پر اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں تھا کہ وہ اس کی غلط باتوں پر بھی حمایت کرے۔

"وہ میرا کبھی نہیں ہوگا یہ میں جانتی ہوں پر میں اسے اس کا ہونے نہیں دوں گی،اتنا میں بتا دوں۔"اس کا منصوبہ برہان کو اپنا نا نہیں ،ممتحنہ سے علیحدہ کرنا تھاکیوں کہ وہ اتنا ضرور جان گئی تھی کہ برہان کو ممتحنہ سے علیحدہ کرنے کے بعد بھی وہ اس کا کبھی نہیں ہوسکے گا۔

"ہونہہ، تو کیا تم نے اس کی آنکھوں میں میرے لیے محبت دیکھی؟"اس نے پلیٹ میں بریانی نکال کر بیچ میں رکھ دی۔

"غلط کہا آپ نے۔میں نے آپ سے کہا ہے کہ میں نے اس کی آنکھوں میں آپ کو پانے کی خواہش دیکھی۔"وہ برہان کے جملوں کو درست کرنے لگی۔

"ہونہہ۔تو وہ مجھ سے محبت کرتی تھی۔محبت مل نہ سکی اس لیے چھیننا چاہتی ہے۔ Right?"وہ اپنی منگیتر کے ساتھ کھیلنا شروع ہو گیا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا ممتحنہ کی باتوں پر۔

"جی !اور یہ بات ہمارے حق میں بہت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے برہان صاحب۔"وہ اسے اپنے ہاتھوں سے بریانی کھلانے لگی۔

"اگر خطرناک ثابت ہونا ہی ہے، تو صرف میرے یا تمہارے نہیں،ہمارے حق میں ہو تو ٹھیک ہے۔ تم نے کہا تھا نا، ساتھ ڈوبیں گے بھی تو پار بھی جائیں گے۔"وہ ممتحنہ کو اس کے محبت میں کیے گئے دعوے یاد دلانے لگا۔

"ڈوبنے سے بچا بھی تو جا سکتا ہے۔"اب برہان اس کے منہ میں نوالا ڈالنے لگا۔

"عشق کیا ہے،ڈوبنا تو پڑے گا۔"وہ دونوں مسکرانے لگے۔

"میری زندگی میں چاہے کتنی ہی حیال کیوں نہ آئیں،میری زندگی تم ہی رہو گی۔"محبتوں میں ساتھ رہنے کا یقین دلاتے رہنا پڑتا ہے،ایسا کرنے سے ہمیشہ ساتھ رہنے کے آثار بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

☆...☆...☆

وہ لوگ سمندر کنارے پہنچ چکے تھے۔فلم کا دوسرا اور اس دن کا آخری شوٹ وہیں ہونا تھا۔وہ شام کا وقت تھا۔کیمرا، لائٹس ،کاسٹیومز،سب کچھ تیار تھا۔

سین کی ڈیمانڈ کے مطابق حیال اور برہان کو ساحل پر بٹھا دیا تھا۔ایک دوسرے کے بہت قریب۔گیت شروع کیا جا چکا تھا۔

تو موسم ہے کوئی خوشنما

تو روح ہے کوئی جاوداں

کوئی شکوہ نہ شکایت مجھے

رب نے دونوں جہاں دے دیے

برہان سمندر کنارے بیٹھا حیال کی ہتھیلی کو چومنے لگا،اس کی زلفوں کو کان کے پیچھے اڑسنے لگا۔

جائے جہاں تک یہ نظر

پائے تجھے ہی بس ادھر

چاہے ہو کیسا بھی سفر

بن کے تو رہنا ہم سفر

دونوں ایک دوسرے کے گلے سے جا لگے۔ممتحنہ کی آنکھوں سے دو بوند آنسو بے ساختہ بہ نکلے۔

ہاتھوں پہ میرے ہے لکھی

تو جس طرح سے زندگی

میں نے ہے سانسیں اب سبھی

کر دیں تجھی پہ آفریں

حیال برہان کے ماتھے کو چومنے لگی اور برداشت کی ساری حدیں اب ختم ہو چکی تھیں۔

وہ جو ابھی تک ایک ہدایت کار، کوریو گرافر اور نمیر علی کے ساتھ بیٹھی اپنے منگیتر کو ایک غیر لڑکی کے ساتھ رومانی گیت پر رومانس کرتا دیکھ رہی تھی،وہاں سے اٹھ کر تھوڑا دور جانے لگی،برہان اور حیال کی نظروں سے بہت دور۔

گیت اپنے آخری مراحل پر تھا۔وہ اٹھ کر وہاں سے جانے ہی لگی کہ اس کے سیدھے پائوں کے تلوے پر سمندری ریت پر پڑی کانٹے دھار ٹہنی کی دھار چبھ گئی جو ایک بار اس کے تلوے سے لگی تو چمٹی رہی۔ وہ ایک پائوں کے سہارے کھڑی تھی،دوسرا پائوں زمین پر رکھتی تو کانٹے نما دھار اندر گھس جاتی۔وہ چلانے لگی پر اتنا زور سے نہیں کہ برہان کو آواز سنائی دے۔

اس کی چیخ بھی بناوٹ سے پاک تھی۔اس کے چلانے پر نمیر ،جو اس کے قریب ہی تھا اس کے پاس آ گیا اور فوراً اس کے پیر سے وہ کانٹے نما دھار نکالنے لگا۔

برہان کی نظر ممتحنہ پر پڑی جس کی شکل صاف بیان کر رہی تھی کہ وہ تکلیف میں ہے۔ آنکھیں چھوٹی ہو گئی تھیں اور ہونٹ دانت تلے دب گئے تھے۔ وہ شوٹ کو بیچ میں ادھورا چھوڑتا اس کے پاس دوڑتا ہوا آ گیا۔ برہان کے بھاگنے سے پہلے

حیال کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا اور جیسے ہی برہان نے اپنی منگیتر کو تکلیف میں دیکھا، تب اس نے کچھ اور دیکھنا ضروری نہ سمجھا ،نہ فلم کا شوٹ، نہ گیت، نہ اداکاری۔ حیال اسے اپنے پاس سے جاتا دیکھ،دیکھتی ہی رہ گئی۔

"کیا ہوا ممتحنہ،تم ٹھیک تو ہو؟"وہ نمیر کو اس کے پاس سے ہٹا کر اسے سہارا دینے لگا۔

"اتنا بڑا حادثہ نہیں ہوا تھا کہ آپ شوٹ ادھورا چھوڑا کر میرے پاس دوڑتے ہو ئے آ جائیں۔ "کانٹا چبھنے کی وجہ سے اس سے صحیح طرح چلا نہیں جا رہا تھا۔ وہ برہان کے رحم و کرم پر تھی۔

"حادثہ چھوٹا ہو یا بڑا ،تمہارے ساتھ ہو تو میرے لیے بہت ہی بڑا ہو گا۔"وہ اسے سہار ا دے کر بٹھانے لگااور اسپاٹ بوائے سے فرسٹ ایڈ بکس منگوا کر اس کے تلوے پر مرہم لگانے لگا۔

"جتنی خدمت کروانی ہے کروا لو، پر جب میں برہان کی خدمت کرنے لگوں گی،تب تمہاری خدمت کرنے کے لیے تمہارے پاس ہر کوئی ہو گا، بس برہان نہیں ہو گا۔"وہ ممتحنہ کو شاطر نظروں سے دیکھنے لگی۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں برہان ۔پلیز آپ اپنا شوٹ جاری رکھیں۔"ممتحنہ کے لاکھ منتیں کرنے پر برہان مانتے ہی بن پڑااور جو گیت ادھورا چھوڑا تھا اسے مکمل کیا۔

☆...☆...☆

"مجھے اسے تمہارے ساتھ دیکھ کر بالکل اچھا نہیں لگا۔"وہ برہان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر واپس جا رہی تھی کہ برہان اس سے گویا ہوا۔

"میں آپ کی وجہ سے پوزیسسو ہو سکتی ہوں تو کیا آپ میری وجہ سے نہیں ہو سکتے؟"وہ اس کی محبت کا امتحان لینے لگی۔

"تو اب بدلہ لو گی؟"وہ اسے گھورنے لگا۔

"بدلہ تو نفرت میں لیا جاتا ہے،محبت میں تو امتحان لیا جاتا ہے۔"وہ بھی اسے گھورنے لگی۔

"تو کس بات کا امتحان لے رہی تھیں وہاں؟میرے صبر کا؟"اس نے گاڑی کی رفتار تھوڑی تیز کر دی۔

"جی بالکل !جس طرح میں نے آپ کو اور حیال کو ساتھ دیکھ کر صبر کیا اسی طرح چاہتی تھی کہ آپ کا بھی صبر دیکھوں۔"وہ اسے گاڑی کی رفتار تیز کرتا دیکھ کر مسکرانے لگی۔

"تمہارا صبر تو لاجواب رہا پر میرا صبر جواب دے گیا ممتحنہ۔"فی الحال گاڑی کا پٹرول جواب دے رہا تھا، لہٰذا اس نے گاڑی کا رُخ پٹرول پمپ کی جانب موڑ دیا۔

"بس، یہی کہنا چاہ رہی تھی آپ سے کہ جس طرح آپ کا صبر جواب دے سکتا ہے اس طرح میرا بھی دے سکتا ہے۔"وہ اپنے پرس سے پانی کی بوتل نکال کر پانی پینے لگی۔

"میں نے کہا تھا نا تم سے،کسی بھی سین کو دل پر مت لینا؟"وہ اسے کچھ باتیں یاد دلانے لگا۔پٹرول بھرا جا چکا تھا۔

"دل پر نہ لینے کا حق کیا صرف مجھے ہی ہے؟آپ کے کھاتے میں بھی یہ حق اسی شدت کے ساتھ لکھا گیا ہے جس طرح کہ میرے۔"وہ بھی اسے کچھ باتیں یاد دلانے لگی۔

"ممتحنہ جہاں میں تھا وہاں ایکٹنگ ہو رہی تھی پر جہاں تم تھی وہاں سب رئیل تھا۔"پمپ سے نکلتے ہی گاڑی کی رفتار اور تیز ہو گئی اور ممتحنہ اندر ہی اندر ہنسنے لگی۔

"غلط !ایکٹنگ تو وہاں بھی چل رہی تھی جہاں میں تھی، نمیر علی کی۔"وہ جو بہت دیر سے ایک بات دل میں بٹھائے تھی،بالآخر زبان پر لے ہی آئی۔

"کیا مطلب؟ نمیر علی کی ایکٹنگ؟"وہ بوکھلا گیا۔

"مطلب یہ کہ حیال نے نمیر علی کو مہرہ بنایا ہے ہم دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کرنے کے لیے۔اب پلیز اس بات کی تفصیلات پوچھنے مت بیٹھ جایئے گا۔میں یہ بات یقین کے ساتھ کہہ رہی ہوں۔"وہ حیال کا منصوبہ اچھی طرح سمجھ چکی تھی۔

"جو بھی ہے،بس مجھے اس کا تمہارے ساتھ باتیں کرنا، ہنسنا مسکرانا،پائوں سے کانٹا نکالنا اچھا نہیں لگا۔"گاڑی کی رفتار رفتہ رفتہ کم ہونے لگی۔

"میری زندگی میں چاہے کتنے ہی نمیر کیوں نہ آئیں،میں صرف آپ ہی کو چاہوں گی۔"ممتحنہ کے یقین دلاتے ہی برہان نے اپنا دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھوں پر مضبوطی سے رکھ دیا۔

"ایک بات کہوں؟محبت میں جب درمیان میں دیوار آ جائے تو اسے گرایا نہیں جاتا،خاطر میں نہ لاتے اسے پھلانگا جاتا ہے۔چاہے حیال ہو یا نمیر،ہم خاطر میں ہی نہیں لائیں گے۔"وہ اس کے ہاتھ چومنے لگا۔

☆...☆...☆

وہ گھر پہنچی تو آٹھ بج چکے تھے۔عنایہ بیگم ہمیشہ کی طرح آٹھ بجتے ہی ٹی وی کے آگے بیٹھ گئیں۔

"امی۔آج میری خاطر ٹی وی کو سائیڈ پر رکھ دیں۔"

سلام دعا کرنے کے بعد وہ عنایہ بیگم کے برابر آبیٹھی۔حارث ابھی تک آفس سے نہیں آیا تھا۔موقع اچھا تھا عنایہ بیگم سے بات کرنے کا۔

"میری جان کیا ہوا ہے؟"ممتحنہ کے کہتے ہی عنایہ بیگم نے ریموٹ کا لال بٹن دبایا اور اپنی بیٹی کے لیے پریشان ہو گئیں۔

"خیریت نہیں ہے امی۔وہ ہمارے بیچ آ گئی ہے،اب اسے کیسے دور کروں یہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔"وہ عنایہ بیگم کے گلے لگ کر اپنی محبت کی موجودہ صورت حال کا اظہار کرنے لگی۔

"کون آگئی بیچ میں مجھے بتائو۔میں ضرور تمہاری مدد کروں گی۔"وہ اس کے آنسو پونچھتے پونچھتے اس سے تمام تر تفصیلات پوچھنے لگیں۔

سننے کے بعد وہ واقعی پریشان ہو گئیں۔

"میں نے تم سے کہا تھا نا کہ برہان کو شوبز میں مزید کام کرنے کی اجازت نہ دیتی،پر تم نے دی۔اب بھگتو۔"عنایہ بیگم بہت غصہ ہوئیں۔

"بھگت ہی رہی ہوں۔'ہاں تو کر ہی دی تھی میں نے،اب فوراً' نا 'کہہ کر ان کے دل میں بال نہیں آنے دے سکتی۔"اسے اپنی کی گئی غلطی پر پچھتاوا ہونے لگا۔

"اگر وہ پہلے اس سے محبت کرتی تھی تو اب یہ تمہارے لیے نقصان دہ ہے۔"عنایہ بیگم جانتی تھیں کہ ان کی صاحبزادی کتنی سادہ اور معصوم ہے،اس لیے وہ اپنی بیٹی کو دلاسا دینے کے بجائے اسے محبت میں مضبوط بنانا چاہ رہی تھیں۔

"جانتی ہوں،میں کیا کروں اب؟"وہ عنایہ بیگم کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہوئی تھی۔

"ممتحنہ بیٹا ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔عورت اگر کسی کو اپنا بنالے تو اسے کبھی کسی اور کا ہونے نہیں دیتی اور اگر کسی سے محبت کر لے تو پھر اسے اپنا کر کے ہی رہتی ہے۔"وہ مشورے دینے سے پہلے اسے آنے والے طوفان سے آگاہ کرنے لگیں۔

"تو پھر یہاں جنگ دو عورتوں کی ہے،وہ اگر اسے اپنا بنا کر رہے گی تو میں بھی اسے اس کا نہیں ہونے دوں گی۔"ممتحنہ کے اندر سچی محبت کا جذبہ دیکھ کر عنایہ بیگم کو خوشی ہوئی۔

"شاباش !اور برہان کو اپنا بنا کر رکھنے کی اور کسی اور کا نہ ہونے دینے کے لیے تمہیں روز برہان کی نظر میں اس کے آس پاس رہنا ہو گا اس لیے تم روز اس کے ساتھ شوٹ پر جایا کرو گی۔"وہ اپنی بیٹی کو اس کی منگنی اور اس سے بھی کہیں زیادہ اہم اس کی محبت کا تحفظ کرنے کا مشورہ دینے لگیں۔

"ہونہہ...پر...ابو سے کیسے اجازت مانگوں گی؟مجھ سے اجازت نہیں مانگی جائے گی امی۔"

حارث بھلے بہت اچھا باپ تھا پر وہ اپنے ابو کے نام سے بھی ڈرتی تھی اور وہ ڈر عزت کا دوسرا نام تھا۔

"اس کی تم فکر مت کرو۔جب میں تمہارے ابو کو تمہارا معاملہ بتائوں گی تو وہ خود وہی مشورہ دیں گے جو میں نے تمہیں دیا۔"وہ اپنی بیٹی کو اپنے شوہر کے خیالات سے آگاہ کرنے لگیں۔

"اور ایک بات یاد رکھنا میری جان،جیت ہمیشہ سچی محبت کی نہیں ہوتی،کچھ کہانیاں ادھوری بھی رہ جاتی ہیں اور ان کہانیوں کے ادھورا رہنے کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حریف بہت طاقتور ہوتا ہے اور ہم اپنی محبت کو بس اس دعا کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں کہ ہماری محبت تو سچی ہے،امر ہو جائے گی۔ہاتھ پیر

چلانے پڑتے ہیں،لڑنا پڑتا ہے،جان دینا پڑتی ہے،تب جا کر کہیں یہ داستان مکمل ہوتی ہے۔"محبت کی ادھوری کہانی اور مکمل کہانی کی تشریح بیان کرنے والی وہ عنایہ بیگم تھیں۔

"امی،آپ کا بہت شکریہ،مجھے مشورہ دینے اور انجام سے آگاہ کرنے کا بھی۔آئی لو یو۔"وہ اپنی امی کو بوسہ دینے لگی۔

"اب تم بھی ٹی وی دیکھ لو،تھک گئی ہو گی،جائو فریش ہو کر آ جائو۔"عنایہ بیگم سے اس کی ذہنی تھکن نہ دیکھی گئی۔

☆...☆...☆

"کل ایک بہت بڑا شوٹ ہے ہمارے لیے۔"حیال نے گھر پہنچتے ہی اسکرپٹ کو تھوڑا بہت پڑھنے کے بعد نمیر علی کو فون کیا۔

"اچھا !وہ کیسے؟"نمیر کے کردار کی انٹری فلم میں کچھ وقت کے بعد کی تھی اس لیے وہ اسکرپٹ کے ابتدائی سین سے ناواقف تھا۔

"وہ ایسے کہ کل شوٹنگ پر آگ لگنے والا سین ہے اور یقینا مصنوعی آگ کا استعمال کیا جائے گا۔"وہ کچھ سوچ بچار کرنے لگی۔

"تو؟"نمیر کو تجسس ہوا۔

"تو یہ کہ اب یہ تمہارے اوپر ہے کہ تم اس نقلی آگ کو کیسے اصلی آگ میں تبدیل کرتے ہو۔یہ کام کر کے تم مجھے نہال کر دو گے اور میں تمہیں۔بس کچھ بھی کر کے تمہیں میرا یہ کام کرنا ہے، سمجھ گئے؟"

اسے بس یہی سمجھ آیا کہ اس نے نقلی آگ کی جگہ اصلی آگ لگانی ہے باقی وہ یہ سمجھنے سے قاصر رہا کہ اصلی آگ کا استعمال ہو گا کس پر۔

"کام ہو جائے گا"!وہ اسے یقین دلانے کے بعد فون بند کرنے ہی لگا تھا کہ حیال گویا ہوئی۔

"تمہارا یہ کام کرنے کے بعد تمہیں ایک بڑا پراجیکٹ کچھ اس طرح ملے گا جیسے تمہاری کوئی نیکی کا صلہ ہو۔"اس نے آخر تک اسے لالچ دکھائی تا کہ وہ دل لگا کر اپنا کام کر سکے۔

"ویسے بڑی ہی کوئی بے مروت قسم کی عورت ہے۔مجھے بڑے پراجیکٹس مل جائیں پھر میں تو اس کے منہ بھی نہیں لگوں گا۔کیا کرتے ہو تم نمیر،اتنی شاطر عورت کے فین بننے چلے۔"فون رکھتے ہی نمیر اس سنگ دل عورت کو گالیاں دینے لگا۔

☆...☆...☆

"صحیح مشورہ دیا تم نے اسے،ہمیں ہی اپنی بیٹی کو مضبوط بنانا ہو گا ورنہ زمانہ تو اتنا برا ہے کہ ہماری پھول جیسی بیٹی کو روند دے گا۔ "عنایہ بیگم اپنے کمرے میں حارث کو اس روز ممتحنہ کے ساتھ ہونے والے تمام تر واقعات سے آگاہ کرنے لگیں۔

"میں بھی یہی سوچتی ہوں ۔اسے روز برہان کے ساتھ جانا چاہیے اور رہی بات اس کی حفاظت کی تو یقینا برہان اس فرض سے پوری طرح واقف ہے۔ "عنایہ بیگم اپنی بات ختم کر کے حارث کو چائے لینے کا اشارہ کرنے لگیں جو سائیڈ ٹیبل پر کافی دیر پہلے سے رکھی تھی۔

"میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب میں روز آپ کے ساتھ شوٹنگ پر جایا کروں گی۔"عشا کی نماز ادا کرنے کے بعد اس کے موبائل پر برہان کا فون آیا۔

"اتنی بڑی خوش خبری اتنے عام سے انداز میں سنا رہی ہو؟یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ میرا آئینہ میرے ساتھ رہے گا۔"ممتحنہ کے منہ سے یہ خوش کن خبر سنتے ہی اس کا دل باغ باغ ہو گیا۔

"ہونہہ ... نظر تو رکھنا پڑتی ہے۔"اسے اپنی امی کی کہی باتیں یاد آنے لگیں۔

"اب مجھ پر نظر رکھو گی؟"برہان سنجیدہ ہو گیا۔

"نظر اس پر رکھی جاتی ہے جو آپ کی نظروں سے اوجھل ہو پر آپ کی تو رہائش ہی میری نظروں میں ہے۔"برہان کی سنجیدگی مسکراہٹ میں بدل گئی۔

"میں اس پر نظر رکھوں گی۔"ممتحنہ کے ذہن پر حیال پوری طرح سوار ہو چکی تھی۔

"تم اسے مجھ سے زیادہ اہمیت دینے لگی ہو۔"وہ اس پر طنز کرنے لگا۔

"نہ چاہتے ہوئے بھی محبت ایسی صورت حال پیدا کر دیتی ہے کہ محبوب سے زیادہ محبوب پر نظر رکھنے والے کو اہمیت دینا پڑتی ہے۔ "ممتحنہ نے جب سے حیال کی آنکھوں میں برہان کو پانے کی خواہش دیکھی تھی،اسے اس سے نفرت ہونے لگی تھی۔

"وہ کیا بگاڑ لے گی ہمارا جب ہمیں کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔"وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا کہ حیال ان کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔

"اس کی حرکتیں یہی بتا رہی تھیں کہ وہ بہت کچھ بگاڑ سکتی ہے۔اوہ جب وہ ہمارا سب کچھ بگاڑ دے گی تب ہمیں احساس ہوگا کہ ہمیں اب تک فرق کہیں نہیں پڑا۔"وہ اسے فرق نہ پڑنے کا انجام بتانے لگی۔

"ہونہہ۔آج مجھے بھی اس بات کا اندازہ ہو گیا کہ وہ مجھ میں بہت پہلے ہی سے دل چسپی لیا کرتی تھی۔تمہاری کہی باتوں پر بہت غورو فکر کیا پھر اس کے ساتھ گزارے گئے اب تک کے لمحات کے بارے میں،تب جا کر مجھے اندازہ ہوا کہ وہ مجھ میں دل چسپی ہی نہیں،مجھ سے یک طرفہ محبت کرتی تھی۔"وہ اسے اپنے شبہات اور اعتماد سے آگاہ کرنے لگا۔

"سچی محبت میں امتحانات ضرور ہوتے ہیں برہان۔میں ہمیشہ یہی سوچتی رہتی تھی کہ اگر ہماری محبت سچی ہے تو اب تک امتحانات کا شکار کیوں نہیں ہوئی۔وہ تو بھلا ہو حیال طاہر کا ،کم از کم اس کے ہمارے درمیان آنے پر مجھے اس بات پر تو یقین ہوا کہ ہماری محبت واقعی سچی ہے۔"

اس سے پہلے کہ برہان کوئی تلخ بات کرتا ،اس نے اپنی بات جاری رکھی۔

"یقین پہلے بھی تھا پر بار بار یہی خیال آتا تھا کہ محبت سچی ہے تو امتحانات کا شکار کیوں نہ ہوئی۔"حیال کا ان کے درمیان آنے پر کچھ تو فائدہ ہوا تھا۔

"وہ مجھے تم سے چھیننے کی بہت کوشش کرے گی۔"برہان کو وہ سینے سے لگنے والا سین یاد آ گیا۔

"جی بالکل !صرف کوشش ہی کر سکتی ہے وہ۔"وہ ہنسنے لگی۔

"تو پھر کل چل رہی ہو نا میرے ساتھ اس کی ایک اور کوشش دیکھنے؟"اسے ممتحنہ کا اپنی محبت کے تحفظ کے لیے قدم اٹھانا اچھا لگا۔

"جی چلوں گی،اس کی ایک اور ناکام کوشش کا نظارہ کرنے۔"وہ دونوں قہقہے مارنے لگے۔

☆...☆...☆

وہ برہان سے بات کرتے کرتے ہی سو گئی تھی۔اس کی آنکھ پھر فجر کے وقت کھلی۔ اس نے وضو کیا اور دوپٹا سر کے گرد باندھنے کے بعد نماز ادا کرنے لگی۔

وہ ڈر آج بھی اس کے آس پاس رہا۔محبت کا فرض سے قضا ہوجانے کا ڈر۔پر اب اس ڈر کی شدت پچھلے دنوں سے کم تھی۔پہلے وہ ڈراسے ڈراتا تھا پر اب اسے اس ڈر کے ساتھ نماز فجر کی عادت ہوگئی تھی۔

وہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد سو گئی،اس کی آنکھ صبح آٹھ بجے کھلی۔وہ فریش ہوتے ہی کچن میں ناشتا بنانے آگئی۔

"تو پھر تیار ہو جنگ کے لیے؟"اس کو کچن میں آتا دیکھتے ہی عنایہ بیگم نے سوال کیا جو حارث کے لیے ناشتا بنانے میں مصروف تھیں۔

"تیار ہوں۔"اب وہ فریج سے انڈا نکالنے لگی۔

"آج شوٹ کتنے بجے ہے؟"وہ ایک طرف حارث کے لیے پراٹھا بنا رہی تھیں تو دوسری طرف ممتحنہ کے آملیٹ کے لیے فرائی پین چڑھانے لگیں۔

"شام کو ہے۔آج میں نرسری جائوں گی پھر وہیں سے برہان پک کرلیں گے۔"عنایہ بیگم نے اصرار کیا کہ اپنی بیٹی کا ناشتا خود بنا دیں گی پر ممتحنہ ان کے اصرار کو خاطر میں نہ لائی۔

"چلو یہ اچھا ہے۔نرسری بھی ہو آئو گی اسی بہانے۔"وہ حارث کا ناشتا ٹیبل پر لے جانے لگیں۔

"صبح بخیر میری گلابو۔کیسی ہے میری پھول سی بیٹی؟"حارث صبح صبح اپنی بیٹی کی شکل دیکھتے ہی کھلکھلا سا جاتا۔

"میں بالکل ٹھیک۔آپ بتائیں؟"وہ اپنا ناشتا بھی حارث کے پاس لے آئی اور اپنے اور حارث کے لیے اپنے ہاتھوں کی بنی چائے بھی۔

"تمہاری امی نے مجھے سب بتا دیا اور میں بھی وہی چاہتا ہوں جو تمہاری امی چاہتی ہیں۔"ممتحنہ تو اپنی امی سے پوچھنا ہی بھول گئی تھی کہ اس کی صورت حال جاننے کے بعد ابو کے کیا تاثرات تھے۔

"تھینک یو ابو۔بس آپ دعا کیجیے گا۔"اس نے ناشتا کرنا شروع کر دیا۔

نرسری پہنچتے ہی ممتحنہ نے زارا کو سارا واقعہ سنا دیا جو اس کے ساتھ پیش آیا۔

"مجھے تو حیال لگتی ہی ایسی تھی،دوسروں کے حق پر ڈاکا ڈالنے والی۔خیر،تمہارے امی ابو نے صحیح فیصلہ کیا،تمہیں زیادہ سے زیادہ برہان بھائی کی نظروں کے سامنے رہنا چاہیے خاص کر اس وقت جب و ہ شوٹ پر ہوں،حیال کے ساتھ۔"گزرے ہوئے کل کا واقعہ سنتے ہی زارا اپنی سہیلی کے لیے پریشان ہوگئی۔

"ہونہہ"...وہ دونوں اس دن کے آرڈرز تیار کرنے کے لیے پھول چننے لگیں۔

دوپہر کا ڈیڑھ بج چکا تھا۔آج ممتحنہ کی گل کاری کی کلاس بھی تھی۔اس کے کہنے سے پہلے ہی زارا تمام آرڈرز لے کر نرسری سے چلی گئی۔

"میں جا رہی ہو ں آرڈرز پہنچانے۔تم بے فکر ہو کر لیکچر دینا۔Will get back to you soon۔"اور وہ چلی گئی۔

آج اسے گل اشنھ پر لیکچر دینا تھا۔وہ اپنے لیپ ٹاپ سے ضروری معلومات اکٹھا کرنے کے بعد لان میں گل اشنھ کے پودے سجانے چلی گئی۔

آج اس نے بے بی پنک رنگ کی کرتی زیب تن کی تھی۔بال پونی میں باندھ لیے اور اُن میں گلابی رنگ کا گل اشنھ لگا لیا اور لیکچر دینے کے لیے تیار ہو گئی۔

آج پھر ہلکی ہلکی بارش نے نرسری کا سما باندھ لیا تھا۔نرسری کے ہر پھول ہر پودے پر بارش کی بوندیں گرنا شروع ہو گئیں۔اسٹوڈنٹس آنے لگیں اور وہ چھتری ان کے حوالے کرنے لگی۔

"منگنی ہو جانے پر بہت سی مبارک باد۔ "جو جو اسٹوڈنٹ نرسری میں داخل ہوتی، ممتحنہ کو اس کی منگنی پر مبارک باد دینے لگتی۔

"صرف مس فلورسٹ کو ہی مبارک باد دی جائے گی؟"برہان بھی نرسری آ پہنچا۔

"آپ آج بھی آ گئے برہان؟"برہان کے روز روز نرسری آنے پر وہ تنگ آ گئی تھی۔

"تمہاری خوشبو لے آئی مجھے یہاں تک۔میں راستہ بھٹک گیا تھا،تمہاری خوشبو کا پیچھا کرتے کرتے یہاں تک آیا ہوں۔"وہ بارش میں بھیگنے کے باعث چھینکنے لگا۔ممتحنہ نے فوراً اسے اپنی چھتری کی لپیٹ میں لے لیا۔

"کسی شاعر نے کہا ہے کہ' ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں،مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں اور میں تمہیں دیکھ کر اس شعر میں بس تھوڑی بہت تبدیلی کروں گا۔ "ممتحنہ اپنے آس پاس اسٹوڈنٹس کو دیکھتی اس سے اپنی چھتری سمیت دور ہونے لگی پر

اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔اب برہان کے سر پر ممتحنہ کی چھتری نہیں تھی پر اس کے ہاتھ میں ممتحنہ کا ہاتھ ضرور تھا۔

"ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں۔" وہ اسٹوڈنٹس کی پروا کیے بغیر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے برستی بارش میں اسے اپنے دل کے حال سے آگاہ کرنے لگا۔

"آپ کی شاعری ختم ہو گئی؟اب میرا ہاتھ چھوڑنا پسند کریں گے؟"تمام اسٹوڈنٹس ان کے درمیان محبت کو دیکھ کر محظوظ ہوئے جا رہی تھیں۔

"جس شاعر کا خواب ہی تم ہو،اس کی شاعری کی کتاب کا کوئی اختتام ہو سکتا ہے بھلا؟"اس نے ممتحنہ کو شاعر کے خواب سے تشبیہ دینے کے بعد اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"آ...آ...اچھوں۔"اب کی بار وہ جان بوجھ کر چھینکے لگا۔

"اب یہ چھتری آپ کے پاس نہیں آئے گی۔"وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اسے اپنے پاس بلانے کے لیے چھینک رہا ہے۔

"یہ لیجیے، گزارا کیجیے۔"اس نے لیکچر شروع کرنے سے پہلے دوسری چھتری برہان کے حوالے کر دی۔وہ جانتی تھی کہ برہان کو صرف اس کی چھتری کا سہارا چاہیے، چناں چہ وہ اس پر طنز کرنے لگی۔

"السلام و علیکم دوستو !آج میں آپ سے یہ ہرگز نہیں پوچھنے والی کہ آج کون سا پھول ہماری محفل کی شان بنے گا۔وہ اس لیے کیوں کہ میں جانتی ہوں اس کا نام آپ کو نہ انگریزی میں آتا ہوگا اور نہ اردو میں۔"تمام اسٹوڈنٹس اپنے اردگرد سجے ہلکے جامنی رنگ کے پھولوں کو تکنے لگیں۔کچھ اس طرح جیسے وہ اس پھول کو پہلی بار دیکھ رہی ہوں۔برہان بھی ان میں شامل تھا۔

"اس پھول کا شمار دنیا کے دس خوب صورت ترین اور رومانی پھولوں میں ہوتا ہے۔اسے ہم انگریزی میں کہتے ہیں آرکڈ(Orchid)اور اردو میں گل اشنھ۔"سب کو انگریزی والا نام تو ہضم ہو گیا پر اردو والا نام کچھ عجیب سا لگا۔

"واٹ؟ "تین چار اسٹوڈنٹس نے اس پھول کا نام سنتے ہی سوال کیا۔

"گل اشنھ۔الف، شین،نون، دو چشمی ھ۔"برہان نے ان اسٹوڈنٹس کو اطمینان سے اس پھول کا نام بتایا۔ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ برہان کے سامنے ممتحنہ اپنا منہ کھولے اور وہ اس کی زبان سے نکلا ایک حرف بھی فراموش کر دے۔

"ہونہہ۔"برہان کے کہتے ہی سب کو اس پھول کا نام سمجھ آ گیا اور سب نے اپنی کاپی پر لکھ لیا۔ برہان کے منہ سے اس پھول کے صحیح ہجے سن کر وہ حیران رہ گئی اور اسے نظر بھر کر دیکھنے لگی۔

"میں چاہتی ہوں کہ اب آپ لوگ ایک ایک گل اشنھ توڑ لیں۔"سب اپنے پاس رکھے پودوں میں سے ایک گل اشنھ توڑنے لگے پر برہان،وہ اس کے پاس آ کر اس کے بالوں میں لگا گل اشنھ نکالنے لگا۔

"یہ کیا طریقہ ہے برہان؟آپ کو اپنے آس پاس لگے ہزاروں کی تعداد میں گل اشنھ نظر نہیں آ رہے؟"ممتحنہ برہان کا یہ رویہ دیکھ کر تلملا سی گئی۔

"جب سامنے محبت ہو تو نظریں اِدھر اُدھر دیکھنے کا گناہ نہیں کیا کرتیں۔"وہ اس کے کانوں میں سرگوشی کرتا ہوا اس کے بالوں سے پھول چرا لے گیا۔

"آپ سدھرنے والی قوموں میں سے نہیں ہیں۔"وہ محبت میں طنز کرنے لگی۔

"محبت چاہے سنوار دے یا برباد کر دے،عاشق دونوں صورتوں میں اسے سدھرنے سے ہی تشبیہ دیا کرتے ہیں۔"وہ محبت میں فنا ہو کر سنورنے والوں میں سے تھا۔

"یہاں تو آپ صرف کچھ ہی رنگ و اشکال کے گل اشنھ دیکھ رہے ہیں۔ دنیا میں اس پھول کی پچیس ہزار سے زائد قسمیں ہیں۔ وہ بھی ایک لاکھ سے زائد ورائٹی کے ساتھ۔"ایک لاکھ کے الفاظ سنتے ہی سب دنگ رہ گئے۔

"اچھا ہوا میں تمہیں پھولوں سے تشبیہ نہیں دیا کرتا، ان جیسے تو اور بھی دنیا میں موجود ہوتے ہیں،پھر میں تمہیں ان پھولوں سے تشبیہ دے کر محبت میں شرک کیسے کر سکتا ہوں؟"وہ دل ہی دل میں ممتحنہ کا مقام اٹھانے لگا۔

"یہ کراچی جیسے شہر میں بڑی مشکل سے اگائے جاتے ہیں کیوں کہ انہیں اگانے کے لیے بہت زیادہ ہیومڈٹی (Humidity)یعنی نمی کی ضرورت ہوتی ہے تبھی یہ پھول یہاں زیادہ تر برسات کے موسم میں کھلتے ہیں۔"سب کی نظریں گل اشنھ پر جم گئیں۔اس پھول کی خوشبو بہت متاثر کن تھی۔

"اب آتے ہیں اس پھول کے سمبل یعنی علامات پر۔"

وہ انہیں گل اشنھ کی علامات کے بارے میں بتانے ہی لگی کہ اتنے میں زارا بھی واپس آ گئی۔

"السلام و علیکم ! ارے برہان بھائی بھی آئے ہوئے ہیں۔ "اس نے اجتماعی سلام کے بعد برہان کی طرف دیکھا۔

"وعلیکم السلام سالی صاحبہ کیسی ہو؟اور احمر کیسا ہے؟"وہ تینوں احمر کانام سنتے ہی ہنس پڑے۔

"میں ٹھیک ہوں بالکل۔میں ذرا چائے ناشتے کا دیکھتی ہوں۔"وہ نرسری کے کچن کی طرف جانے ہی لگی کہ برہان نے اسے روک لیا۔

"چائے ناشتا بھی ہو جائے گا،ابھی یہاں آ کر بیٹھو۔"وہ اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا۔اس نے اپنے ہونے والے بہنوئی کی بات کی لاج رکھی اور اس کے برابر آ کر بیٹھ گئی۔

"تو ہم بات کر رہے تھے گل اشنھ کی علامات کی۔یہ خوب صورت پھول علامت ہے محبت کی،خوب صورتی کی، تخیل کی اور مقناطیس کی۔"وہ بتاتی گئی اور سب لکھتی گئیں۔

"پھر تو آپ کو یہ پھول ممتحنہ ہی کو دینا چاہیے۔"زارا، برہان کے ساتھ کھسر پھسر کرنا شروع ہوگئی۔

"ہونہہ... صحیح کہہ رہی ہو تم۔وہ میری محبت بھی ہے اور خوب صورتی کی انتہا بھی۔ اس کی وجہ سے میں تخیل میں رہتا ہوں،اور اس میں ایسا مقناطیس بھی ہے جو مجھے

نہ صرف اپنی طرف کھینچتا ہے اور اپنے سے دور جانے سے روکتا بھی ہے۔"وہ گل اشنھ کی علامات کو ممتحنہ کی چند خوبیوں سے تشبیہ دینے لگا۔

"مختلف رنگ کے گل اشنھ مختلف مطالب کی نشاندہی کرتے ہیں۔"اب وہ اپنے پاس رکھی فلورل بکٹ میں سے ایک ایک کرکے مختلف رنگ کے گل اشنھ نکالنے لگی۔

"سب سے زیادہ نیلے رنگ کا گل اشنھ پایا جاتا ہے اور گل اشنھ کا نیلا رنگ انوکھے پن یا نرالے پن کی نشاندہی کرتا ہے۔"سب سے پہلے اس کے ہاتھ میں نیلے رنگ کا گل اشنھ آیا۔

"یہ تم پر سوٹ کرے گا۔تم سب سے الگ سب سے جدا ہو۔"وہ دل ہی دل میں نیلے گل اشنھ کو ممتحنہ کو دینے کے بارے میں سوچنے لگا۔

"لال رنگ کا گل اشنھ طاقت اور بہادری کی علامت ہے۔"اب اس کے ہاتھ میں لال رنگ کا گل اشنھ تھا۔

"یہ بھی شاید تم پر سوٹ کرے گا۔تمہاری محبت میں کتنی طاقت اور کتنی بہادری ہے۔ میرا دل کہتا ہے کہ اس بات کا اندازہ بھی مجھے بہت جلد ہو جائے گا۔"

پنک یعنی گلابی رنگ کا گل اشنھ معصومیت، صنف نازک اور سادگی کی علامت ہے۔ "برہان کی نظر اپنے ہاتھ میں پکڑے گلابی گل اشنھ پر پڑی،اسی رنگ کا گل اشنھ اس وقت ممتحنہ کے ہاتھ میں تھا۔

"یہ تو صرف تم ہی پر سوٹ کرے گا۔سادگی،معصومیت اور صنف نازک،یہ سب تو تمہاری نمایاں خوبیوں میں شامل ہیں۔"وہ دونوں اپنے ہاتھوں میں پکڑے گلابی گل اشنھ کو دیکھتے ہی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور ایک دوسرے کے خیالات سے ملاقات کرنے لگے۔

"سفید رنگ کا گل اشنھ احترام،عاجزی ،پاکیزگی اور نفاست کی علامت ہے۔"اب اس کے ہاتھ میں سفید گل اشنھ تھا۔

"تم نے تو پھولوں کا ہر رنگ اوڑھ رکھا ہے،تم پر کون کون سے رنگ کے پھول نچھاور کروں؟"وہ اسے محبت بھری نظروں سے دیکھتا ہوا دل ہی دل میں سوال کرنے لگا۔

"تو بتایئے کہ آپ کون سے رنگ کا آرکڈ کس کو دیں گی اور اس خاص رنگ کے آرکڈ دینے کی وجہ؟ "لیکچر ختم کرتے ہی وہ اسٹوڈنٹس سے مخاطب ہوئی۔

"آج تو یہ سوال برہان ندیم سے ہونا چاہیے کہ وہ آپ کو کس رنگ کا گل اشنھ دیں گے اور کیوں؟"اسٹوڈنٹس سے پوچھا گیا سوال اسٹوڈنٹس نے برہان کے سر ڈال دیا۔

"ہاں برہان بھائی آپ بتائیں، ممتحنہ کو کون سے رنگ کا گل اشنھ دیں گے؟"زارا کو تجسس ہوا۔

"ہر رنگ کے گل اشنھ کی علامت تمہاری خوبیوں سے جاملتی ہے،پر فی الحال میں لال رنگ کا گل اشنھ تمہیں نہیں دوں گا۔"وہ اس کی فلورل بکٹ میں رکھے ہر رنگ کے گل اشنھ اس پر نچھاور کرنے لگا، سوائے لال رنگ کے۔

وہ اپنے آپ پر برستے ہوئے پھولوں کو دیکھ کر اپنا شمار خوش قسمتوں کی فہرست میں کرنے لگی۔

"لال رنگ کیوں نہیں؟ممتحنہ تو سمجھ چکی تھی کہ برہان لال رنگ کا گل اشنھ اس پر کیوں نہیں نچھاور کر رہا پر زارا اس بات کو سمجھنے سے قاصر رہی۔

"وہ اس لیے کیوں کہ میں اس کی سادگی کی ابتدا کیا انتہا بھی دیکھ چکا ہوں، لیکن چاہتا ہوں کہ محبت میں اس کی بہادری کی بھی ابتدا اور انتہا سے آشنا ہوں۔"وہ اس کی سادگی کا عاشق تو بن ہی چکا تھا، اب اس کی بہادری سے بھی ملنا چاہتا تھا۔

لیکچر ختم ہو چکا تھا۔اسٹوڈنٹس چلی گئی تھیں،اور اب وہ تینوں لان میں بیٹھے بارش کے موسم سے لطف اندوز ہونے لگے۔بارش کی رفتار اب سست ہو چکی تھی اس لیے چھتری کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

زارا نے چائے ناشتا لا کر رکھ دیا۔

"تو بتایئے برہان بھائی،کیا آج حیال کوئی نئ کوشش کرے گی؟ "چاہے اچھائی میں ہو یا برائی میں،حیال ان کی گفت گو کا موضوع بن چکی تھی۔

"یہ تو تم ممتحنہ سے پوچھو۔"وہ چائے میں کیک رس ڈبو کر کھانے لگا۔

"میں تو یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ وہ کوشش کرے گی۔"اسے بہت بھوک لگ رہی تھی، وہ پھر نگٹس کھانے لگی۔

"کتنا یقین ہے؟"برہان نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے پوچھا۔

"جتنا اپنی محبت پر۔"برہان کے پوچھنے پر اس نے فوراً جواب دیا۔

"اگر اس نے کوشش نہیں کی تو؟"وہ اسے گھورنے لگا اور ممتحنہ،وہ تو اس کا سوال سن کر جیسے خاموش ہی ہو گئی۔

"ممتحنہ نے کہا ہے، تو ضرور کرے گی۔ اس کی کہی ہر بات کے پیچھے کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے۔"زارا نگٹس منہ میں ٹھونستے ہوئے بولی۔

"ہونہہ۔وہ تو ہے۔"زارا اور برہان ہنسنے لگے۔

☆...☆...☆

"کل اس کا مقصد پورا نہیں ہوا تھا، آج وہ کچھ بڑا کرے گی۔"برہان گاڑی چلا رہا تھا کہ اس نے ممتحنہ کو اپنے آپ سے باتیں کرتا سنا۔

"اس کا تو پتا نہیں پر تمہیں دیکھ کر تو یہی لگ رہا ہے کہ آج تم بھی کچھ بڑا کرنے والی ہو۔"ممتحنہ کو اپنے آپ سے باتیں کرتا دیکھ کر اسے اپنی منگیتر پر بہت پیار آیا۔

"اگر اس نے کچھ بڑا کیا،تو میں بڑا اور برا دونوں کر دوں گی۔"آج وہ پوری طرح تیار ہو کر آئی تھی۔

"مطلب یہ ہوا کہ محترمہ کو لال گل اشنھ دینے کا وقت جلد آنے والا ہے۔"وہ ممتحنہ کے بدلتے رویوں سے محظوظ ہونے لگا۔ اسے اس کی سادگی تو پسند تھی ہی پر اس کا غصہ بھی اس کی سادگی کے مقابلے کا تھا۔

"تمہاری سادگی اور تمہارے غصے سے تو واقف ہو گیا ہوں۔ اب نہ جانے اور کن کن جان لیوا خوبیوں سے تم میری ملاقات کروانے والی ہو۔"وہ اسے جی بھر کر دیکھنے لگا۔

"میری بہادری سے۔"وہ برہان کے ماتھے پر آئے بال درست کرنے لگی۔

وہ لوگ سیٹ پر پہنچتے تو وہاں سب ہی پہلے سے موجود تھے۔

"یہ تو کمال ہی ہو گیا۔آج بھی ممتحنہ بھابی آئی ہیں۔ Pink color really suits you"حیال، ممتحنہ کو دیکھتے ہی اس کا استقبال کرنے لگی۔

"شکریہ۔"وہ بس اتنا کہہ کر برہان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"برہان تمہیں یاد ہے جب میں نے ایک مرتبہ ' میں درد اور تم 'میں پنک رنگ کی کرتی پہنی تھی تو تم نے مجھے پریوں سے تشبیہ دی تھی۔"وہ برہان کے ساتھ پرانی یادیں تازہ کرنے لگی۔

"برہان تمہارا ٹیسٹ اتنا خراب کب سے ہو گیا؟"وہ برہان کو ہاتھ مار کر دبے دبے لفظوں میں کہنے لگی۔

"جی بالکل کہا ہو گا پر کیا صرف پنک رنگ کے لباس میں ملبوس دیکھ کر کہا تھا؟اونہہ۔ میں تو کچھ بھی پہن لوں،یہ مجھے پری نہ صرف کہتے ہیں بلکہ پریوں کی طرح ٹریٹ بھی کرتے ہیں۔"آج ممتحنہ نے اپنی کمر پوری طرح کسی ہوئی تھی۔

"قسمت تم پر بہت مہربان ہوئی ہے جو برہان تمہیں مل گیا ورنہ آئی ایم ڈیم شیور آج وہ میرا منگیتر ہوتا، کیوں برہان؟"آج حیال اسے جلا نہیں رہی تھی، ہنسا رہی تھی۔

"نہیں ایسا بھی نہیں ہے اور قسمت تو مجھ پر مہربان ہوئی ہے ،ورنہ ایسا سادگی کا جیتا جاگتا مجسمہ مجھ جیسے گناہ گار کو کہاں نصیب ہوتا۔"برہان ممتحنہ کا ہاتھ تھام کر حیال کو اپنا دل تھامنے پر مجبور کرنے لگا۔

"دل تو چاہ رہا ہے آج جو آگ میں نے اپنے لیے لگوائی ہے اسے تمہارے نام کر دوں ،پر نہیں۔ایسا کرنے سے تم بچ تو جاؤ گی پر تم دونوں کی محبت اور بھی زیادہ مضبوط ہو جائے گی۔"وہ دل ہی دل میں ممتحنہ کے بارے میں زہر اگلنے لگی۔

"برہان چلیں شوٹ شروع ہو گیا ہے۔"وہ ممتحنہ کی آنکھوں کے سامنے برہان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے لگی۔

"سین کچھ اس طرح سے ہے کہ تم یعنی ثمرین کچن میں برہان یعنی ارزان کے لیے چائے بنانے جاؤ گی اور ارزان اپنے بیڈ روم میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر آفس کا ورک کر رہا ہو گا۔ چولہا جیسے ہی جلے گا،کچن میں آگ لگ جائے گی اور تم جل رہی ہو گی ۔ایکسپریشنز معیاری ہونے چاہئیں کیوں کہ آگ تو لگنی ہی نہیں ہے،وہ تو ہم ایڈٹ

کرتے ہوئے ہی لگائیں گے،لیکن تمہارے تاثرات ایسے ہونے چاہئیں کہ جیسے تم جل رہی ہو۔ "محمود علی نے سین کے بارے میں پوری طرح ہدایت کر دی تھی۔اب صرف لائٹس، کیمرا ،ایکشن کہنے کی دیر تھی اور وہ بھی کہہ دیا گیا۔

"کاش اصل میں ہی آگ لگ جائے کچن میں۔"ممتحنہ، حیال کو دیکھ کر دل ہی دل میں اسے اوربدعائیں دینے لگی۔

"ارزان،آپ ہر وقت کام کرتے رہتے ہیں،تھک نہیں جاتے؟"ارزان لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا کہ ثمرین اس کا سر دبانے آگئی۔

"ہونہہ۔تھک تو جاتا ہوں،پر جب تمہارا لمس محسوس کرتا ہوں،تب ساری تکان دور ہو جاتی ہے۔"وہ ثمرین کو محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

"میں آپ کے لیے ادرک والی چائے بنا کر لاتی ہوں،پھر آپ دیکھیے گا تکان کس طرح دور ہوتی ہے۔"وہ ارزان کا تھوڑی دیر سر دبانے کے بعد کچن کی طرف چلی گئی۔

"جلدی آنا۔"ارزان اسے جاتے دیکھ کر کہنے لگا۔

ثمرین نے کچن میں چولہا جلایا اور پورے کچن میں" بھڑ "کی آواز سنائی دی۔کچن میں پوری طرح آگ لگ چکی تھی۔وہ آگ چولہے کی وجہ سے لگی تھی یا کسی

حادثے کی وجہ سے،کوئی سمجھ نہیں پایا۔کچن میں لگی اصل آگ کو دیکھتے ہی محمود علی بائولا سا ہو گیا۔

"برہان ...برہان میں مر جائوں گی ۔یہاں آگ لگ گئی ہے۔"نمیر علی کے اندر اتنی ہمت نہ تھی اسے اس خطرناک آگ میں سے باہر نکال سکے اور نہ ہی وہ اسے اس آگ سے نکالنے کی کوشش کر سکتا تھا،حیال نے جو منع کیا تھا۔یہ جرأت محمود علی یا کسی کیمرا مین نے بھی نہ کی۔

"یا اللہ !میں نے دل سے بد دعا نہیں دی تھی اسے،یہ کیا ہو گیا؟"وہ بھاگتی ہوئی برہان کے پاس گئی۔

"برہان اسے بچا لو پلیز !آگ مصنوعی نہیں اصل لگ چکی ہے،وہ مر جائے گی۔"وہ منتیں کرنے لگی پر برہان نے اس کی ایک نہ سنی۔

"یہ تو اچھی بات ہے نا!دیوار خود گر جائے گی تو اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔اسے جلنے دو،وہ مرے گی نہیں، مگر اسے جو غرور اپنی مصنوعی خوب صورتی پر ہے،وہ ضرور مر جائے گا۔"برہان کو تو جیسے حیال کی کوئی پروا ہی نہیں تھی۔

فائر بریگیڈ کو فون کیا جانے لگا پر وہ کہاں بلانے پر فوراً آ جاتے ہیں۔

"آپ کو قسم ہے میری اسے بچا لیں۔بس اب یہ آپ کے اوپر ہے کہ آپ کو میری قسم عزیز ہے یا اپنی خوشی۔"ممتحنہ کا اسے قسم دینا ہی تھا کہ وہ دوڑتا ہوا کچن کی طرف چلا گیا۔

آگ کا سامنا بڑی مشکلوں سے کرنے کے بعد وہ حیال تک جا پہنچا جو زمین پر بے ہوشی کی حالت میں پڑی تھی۔وہ اسے گود میں اٹھا کر کچن کے باہر لائونج میں لے آیا۔کچن سے لائونج میں آنے تک کے رستے میں حیال کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔

"ب...برہان...برہان میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔ تم سے ...مجھے اپنا بنا لو۔ ت...تم جیسا چاہو گے میں و...ویسی ہی بن جائوں گی۔ بس مجھے اپنی محبت دے دو۔"وہ کھانستے ہوئے برہان سے سب کچھ کہے جا رہی تھی۔

"تمہیں بہت خوش رکھوں گی۔ مم...ممتحنہ سے بھی زیادہ۔ بس میرے لیے اسے چھوڑ دو۔ پ...پلیز۔"وہ بے ہوش ہوئی نہیں تھی بس دھوئیں کی وجہ سے اس کی حالت ایسی ہو گئی تھی۔برہان اشتعال کی کیفیت میں آگیا۔اس سے پہلے کہ وہ حیال کو کھرا جواب دیتا، وہ بے ہوش ہو گئی۔

برہان جب اسے گود میں اُٹھا کر کچن سے باہر لایا، تو اس وقت ممتحنہ بھی پاس تھی اور وہ سب کچھ سن رہی تھی جو حیال برہان کی بانہوں میں اس سے کہہ رہی تھی۔ممتحنہ کے لیے اب صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔

حیال کا چہرہ تھوڑا بہت جل چکا تھا۔محمود علی چھوٹی سی چوٹ پر اس کو ہسپتال لے گیا۔وہ جیسے ہی ہوش میں آئی، سب اس کے وارڈ میں آ گئے۔محمود علی بہت غصے میں تھا۔

"یہ آگ لگی کیسے؟کیا مجھے کوئی بتانا پسند کرے گا؟"وہ آگ بگولا ہو کر سب کی طرف دیکھنے لگا۔

"چھوڑیئے نا محمود صاحب،میں ٹھیک ہوں،اب اور کیا چاہیے۔ برہان اگر تم نہ ہوتے تو میں تو مر ہی جاتی۔"وہ برہان کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

وہ آگ کس نے لگوائی تھی اس بات سے محمود علی ناواقف تھا۔برہان اور ممتحنہ کو بھی یقین آ گیا تھا کہ آگ کس نے لگوائی تھی۔

"بہر حال جو بھی ہے،میں یہاں یہ اعلان کرتا چلوں کہ چوں کہ حیال جو کہ فلم کی مرکزی اداکارہ ہے،اس کی حالت فی الحال درست نہیں ہے،اس لیے اس فلم

کی شوٹنگ میں ایک ماہ کے لیے ملتوی کرتا ہوں۔"وہ جج کی طرح اپنا فیصلہ سنانے لگا۔

"م...میں بالکل ٹھیک ہوں محمود صاحب۔آپ شوٹنگ جاری"...وہ اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھی کہ محمود علی نے اسے خاموش کرا دیا۔

"بس!میں نے فیصلہ سنا دیا ہے۔جب تک تم پوری طرح ٹھیک نہیں ہو جاتی،فلم کی شوٹنگ نہیں ہوگی۔"وہ اپنا فیصلہ سنانے کے بعد وہاں سے روانہ ہوگیااور اس کے ساتھ ساتھ نمیر علی بھی۔اب صرف ممتحنہ اور برہان ہی حیال کے پاس موجود تھے۔

"تمہیں خود کو جلا کر کیا ملا؟مجھے جلانے کا موقع؟اپنے آپ کو برہان کی حفاظت میں رکھنے کا موقع؟برہان کے ذریعے اپنے آپ کو اس آگ سے نکلوانے کا موقع جو تم نے خود لگوائی تھی؟تمہیں سب کچھ ملا پر افسوس، وقتی طور پر۔"ابھی ممتحنہ کا لیکچر ختم نہیں ہواتھا۔ابھی تو اس نے نیت ہی باندھی تھی۔

"تم اپنے آپ کو آگ کیا سمندر میں بھی دھکیل دو،میرا برہان تمہیں بچانے ضرور آئے گا۔ یہ عورتوں کی حفاظت کرنا اپنا فرض جو سمجھتا ہے۔ پر مت بھولنا،تم مجھے اس سے چھیننے کی صرف کوشش ہی کرسکتی ہواور آج میں تمہیں اجازت دیتی

ہوں،جائو،جتنی چاہو کوششیں کرو،تم لاکھ کوشش کر لو حیال طاہر پر وہ مجھے اپنے دل سے نکالنے کی ایک کوشش بھی نہیں کرے گا،یہ بات تم یاد رکھنا۔"ممتحنہ آج رکنے والوں میں سے نہیں تھی،وہ تو محبت کرنے والوں میں سے تھی ،جو رکتے ہیں تو بس صنم کے آگے۔

"مجھے برہان سے چھیننا چاہتی ہو؟بہت بڑی بے وقوفی کر رہی ہو۔"ممتحنہ نے بولنا ختم نہیں کیا تھا،پر برہان بھی اپنا کچھ حصہ ڈالنا چاہتا تھا۔

"ہم تمہارے ہر عمل سے واقف ہیں اس لیے میری بات پر عمل کرو۔ ہم سے دو ر ہی رہو،کیوں کہ اگر تمہاری وجہ سے خدانخواستہ یہ پھول مرجھایا، تو میں تمہارا وہ حال کروں گا جس کے بعد نہ کبھی تم کھل سکو گی اور نہ مرجھا سکو گی۔وہ تمہارا ڈائیلاگ تھا نا کہ مر بھی جائوں گی اور جنازہ بھی نصیب نہ ہو گا،بس وہی حال کروں گا تمہارا۔وہ اسے دھمکی دینے لگا۔حیال کی زبان سل چکی تھی۔وہ ہکا بکا رہ گئی۔

آگ سے باہر آتے ہوئے اس نے برہان سے جو کچھ بھی کہا تھا بے ہوشی کی حالت میں کہا تھااور اب وہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ انہیں یہ سب آخر کیسے پتا چلا۔

"مجھے آج پتا چلا کہ تم کس حد تک گر سکتی ہو، لیکن تم نے ابھی میری حد نہیں دیکھی،میں تمہیں گرانے کے لیے اپنی حد کو کس حد تک گرا سکتا ہوں۔ اس بات کا یہاں بستر پر لیٹ کر اندازہ ضرور لگانا۔"وہ اس کی گناہ گار آنکھوں کے سامنے اس کا ہاتھ مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے تھا۔

"ویسے مجھے تمہاری اسٹریٹجی کچھ سمجھ نہیں آئی حیال طاہر،اتنی بچگانہ کوششوں سے ہماری محبت ختم کرنا چاہتی تھی؟تمہیں کیا لگا تم مجھے محبت میں جلا کر برہان سے لاتعلق کر دو گی؟کچھ بڑا کرو تو سمجھ بھی آئے۔"وہ بستر پر لیٹی اس مریضہ کو ٹھیک ٹھاک سنا رہی تھی۔

"تم خود کو میرے قریب کر کے ممتحنہ کو ضرور جلا سکتی ہو،تم نمیر کو ممتحنہ کے قریب کر کے مجھے ضرور جلا سکتی ہو، پر ممتحنہ اور برہان کے نکاح نامے کو نہیں جلا سکتی۔ہاں حیال، ہم نکاح کر رہے ہیں،بس کچھ ہی دنوں بعد۔ آنا مت !تم سے دیکھا نہیں جائے گا اور تمہاری حالت ہم سے نہیں دیکھی جائے گی۔وہ کیا ہے کہ ایک ساتھ دگنی خوشی کا ملنا بھی ہمارے لیے نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔"وہ طنزیہ مسکراہٹ لیے اسے دیکھنے لگا۔اس سے پہلے کہ ممتحنہ اپنے حصے کی مزید بھڑاس نکالتی،وہ گویا ہوا۔

"تم جانتی ہو میں نے ممتحنہ میں کیا دیکھ کر اسے پسند کیا؟"وہ اپنا اور ممتحنہ کا ہاتھ جو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا، اس کے چہرے کے بالکل نزدیک لے آیا۔

"اس کی سادگی۔ وہ سادگی جو تمہارے اندر تو سرے سے نہیں۔مجھے نفرت ہے شاید اس خوبی سے جو تمہارے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہے اور وہ ہے تمہاری بناوٹ جس بندے کو سادگی سے محبت ہو وہ بناوٹ سے کتنی نفرت کرتا ہو گا۔دونوں ایک دوسرے کے متضاد جو ہیں۔کہاں ایک طرف سادگی اور کہاں دوسری طرف بناوٹ۔"اس نے آخری جملہ اشاروں میں ادا کیا۔سادگی کا لفظ کہتے ہوئے اس نے ممتحنہ کی طرف اشارہ کیااور' بناوٹ' کا لفظ اس نے حیال کی طرف دیکھتے ہوئے ادا کیا۔

"جب محبت کرتے ہیں، تو پھر اس کا معاملہ خدا پر چھوڑ دیتے ہیں اور میں نے اپنی محبت کا معاملہ خد ا پر چھوڑ دیا ہے،پر تم اسے برباد کرنے کی ایک بھی کسر نہ چھوڑنا،میں تمہاری کوششوں کی انتہا دیکھنا چاہتی ہوں۔جہاں تمہاری کوششوں کی انتہا ہو گی، وہیں سے ہماری ازدواجی زندگی کی ابتدا ہو گی۔"برہان کی بھڑاس تھوڑی دیر کو رکی تو ممتحنہ کی باری آ گئی۔

"ویسے شکریہ حیال۔تمہاری ناکام کوششوں نے ممتحنہ کی وفا پر میرے یقین کو اور پختہ کر دیا۔ "اب وہ دونوں اس کے پاس سے ہاتھوں میں ہاتھ تھامے جانے لگے،عیادت بہت اچھی طرح کی جا چکی تھی مریضہ عشق کی۔جاتے جاتے ممتحنہ رک گئی۔

"تم اچھی نہیں ہو پر بن ضرور سکتی ہو۔مت کوشش کرو اسے حاصل کرنے کی جو تمہارے لیے محض ایک سراب ہے۔"ممتحنہ اس سے لاکھ نفرت کرتی تھی پر اس سے نفرت کرنے کی وجہ برہان سے محبت تھی ورنہ وہ بھی ایک لڑکی تھی،دوسری لڑکی کے احساسات کو سمجھنے والی۔اسے حیال سے نفرت تھی پر وہ اس کا برا نہیں چاہتی تھی۔اگر برا چاہتی ہوتی تو برہان کو اپنی قسم دے کر اسے آگ سے بنکالنے کا نہیں کہتی۔

"اب تم مجھے سکھائو گی اچھے اور برے میں تمیز کرنا؟"وہ جو اب تک بت بنی لیٹی تھی، زبان کھولنے لگی اور اب بھی اس ناگن کی زبان زہر ہی اگل رہی تھی۔

"اسے اس کے حال پر چھوڑ دو ممتحنہ،جو محبت اور نفرت میں تمیز نہ کر سکے،اس کے لیے اچھے اور برے میں تمیز کرنا بھی بہت مشکل ہے۔"اور وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے اُسے اس کے حال پر چھوڑ کر چلے گئے۔

"میں تمہیں اپنا نہیں بنا سکتی،جان چکی ہوں،پر میں اسے تمہارا بھی نہیں بننے دوں گی۔ یہ بات تم اچھی طرح جان لو برہان۔"ان کے جاتے ہی وہ چیخ چیخ کر کہنے لگی پر اس وقت وہاں سننے والا کوئی نہیں تھا۔پر ایک ایسا شخص تھا جس کے کانوں تک اس کی آواز پہنچ چکی تھی،وارڈ بوائے۔

"تم تو بڑی بہادر نکلیں،کہاں سے آئی یہ بہادری؟"وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی اپنی منگیتر کی بہادری کے قصیدے پڑھنے لگا۔

"یہ بہادری آپ کی محبت کی دین ہے ویسے بھی جہاں محبت ہو،وہاں بہادری خود بہ خود اپنی جگہ بنا لیتی ہے۔"وہ اپنے بیگ سے موبائل نکال کر اس پر وقت دیکھنے لگی،اسے گھر کے لیے دیر ہو چکی تھی۔

"تمہاری بہادری پر تمہیں لال گل اشنھ دینا تو بنتا ہے۔"ممتحنہ کی بہادری اسے پوری طرح متاثر کر چکی تھی۔وہ اسے لال گل اشنھ کے بارے میں یاد دلا کر اسے جتانے لگا کہ وہ دوپہر والا لیکچر نہیں بھولا،اسے بتانے لگا کہ اس کا شمار عشق کے ان طالب علموں میں ہوتا ہے جو اپنے محبوب کا پڑھایا ایک ایک سبق یاد رکھتے ہیں۔

"آپ کا لال دل اور لال عشق کافی ہے میرے لیے۔اب اور کچھ لال کی تمنا نہیں۔"وہ بیگ سے چیونگم نکال کر ایک برہان کے اور ایک اپنے منہ میں ڈالنے لگی۔

"لال گلاب بھی نہیں؟"وہ اسے دیکھنے لگا۔

"نہیں۔آپ کا لال دل اور لال عشق ،لال گلاب سے زیادہ عزیز ہے مجھے۔"وہ اسے بتانے لگی کہ وہ اسے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

"تمہیں ایک بات پتا ہے ممتحنہ؟کسی دور میں ستاروں کے ذریعے مسافر اپنی منزلیں تلاش کیا کرتے تھے اور تم میرا ستارہ ہو،میری راہنمائی کرنا۔ اپنی روشنی ہر وقت میرے سرہانے رکھنا تاکہ اس مسافر کو بھٹکنے کا موقع ہی نہ ملے جس کا راستہ بھی تم ہو اور منزل بھی تم۔"وہ اس کی چمکتی لائٹ برائون آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"جب راہنما کو مسافر سے محبت ہوجائے ،تو نہ صرف اپنی روشنی مسافر کے سرہانے رکھتا ہے بلکہ وہ اس کے ساتھ ہی اپنی تمام تر روشنی کے ساتھ چلتا رہتا ہے اور پھر اس چرخ سے راہنما کو بھی مسافر کی عادت سی ہو جاتی ہے۔ "گاڑی میں چلتے ائیر

کنڈیشنر نے اس کے ہاتھ پائوں ٹھنڈے کر دیے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ برہان سے کہتی،برہان نے پہلے ہی اے سی بند کر دیا اور گاڑی کے شیشے نیچے کر دیے۔

"اپنے آپ کو میری امانت سمجھ کر اپنا خیال رکھنا۔رات بہت ہو گئی ہے اس لیے کل پرسوں چکر لگائوں گا تمہارے گھر۔ خدا حافظ۔"وہ اسے گھر کے باہر چھوڑتے ہوئے الوداع کہنے لگا۔

"اگر میں اپنا خیال آپ کی امانت سمجھ کر رکھوں گی تو آپ بھی اپنا خیال میری محبت سمجھ کر رکھیے گا اور آپ کوئی سپر ہیرو نہیں ہیں،جو چھوٹی موٹی چوٹیں آپ کو آئی ہیں ان کی مرہم پٹی یاد سے کروا لیجیے گا۔خدا حافظ۔"

☆...☆...☆

"اتنا سب کچھ ہو گیا آہ؟"ممتحنہ گھر میں داخل ہوتے ہی اپنے امی ابو کے بیڈ روم میں چلی گئی اور انہیں سب کچھ بتانے لگی۔عنایہ بیگم کے تو حواس ہی گم ہوگئے۔

"ہونہہ۔پر ایک کام بہت اچھا ہوا۔شوٹنگ ایک ماہ کے لیے ملتوی ہوگئی۔ اب کم از کم برہان کا سامنا اس سے نہیں ہو گااور نہ میرا۔ "وہ عنایہ بیگم کے پائوں دبانے لگی۔

"چلو یہ تو اچھا ہوا۔ویسے یہ حیال طاہر کس قسم کی عورت ہے ،توبہ توبہ !عورتوں کو بدنام کر دیا ہے اس نے۔"عنایہ بیگم حیال سے گھن کھانے لگیں۔

"بیٹا ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ ایک دو ہفتوں میں تم دونوں کا نکاح کر دیں۔"حارث جو ابھی تک خاموشی کے ساتھ سب سن رہا تھا،گویا ہوا۔

"جیسے آپ کی مرضی۔میں برہان کو بتا دوں گی۔"وہ حار ث اور عنایہ کو شب بخیر کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"آپ کے فیصلے سے مجھے کوئی اعتراض نہیں،پر اتنی جلدی نکاح؟کیوں حارث؟"حار ث نے فیصلہ عنایہ بیگم سے پوچھ کر نہیں کیا تھا،شاید یہ فیصلہ اس نے کچھ ہی دیر پہلے کیا تھا۔

"منگنی ایک سماجی رسم ہے اور نکاح ایک شرعی رسم۔اگر ہم اس سماجی رسم کو شرعی رسم کا لباس پہنا دیں، تو مجھے یقین ہے کہ ہماری بیٹی کی زندگی میں اس طرح کے مسائل نہیں آئیں گے۔ "عنایہ بیگم کو حارث کی بات بالکل بجا لگی۔

☆...☆...☆

وہ عشا کی نماز کے بعد اپنے کمرے کی گیلری میں بیٹھی برہان کے فون کا انتظار کرنے لگی۔

"سوئی نہیں ابھی تک؟"بالآخر اس کا فون آ گیا۔

"نہیں۔ ابھی تو بس نماز سے اٹھی ہوں۔ آپ بتائیں مرہم پٹی کروالی؟"وہ چھوٹتے ہی برہان کی خیریت دریافت کرنے لگی۔

"جی کروالی۔"وہ اپنے ہاتھوں میں بندھی پٹی دیکھنے لگا۔

"گڈ ...برہان میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتی ہوں۔"وہ جو ابھی تک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی،کھڑی ہو کر ہوائوں کو محسوس کرنے لگی۔

"ابو چاہ رہے ہیں کہ اگلے دو ہفتوں میں ہمارا نکاح ہو جائے۔"وہ اپنی منگنی کی انگوٹھی کو دیکھنے لگی جسے وہ ہمیشہ پہنے رکھتی۔

"زبردست۔ میں بھی ابھی یہی سوچ رہا تھا۔سنا ہے نکاح میں بڑی طاقت ہوتی ہے،کیوں کہ اس میں گواہوں سے زیادہ خدا کی رضامندی شامل ہوتی ہے۔"وہ بھی اپنے کمرے کے ٹیرس پر آ گیا۔

"ہونہہ ...وہ تو ہے۔"وہ سر اٹھا کر آسمان کو دیکھنے لگی،چاند کو اور چمکتے ستاروں کو۔

"میرے گھر والے دو تین دن میں تمہارے گھر آ جائیں گے ۔نکاح کا جوڑا تو میری پسند کا ہو گا۔"وہ بھی ممتحنہ کی طرح آسمان پر نظریں دوڑانے لگا۔

"جیسے آپ کی مرضی۔"وہ مسکرانے لگی۔

"اونہہ...ابھی سے روایتی بیویوں والا اسٹائل۔اب وہ والی بہادر ممتحنہ کہاں گئی جو کچھ گھنٹوں پہلے اپنی محبت کی خاطر میدان جنگ میں اتر آتی تھیں؟"وہ قہقہے مارنے لگا۔

"اچھا اب بس بھی کریں۔"وہ شرمانے لگی۔

"تم بہت اچھی ہو ممتحنہ،کچھ اتنی کہ اپنی قسمت پر رشک سا ہونے لگا ہے۔"وہ چاند کو دیکھتے ہوئے اسے اپناخوش قسمت ہونابتا رہا تھا۔

"میرے ساتھ بھی یہی حساب ہے برہان اور یہی محبت کی حقیقت ہے۔محبت میں جہاں عاشق خود کو محبوب سے زیادہ خوش قسمت سمجھتا ہے وہاں اسے اپنی قسمت پر رشک بھی محبوب سے زیادہ ہونے لگتا ہے۔"وہ اسے اپنی محبت کی حقیقتوں سے آشنا کرنے لگی۔

"میں تو تمہیں چاند سے بھی تشبیہ نہیں دے سکتا،اس پر داغ جو ہوتا ہے،پر تم میں تو کوئی خامی ہی نہیں۔"وہ چاند کو بڑے غور سے دیکھنے لگا۔

"خامیاں سب میں ہوتی ہیں برہان۔ وہ کہتے ہیں ناکہ محبت اندھا کر دیتی ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے۔محبت آنکھوں کے آگے پردہ ڈال دیتی ہے،ایک ایسا پردہ جس سے یا تو محبوب کی خامیاں نظر ہی نہیں آتیں یا وہ خامیاں بھی ہمیں خوبیاں لگنے لگتی ہیں۔"اب وہ اپنے کمرے کی طرف پلٹنے لگی۔

"کیا میں اب تمہارے خواب میں آتا ہوں؟"وہ بھی اپنے بستر پر آ کر لیٹ گیا۔

"میں نے آنکھوں کو تمہارا چہرہ دے دیا ہے،بند ہوں تو خواب میں تم،کھولوں تو ہر سو تم۔"وہ سونے لگی تھی۔

"واہ!تمہارے اندر تو شاعری کی صفت بھی موجود ہے۔"وہ ممتحنہ کا شعر سن کر بہت متاثر ہوا۔

"اب آپ بھی کچھ اپنی منگیتر کی شان میں کہہ دیجیے۔"وہ مسکرانے لگی۔نیند کے جھونکے بار بار اسے تنگ کرنے لگے تھے۔

"جب سے دل تمہارے نام کر دیا ہے،اسے سانس لینے کا ہنر آ گیا ہے۔"اصل شاعری تو وہ ہوتی ہے جو محبوب کو محسوس کرتے ہی زبان پر آ جائے۔ایسی شاعری کے آگے تو غالب ، میر،درد کی شاعری بھی پھیکی پڑ جائے اور ان دونوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔اپنے محبوب کی شان میں دو مصرعے کہنے کے لیے انہیں کسی مقبو ل شاعری کے سہارے کی ضرورت نہ پڑی۔

"واہ!بہت خوب۔"نیند کا غلبہ پوری طرح اس کی آنکھوں پر چھا گیا تھا۔

"مجھے نیند آنے لگی ہے برہان،کل بات ہوگی۔ "اس کی آواز سے غنودگی عیاں تھی۔

"فون بند مت کرنا پلیز!تمہاری نیند سننا چاہتا ہوں۔"

"میری نیند سن کر کیا ملے گا آپ کو؟"ممتحنہ کو اچنبھا ہوا۔

"میری نیندیں تم ہی نے خراب کی ہیں،اب اگر مجھے نیند آئے گی بھی تو صرف تمہاری نیند سن کر۔"ممتحنہ نے اس کے حکم کی پاسدار ی کی۔

☆...☆...☆

اس کی آنکھ فجر کو کھلی۔ اس کی نظر جب اپنے موبائل پر پڑی تو فون بہت پہلے ہی منقطع ہو گیا تھا۔اسے سمجھ آیا کہ اگر کال ایک گھنٹے سے زیادہ کی ہو جاتی ہے تو خود ہی کٹ جاتی ہے۔وہ وضو کرکے کمرے میں آئی اور نماز کی نیت باندھ لی۔ آج نماز میں اسے محبت کے فرض سے قضا ہو جانے کا بالکل بھی ڈر نہیں تھا، آج تو کچھ اور ہی ڈر تھا اس کے ذہن و دل میں۔ برہان سے بہت دور جانے کا ڈراور اس ڈر نے تو اسے صحیح طرح نماز بھی نہ ادا کرنے دی۔ اللہ اللہ کر کے اس نے دو سنتیں اور دو فرض ادا کیے اور اس ڈر کے ساتھ دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے۔

"میرا ہاتھ دعاکے لیے جب بھی اٹھتا ہے،اس کا نام میرے دل سے اٹھ کر میری زبان تک خود بہ خود چلا آتا ہے،یا اللہ ہماری محبت کو سدا سلامت رکھنا۔مجھے یہ

ڈر کیوں لگ رہا ہے کہ میں اس سے جدا ہونے والی ہوں؟یا اللہ تو مجھے اس سے الگ تو نہیں ہونے دے گا نا؟"وہ بے تحاشا رونے لگی،اونچی آواز کے ساتھ۔

اگر کسی کو پایا ہی نہیں ہو تب اس کے کھونے کا ڈر اتنا نہیں ہوتا جتنا کے اسے پانے کے بعد خود سے دور جاتا دیکھنے کا ڈر ہوتا ہے۔ وہ روتے روتے سجدہ ریز ہو گئی۔

"میں اس سے جدا ہو کر اسے مارنا نہیں چاہتی اور نہ میں اس کو خود سے جدا ہوتا دیکھ کر جینا چاہتی ہوں، تو جو بھی کرنا اللہ، ہمارے دلوں کے حق میں بہتر کرنا،بے شک تو ہمارے دلوں کے حال سے واقف ہے۔"روتے ہوئے اس کی زبان سے صحیح طرح الفاظ بھی ادا نہیں ہو رہے تھے،پر ایک ذات تھی جو اس کی ہر ادا کو سمجھتی تھی۔

"میں نے اپنی محبت کو تیرے آسرے پر چھوڑا ہے اور جانتی ہوں کہ تو بہترین محافظ ہے۔"وہ اپنی محبت کو اللہ کے حوالے کرتے ہوئے برہان کو اپنے دل کے حوالے کرنے لگی جو ہاتھ اٹھتے ہی اس کے دل سے نکل کر اس کی زبان پر آ گیا تھا۔

☆...☆...☆

"کیا بات ہے،زندگی میں پہلی بار تمہیں لال رنگ اوڑھے دیکھ رہی ہوں،کوئی خاص بات ہے کیا؟"وہ نرسری پہنچی ہی تھی کہ زارا کی نظر اس پر ٹھہر سی گئی۔

"آج گلاب پر لیکچر دینا ہے،بس یہ خاص بات ہے اور ہاں!آج ہمیں لوکیشن پر بھی جانا ہے،فلورل ارینجمنٹ کے لیے ،فائیو اسٹار ہوٹل۔"لال رنگ اوڑھنے کی وجہ لوکیشن پر جانا نہیں تھا،گلاب پر لیکچر دینا تھا۔

"واہ!کیا خبر دی ہے آپ نے مس فلورسٹ۔بہت عرصہ ہو گیا لوکیشن پر گئے ہوئے۔"زارا لوکیشن پر جانے کے لیے پرجوش ہو گئی۔

Oh shit!"۔میں تو تم سے پوچھنا ہی بھول گئی کہ کل کیا ہوا۔بتائو؟"اور زارا کے پوچھنے پر اس نے پچھلے دن کا سارا واقعہ سنا ڈالا۔

"یہ تو بہت بڑا سین ہو گیا،پر شکر خدا کا کچھ برا نہیں ہوا۔جو بھی ہوا تم دونوں کے حق میں بہتر ہوا۔"وہ اس کے ساتھ مل کر پھول چننے لگی۔

"ہمارے حق میں تو بہتر ہوا،پر یہ نہیں پتا کہ ہماری محبت کے حق میں بہتر ہوا یا نہیں۔"وہ پھول چنتے چنتے گہری سوچوں میں پڑ گئی۔

"تم دونوں کے حق میں بہتر ہویا تم دونوں کی محبت کے حق میں،بات ایک ہی ہے۔جلد ی جلدی ہاتھ چلائو آج تو بہت مصروف دن گزرنے والا ہے۔"وہ ممتحنہ کا ذہن ڈائیورٹ کرنے لگی۔

☆...☆...☆

"مشہور و معروف پاکستانی اداکارہ حیال طاہر اپنی آنے والی فلم کی شوٹنگ کے سیٹ پر آگ میں جھلس گئیں۔اداکارہ کی حالت خطرے سے باہر ہے۔سننے میں یہی آیا ہے کہ اداکارہ کو آگ سے باہر نکالنے والے خود برہان ندیم تھے،جو ان کی فلم میں ان کے ساتھ مرکزی کردار ادا کرتے نظر آئیں گے۔اس ان ٹائٹلڈ فلم کے ہدایت کار محمود علی کے مطابق حیال طاہر کی موجودہ صورت حال کے باعث فلم کی شوٹنگ ایک ما ہ کے لیے ملتوی کر دی گئی ہے۔"تزین سوشل میڈیا پر وہ خبر دیکھ کر ہکا بکا رہ گئی۔

"مائی گاڈ !برہان کو پانے کی ایک ناکام کوشش۔"وہ ٹھنڈی آہ بھرتی اپنے گھر سے ہسپتال کی جانب نکل پڑی۔

"Are you in your sense?۔تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ تم خود کو آگ میں جلا دو گی اور ممتحنہ محبت میں جیلس ہو کر خود کو برہان سے الگ کر دے

گی؟یہ کیا بچپنا تھاحیال؟I am asking you ۔ ”وہ حیال کے پاس پہنچتے ہی اسے ٹھیک ٹھاک سنانے لگی۔

”صحیح کہہ رہی ہوتم۔بچپنا ہی تھا میرا۔اب تو کچھ بڑا ہی کرنا پڑے گا۔بس کچھ ہی دن اور پھر دیکھنا میں اس دو کوڑی کی فلورسٹ کا کیا حال کرتی ہوں۔”وہ بستر تک آ چکی تھی پر اس کی نیت اسے قبر میں جانے کا راستہ دکھا رہی تھی۔

”تم ممتحنہ کو مار بھی دو ،وہ پھر بھی اُسی کا رہے گا۔”وہ اسے دھمکی دینے لگی۔

”پر وہ تو اس کی نہیں رہے گی نا؟”وہ مسکرانے لگی۔

”تم پتھر دل بن چکی ہو حیال،کیا تمہیں اتنا سا بھی فرق نہیں پڑتا؟”تزین کا بس نہیں چلا کہ وہ کھینچ کر ایک تھپڑ مارتی۔

”پتھر دل بن ہی چکی ہوں تو فرق پھر کیسے پڑ سکتا ہے؟”وہ اٹھ کر پانی پینے لگی۔

”میں تم سے آج اور اسی وقت اپنی دوستی ختم کرتی ہوں۔ میرا برے لوگوں سے ضرور واسطہ پڑسکتا ہے پر تم جیسی شیطان سے اب میں کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہتی۔Get well soon! ”اور پھر تزین بھی چلی گئی۔

"ممتحنہ کو تم سے الگ کرتے کرتے چاہے پوری دنیا ہی کیوں نا مجھ سے الگ ہو جائے،میں نہیں رکوں گی۔"وہ تزین کے ہمیشہ کے لیے چلے جانے کے بعد اپنے آپ سے کہنے لگی۔

☆...☆...☆

زارا آرڈرز پہنچانے ڈرائیو ر کے ساتھ گئی تھی۔آج اس نے اپنی نرسری کا لان ہر رنگ کے گلاب سے سجا دیا۔ لال، گلابی،نارنجی،پیلا،غرض ہر رنگ کا گلاب موجود تھا۔وہ سرخ لان کی فراک زیب تن کیے ہوئے تھی۔اس نے اپنے بال کھول لیے یہ سوچنے کے بعد کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی لیکچر کے شروع ہوتے ہی منگیتر صاحب کے درشن ہو جائیں گے۔کھلے ہوئے بالوں کی اس نے پونی باندھ لی اور پونی کے ساتھ ایک لال گلاب گھسا لیا۔

"آج بھی راستہ بھول گئے تھے؟"اس نے برہان کے بارے میں سوچا ہی تھا کہ وہ حاضر ہو گیا۔

"نہیں،اب تو یاد ہو گیا ہے۔"ممتحنہ کے سوال کا جواب اس نے بڑی چالاکی سے دیا۔

"مجھے لال رنگ بہت پسند ہے۔پر مجھے آج سے پہلے یہ رنگ کسی پر بھی اچھا نہیں لگا۔پری لگ رہی ہو۔"لال جوڑے میں ملبوس ممتحنہ پر سے اس کی نظریں ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔

"بہت شکریہ۔"وہ ممتحنہ کے ساتھ مل کر کرسیاں سیٹ کرنے لگا۔

"مجھے اب تک صرف نظر اتروانا آتی تھی،اپنی امی سے،پر تمہارے ساتھ رہ کر میں نظر اتارنے کا ہنر بھی سیکھ لوں گا۔"فی الحال لال مرچیں نہیں تھیں۔ وہ سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اس پر پھونکنے لگا اور اس کی آنکھوں میں لگے کاجل سے تھوڑا سا کاجل اپنی انگلی میں لیتا اس کے کان کے پیچھے لگانے لگا۔

"میں پچھلے کئی لیکچرز سے نوٹ کر رہا ہوں،تم لیکچرز کی ویڈیو ریکارڈ نہیں کرتیں اور تمہاری گل لہی والی ویڈیو بھی یو ٹیوب سے کہیں غائب ہو گئی ہے۔"اسٹوڈنٹس آنا شروع ہو گئی تھیں۔

"جب سے آپ مجھے ملے ہیں،تب سے مجھے اندازہ ہوا کہ یہ سب مجھے نہیں کرنا چاہیے۔ ویڈیو کا غلط استعمال بھی ہو سکتا ہے اور نہ اب میرا دل ہی کرتا ہے۔"ممتحنہ کے جواب پر وہ بہت خوش ہوا اور کھل کر مسکرانے لگا۔

"تم بہت اچھی ہو ممتحنہ۔تم پر دنیاجہان کے تمام پھولو ں کی خوب صورتی،سادگی اور نزاکت آکر ٹھہر سی گئی ہے،ہمیشہ ایسے ہی کھلتی رہنا،کبھی نہ مرجھانا۔"وہ ممتحنہ کو اسٹوڈنٹس سے سلام دعا کرتا دیکھ کر دل میں اس کی توصیف کرنے لگا۔

"السلام و علیکم دوستو !آپ سب ہی کو پتا ہو گا کہ آج کون سا پھول ہماری محفل کا موضوع بننے والا ہے؟"سب کی نظریں اپنے اردگرد سجے گلاب پر پڑیں۔

"گلاب۔"سب نے یکجا ہو کر بولا۔

"جی بالکل صحیح کہا۔گلاب،جو انگلینڈ کا قومی پھول ہے۔اسے انگریزی میں روز (Rose)کہتے ہیں جو کہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں' لال 'یا' گلابی ' ۔اس کے مطلب سے یہ بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ پایا جانے والا گلاب لال یا گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔"لیکچر کی ابتدا اس نے گلاب کی ابتدائی معلومات سے کی۔

"اس سے پہلے کہ میں آپ سب کو اس پھول کی علامات بتائوں،میں چاہتی ہوں کہ آپ سب کوئی بھی رنگ کا گلاب توڑ لیں،دیکھتے ہیں کہ کس کے گلاب کا مطلب کیا ہے۔"ممتحنہ کے کہتے ہی سب اپنے پسندیدہ رنگ کا گلاب توڑنے لگے پر برہان نے اس رنگ کا گلاب توڑا جسے کسی نے ہاتھ بھی نہ لگایا تھا۔کالا گلاب۔

"برہان، کالا توڑنا ضروری تھا؟آج میرے بالوں میں لگا گلاب نظر نہیں آیا آپ کو؟"وہ دل ہی دل میں مایوس ہونے لگی پر اس کی مایوسی کی وجہ کچھ اور ہی تھی۔

"گلاب کو پھولوں کے بادشاہ کے ساتھ ساتھ پھولوں کی رانی بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ یہ صرف بادشاہوں والی خوبیوں کی علامت ہے جیسے شان و شوکت،بلند مرتبہ اور طاقت بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ رانیوں والی خوبیوں کی بھی علامت ہے جیسے کہ خوب صورتی اور سادگی۔"برہان کے ہاتھ میں اس کالے گلاب کو دیکھ کر ممتحنہ کا دل نہیں کر رہا تھا کہ وہ اپنا لیکچر جاری رکھے۔

"سب سے پہلے آتے ہیں لال گلاب کی طرف، یہ محبت کی علامت ہے اور محبت کے ساتھ ساتھ رومانس،خوب صورتی اور بہادری کی بھی۔اگر آپ کسی سے آئی لو یو کہنا چاہتے ہیں، تو آپ اپنی زبان کھولے بغیر اسے لال گلاب تھما سکتے ہیں،"اس نے سب سے پہلے اپنی فلورل بکٹ میں سے لال گلاب نکالا۔

"اب آتے ہیں پنک یعنی گلابی گلاب کی طرف۔یہ گلاب عام طور پر' تھینک یو' کہنے کے لیے دیا جاتا ہے یا اگر آپ کسی کو ایڈمائر کرتے ہوں یا کسی کو اس کے اٹھائے گئے اچھے قدم پر اس کی قدردانی کرنا چاہتے ہوں تو گلابی گلاب آپ کے کام کا ہے۔"اب اس کے ہاتھ میں گلابی رنگ کا گلا ب تھا۔

"اب باری آتی ہے پیلے گلاب کی اور پیلا گلاب علامت ہے دوستی کی،خوشیوں کی،ایک نئی شروعات کی اور یہ جیلسی کی بھی علامت ہے۔"

،جیلسی کا لفظ زبان پر آتے ہی وہ دونوں ایک دوسرے کو مسکراتے ہوئے دیکھنے لگے۔پر وہ اب بھی اس کے ہاتھ میں کالے گلاب کو دیکھ دیکھ کر ڈر رہی تھی۔

"اے خدا، میرے والے گلاب کا نمبر کب آئے گا؟"اسے انتظار تھا تو صرف اپنے کالے گلاب کا مطلب جاننے کا۔

"اب باری ہے میرے پسندیدہ سفید گلا ب کی۔سفید گلاب علامت ہے پاکیزگی کی،انوسینس یعنی بے گناہی کی، سکون کی ،احترام کی اور اگر آپ کسی سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ اس کے لائق ہیں تو یہ سفید گلاب بہترین ذریعہ ہے یہ کہنے کا۔"اس نے سفید گلاب بکٹ سے نکالتے ہوئے اس کی تشریح کر دی اور اب باری تھی اس رنگ کے گلاب کی جو وہ اوّل سے ہی اپنی بکٹ سے نہیں نکالنا چاہ رہی تھی پر بالآخر اسے نکالنا ہی پڑا۔

"شکر !میرے گلاب کا بھی نمبر آیا۔"

"اب باری ہے کالے گلاب کی۔یہ علامت ہے م...مو...موت کی۔ "برہان کو شاک لگ گیا اور وہ کچھ پل کے لیے سکتے میں آ گیا۔

"یہ گلاب کسی کے مرنے پر،ج...جنا...جنازے پر"...اب وہ آگے مزید کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔برہان کو ہوش آیا تو اس نے ممتحنہ کو روتے ہوئے دیکھا۔اس نے فوراً سے وہ منحوس گلاب پھینک دیا۔اس سے پہلے کہ وہ ممتحنہ کے پاس جاتا، ممتحنہ خود روتے ہوئے اس کے پاس آنے لگی۔

"برہان آپ نے کیوں اس رنگ کے گلاب کا انتخاب کیا؟مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔"وہ برہان کے قریب آتے ہی اس کے گلے سے جا لگی۔اسے اس وقت کچھ سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کر رہی ہے بس اسے اس وقت ایک ہی بات سمجھ آئی اور وہ یہ کہ فجر کے وقت والا ڈر اسے کالے گلاب کی شکل میں سچ ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔

برہان کو محسوس ہونے لگا تھا کہ ممتحنہ نے اس کالے گلاب کے مطلب کو دل پر لے لیا ہے۔

"مت ڈرو۔میں تمہارے پاس ہوں اور ہمیشہ پاس ہی رہوں گا۔"ممتحنہ کو جب ہوش آیا تو اس نے فوراً سے خود کو برہان سے دور کر لیا۔

"تم ٹھیک تو ہو؟"وہ اسے کرسی پر بٹھانے لگا۔اسٹوڈنٹس ابھی تک وہیں موجود تھیں۔برہان کے کہنے پر وہ بھی وہاں سے روانہ ہونے لگیں۔

"میں ٹھیک ہوں۔شاید کچھ زیادہ ہی دل پر لے گئی تھی اس کالے گلاب کے مطلب کو۔"وہ آنسو پونچھ کر مسکرانے لگی اور سب کچھ سچ ہو گیا۔

"اگر کالا گلاب میرے ہاتھ لگا، تو اس کا مطلب ہرگز وہ نہیں ہوا جو تم نے سوچا ہے،یہ محض ایک اتفاق تھا۔"وہ اسے سمجھانے لگا اور اتنے میں زارا بھی واپس آ گئی۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔میں جذباتی ہو گئی تھی۔"وہ زارا کو اپنے پاس آتا دیکھ کر مسکرانے لگی۔

"اچھی لگ رہی ہو۔لگتا ہے گھر سے ہوتے ہوئے آئی ہو۔"زارا کے بدلے لباس کو دیکھ کر ممتحنہ نے اندازا لگایا۔

"ہونہہ۔آج ہمیں لوکیشن پر جو جانا ہے۔"وہ لوکیشن پر جانے کے لیے کافی ایکسائیٹڈ تھی۔

"ممتحنہ نے بتایا تھا مجھے،کب نکلو گے تم لوگ؟"برہان ان دونوں کو ڈراپ کرنے کے موڈ میں تھا۔

"ہم بس نکلنے ہی والے ہیں تھوڑی دیر میں۔"زارا بھی چاہنے لگی کہ برہان انہیں ڈراپ کرے۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔میں تم دونوں کو وہاں تک ڈراپ کر دوں گا۔"
"کوئی ضرور ت نہیں ،ہم چلے جائیں گے۔"ممتحنہ ساتھ جانے سے منع کرنے لگی۔
"اس کا انکار تھوڑی ہی دیر کا ہے برہان بھائی،میں دو منٹ میں چائے بنا کر لاتی ہوں،پھر نکلتے ہیں۔"وہ ممتحنہ کے سر پر چپت لگاتی ہوئی نرسری کے کچن کی طرف چلی گئی۔

☆...☆...☆

السلام و علیکم حیال صاحبہ۔طبیعت ٹھیک ہے اب آپ کی؟"آج حیال ہسپتال سے ڈسچارج ہونے والی تھی۔نمیر علی اس کی خیریت دریافت کرنے پیلے گلابوں کا گلدستہ لیے آپہنچا۔
"طبیعت خراب ہی کب ہوئی تھی؟وہ تو بس خبروں میں آنے کے لیے اور سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے لیے دو دن ہسپتال رہنا پڑا۔"وہ ہنسنے لگی۔
"ویری گڈ۔ویسے آپ کے اس منصوبے نے آپ کو کتنا فائدہ پہنچایا اس بارے میں، میں کچھ نہیں کہہ سکتا،مگر پورے سوشل میڈیا کو اس بات پر شک ہونے لگا ہے کہ برہان ندیم منگنی شدہ ہو کر اپنی کواسٹار کے ساتھ چکر چلا رہے ہیں۔"وہ اسے خوش خبری سنانے لگا۔

"جانتی ہوں اور آج جب میں ہسپتال سے باہر نکلوں گی، میڈیا والے اپنے اپنے کیمرے اور مائیک لے کر میرے ارد گرد کھڑے ہو جائیں گے اور جب وہ مجھ سے پوچھیں گے کہ مس حیال،کیا آپ اپنے کو اسٹار برہان ندیم کے ساتھ ری لیشن میں ہیں تو تم سوچ سکتے ہو کہ میرا کیا جواب ہو گا؟"وہ اس کے ہاتھ پر تالی مارنے لگی۔

"زبردست۔ویسے حیال صاحبہ آپ نے مجھ سے جو کام کہا، وہ میں نے کیا۔اب آپ کو بھی اپنا وہ کام کرنا ہو گا جس کا مجھ سے وعدہ کیا۔"وہ بغیر ہچکچائے اپنی بات اس کے سامنے رکھنے لگا۔

"میں نے بیگ صاحب سے بات کی ہے اور انہوں نے مجھے یقین دلایا ہے کہ میں جس کا بھی نام لوں گی وہ اسے اپنے اگلے پراجیکٹ میں کاسٹ کریں گے۔ بس اب تم مجھ پر ایک احسان کر کے میرا آخری کام کر دو۔ "وہ کچھ سوچنے لگی۔

"اور یہ کام کس دن ہو گا؟"نمیر نے طے کر لیا تھا کہ یہ اس کا آخری کام ہو گا پھر حیال کو اس کا پہلا اور آخری کام کرنا ہی ہو گا،اسے ایک میگا پراجیکٹ دلانا ہی ہو گا۔ورنہ وہ پورے شوبز میں اس کو بدنام کر دے گا۔وہ اس کی کہی ہر بات ہر فون کال ریکارڈ کر تا تھا اور اس بار بھی وہ کر رہا تھا۔وہ ایک چالاک اداکار تھا۔سیف سائیڈ پر رہ کر اپنا ہر کام کر تا تھا۔اچھا یا برا۔

"ابھی تم کچھ دنوں تک پر سکون رہو۔یہ کام ممتحنہ کے نکاح کے بعد اور رخصتی سے پہلے ہو گا۔ "اس نے اسے اس کام کے بارے میں نہیں بتایا پر اتنا ضرور بتا دیا کہ وہ کام اسے کب کرنا ہے۔

☆...☆...☆

"آپ دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگتے ہیں،ماشاء اللہ۔"وہ ان دونوں کو گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر ایک ساتھ بیٹھا دیکھ کر بولی۔

"ہم دونوں کا ایک ساتھ اچھا لگنے میں کمال کس ہے؟وہ زارا کو بیک ویو مرر میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"آپ دونوں کی محبت کا،Obviously۔"وہ بھی اپنے ہونے والے بہنوئی کو مرر میں دیکھنے لگی۔

وہ لوگ گلیوں سے گزر رہے تھے۔گلیاں سنسان تھیں۔زیادہ لوگ نہیں تھے۔ان کی گاڑی گلیوں سے نکل ہی رہی تھی کہ اتنے میں سامنے سے بائیک میں دو آدمی آئے،ایک کے ہاتھ میں بندوق تھی اور دوسرے کے ہاتھ میں چاقو۔اس بائیک نے ان کی گاڑی کے سامنے آکر ان کا راستہ روک لیا۔

"گاڑی سے باہر نکل، ابھی۔"پہلے آدمی نے برہان کی گردن کے بالکل قریب چاقو رکھ دیا اوردوسرے نے ممتحنہ کی کن پٹی پر بندوق۔

برہان، ممتحنہ اور زارا خوف کے مارے گاڑی سے باہر نکل آئے۔ممتحنہ کے ذہن میں بندوق یا چاقو نہیں بلکہ وہ کالا گلاب گھومنے لگا جو لیکچر کے دوران برہان کے ہاتھوں میں تھا اور اس کالے گلاب کے ساتھ ساتھ وہ ڈر بھی جو فجر کی نماز میں اس کے ساتھ تھا۔

"تمہیں ہم سے جو چاہیے، لے لو۔بس اسے کچھ مت کرنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ "برہان کو خوف نہیں تھا،وہ تو انہیں دھمکی دینے لگا تھا۔

ان لوگوں نے اپنا سب کچھ اتار کر دے دیا۔نقد،چوڑی،پیسے ،گھڑی،سب کچھ۔بس ایک چیز تھی جو نہ برہان نے انہیں دی تھی نہ ممتحنہ نے۔

"یہ انگوٹھی کیا ترا باپ اتارے گا؟"وہ ممتحنہ اور برہان کا ہاتھ دیکھتے ہوئے دونوں سے انگوٹھی مانگنے لگا جو بلاشبہ منگنی کی انگوٹھیاں تھیں۔

"ہمارا سب کچھ چھین لیا ہے تم نے،پر تمہیں یہ منگنی کی انگوٹھیاں نہیں چھیننے دوں گا۔"برہان انہیں خبردار کرنے لگا۔

"نہیں دے گا؟تو کل اخبار میں پڑھنے کے لیے تیار ہو جا کہ برہان ندیم اور اس کی معشوقہ اپنی منگنی کی انگوٹھی نہ دینے پر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔"جو آدمی ممتحنہ کے پاس کھڑا تھا اس نے اپنی بندوق لوڈ کر لی۔

"ن...نہیں !اسے کچھ مت کہنا، ہم دے رہے ہیں انگوٹھی۔"وہ ممتحنہ کی آنکھوں میں خوف دیکھتے ہوئے اس سے کہنے لگا۔

"ممتحنہ دے دو انہیں انگوٹھی۔یہ معنی نہیں رکھتی،اب تو ہمارا نکاح ہونے والا ہے،اس وقت تو یہ انگوٹھی اتارنا ہی ہوتی ہے تو ابھی صدقہ اتار دو ہماری محبت کا۔"برہان اپنی انگوٹھی انہیں دینے کے بعد ممتحنہ سے انگوٹھی اتروانے لگا۔

"نہیں دے سکتی میں یہ انگوٹھی، نہیں۔"اس نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے۔وہ مکمل طور پر سکتے کی حالت میں تھی۔

"تو تیار ہو جاؤ اپنی موت کے لیے۔"وہ اسے شوٹ کرنے ہی والا تھا کہ برہان نے اسے روک دیا۔

"کیسے نہیں دو گی تم انگوٹھی؟تمہیں دینی ہی ہو گی۔"ممتحنہ کو صرف ایک انگوٹھی کی خاطر موت سے لڑتا دیکھ کر برہان کو شدید غصہ آیا اور وہ اس کی انگلی سے زبردستی انگوٹھی نکالنے لگا۔ وہ انگوٹھی ممتحنہ کی انگلی میں پوری طرح پھنس چکی

تھی،اسے اس کی انگلی سے انگوٹھی نکالنے میں بہت مشکل ہو رہی تھی پر برہان نے اپنی پوری طاقت لگا دی،م متحنہ کو کتنی تکلیف ہو رہی ہو گی، اس نے اس وقت اس بارے میں سوچنا ضروری نہیں سمجھا۔

و ہ اس کی انگلی سے انگوٹھی نکالنے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے پیٹرولنگ پولیس کی گاڑی آ گئی۔پولیس والوں کو پتا لگ گیا تھا کہ وہاں واردات ہو رہی ہے۔ محلے کے کچھ لوگوں نے بتا دیا تھا،لہٰذا وہ سائرن بجائے بغیر آ رہی تھی۔

ایک پولیس والے نے اس چور کے ہاتھ پر گولی چلانا چاہی تا کہ وہ بندوق ہاتھ سے گرا دے،پر نشانہ چوک گیا۔وہ گولی جو اس چور کی ہتھیلی پر چلنے والی تھی،ممتحنہ کے سینے میں جالگی۔

چور تو بھاگ نکلے۔ممتحنہ کی انگوٹھی آدھی انگلی میں پھنسی رہی ۔کچھ پولیس والے ان دونوں کا پیچھا کرنے لگے اور کچھ ممتحنہ کے پاس آ گئے۔گولی کا اس کے جسم کو چھونا ہی تھا کہ برہان بے ساختہ چیخا۔

"ممتحنہ "!وہ چیخ نہیں تھی،محبت کا جنازہ اٹھ جانے پر جو دل سے آواز نکلتی ہے ، وہ تھی۔

وہ برہان کا نام زبان پر اکھڑتی ہوئی سانس کے ساتھ لیتی اس کی بانہوں میں جا گری۔

☆...☆...☆

"بلٹ دل کے بہت قریب لگی ہے،انہیں بچانے کے بارے میں فی الحال کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ابھی انہیں خون کی بہت ضرورت ہے۔"ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے جیسے ہی باہر آیا،برہان دوڑتا ہوا اس کے پاس آ گیا۔

"آپ نے جتنی بوتل خون لینا ہے،آپ میرا خون لے لیں،بس اتنا خون میرے اند رباقی رکھیے گا کہ میں زندہ رہوں۔میں اس کے ساتھ جینا چاہتا ہوں،اس پر اپنی زندگی قربان کر کے اپنے ساتھ ساتھ اس کی بھی زندگی ختم نہیں کرنا چاہتا۔" وہ ڈاکٹر کے لیب کوٹ کا گریبان پکڑے ممتحنہ کی زندگی کی بھیک مانگنے لگا۔

"یہ کیا ہو گیا ہماری بیٹی کے ساتھ حارث؟کس کی نظر لگ گئی ہے ہماری ممتحنہ کو؟حارث اسے کچھ ہو گا تو نہیں؟"عنایہ بیگم حواس باختہ ہو گئیں۔اپنی بیٹی کے غم میں پاگل سی ہو گئی تھیں۔حارث نے انہیں سہارا دیاہو ا تھا۔وہ اپنے شوہر کے کندھے پر سر رکھ کر اپنی بیٹی کے لیے رو رہی تھیں۔

حارث کے ذہن و دل میں بس ایک ہی بات گھوم رہی تھی۔

"ہمیں پہلی فرصت ہی میں ممتحنہ کا نکاح کر دینا چاہیے تھا۔ پر ہم نے اس وقت سماجی رسم کو تفریحی رسم پر فوقیت دی اور دیکھو آج کیا ہو گیا ہماری بیٹی کے ساتھ۔ اگر اس دن اس کا نکاح ہو گیا ہوتا تو کم از کم یہ نوبت تو ہرگز نہیں آتی۔ نکاح میں اللہ کی رضامندی شامل ہوتی ہے اور منگنی میں صرف ہماری۔ ہم نے اللہ کی رضامندی پر اپنی رضامندی کو فوقیت دی اور دیکھو آج ہماری بیٹی کی کیا حالت ہو گئی۔ "ماں کے ساتھ ساتھ باپ بھی آنسو بہانے لگا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں حارث۔ پر اب کیا فائدہ ان باتوں کا، ہماری بیٹی اس حال تک پہنچ ہی گئی۔ "غم تھا کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اور آنسو تھے جو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

"آپ لوگ اس طرح مت روئیں۔ وہ ابھی اپنی زندگی سے جنگ کی حالت میں ہے۔ شکست نہیں کھائی اس نے اور جب اپنے جنگ پر جاتے ہیں تو گھر والے مایوس ہو کر غم نہیں مناتے۔ غازی بن کر ان کے واپس لوٹنے کی دعا کرتے ہیں اور وہ غازی بن کر ہی میدان جنگ سے واپس لوٹے گی۔ "وہ اپنی زندگی کو اپنی زندگی کا کچھ حصہ دے کر آیا ہی تھا کہ اس نے ممتحنہ کے امی ابو کو غم سے نڈھال دیکھا ۔ وہ انہیں سوگ مناتا دیکھ کر اشتعال میں آ گیا۔

اس کے غصہ کرتے ہی حارث اور عنایہ کو سمجھ آیا کہ غم منانے سے بہتر ہے کہ ہوش میں آنے کی دعا کی جائے۔عنایہ بیگم مصلّے پر بیٹھ گئیں اور نفل پڑھنا شروع کر دیے۔ حارث تسبیح ہاتھ میں لیے اپنی بیٹی کی صحت یابی کے لیے دعائیں کرنے لگااور وہ...اس کا نظریہ تو کچھ اور ہی تھا۔

"اب یہ بندہ شکرانے کے نفل ہی پڑھے گا۔"

عنایہ بیگم کے سلام پھیرتے ہی ڈاکٹر صاحب آپریشن تھیٹر سے باہر نکل آئے۔

"کیسی حالت ہے اب اس کی؟ "سوال تینوں کا تھا پر پوچھنے میں پہل برہان نے کی۔

"ہم نے انہیں خون بھی چڑھا دیا ہے پر مریض کی حالت پر کچھ خاص فرق نہیں پڑا۔ اگلے پندرہ منٹ تک ان کی ہارٹ بیٹ نارمل نہیں ہوئی تو آئی ایم سوری۔"ڈاکٹر صاحب جواب دے چکے تھے۔پر وہ ممتحنہ سے کچھ سوالات کرنے اندر چلا گیا۔

اتنے میں سمیہ بیگم بھی وہاں پہنچ گئیں اور اپنی بیٹی کو زار و قطار روتے ہوئے دیکھنے لگیں۔

"بیٹا تم ٹھیک تو ہونا؟ کہا تھا تم سے کہ اس مفاد پرست کا نوکر بننے کی ،نوکری کو مزید جاری مت رکھو پر تم"...وہ اسے ڈانٹنے ہی لگیں کہ زارا انہیں کھینچ کر آپریشن تھیٹر سے کھڑکی کے پاس لے آئی۔

"وہ زندگی سے حالت جنگ میں ہے امی اور آپ کو میری پڑ ی ہے؟اگر اس کی جگہ میں ہوتی تو؟خدا کا واسطہ دیتی ہوں امی آپ کو۔اس سے جو غلطی ہوئی بھی نہیں،اس پر اس کو معاف کر دیں، پتا نہیں اگر وہ اس دنیا سے چلی"...وہ رونے لگی اور روتے روتے زمین پر بیٹھنے ہی لگی کہ سمیہ بیگم نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

"ایسا نہیں کہتے بیٹا۔میں بری نہیں ہوں،میں تو ماں ہوں،جسے اپنی اولاد کی خوشی سے زیادہ اور کچھ عزیز نہیں ہوتا۔اس نے کوئی غلطی نہیں کی آج مان لیتی ہوں اور اس کے کوئی غلطی نہ کرنے پر میں نے اسے دل سے معاف کیا۔ اگر ہو سکے تو تم اپنی ماں کو معاف کر دینا۔"سمیہ بیگم کو احساس ہو گیا کہ آج تک انہوں نے ممتحنہ کے بارے میں جو کچھ بھی کہا ،غلط کہا اور آج انہوں نے اقبالِ جرم کر لیا تھا۔ اس خوف کے ساتھ کہ کہیں آج جو کسی اور کی بیٹی کے ساتھ ہو رہا ہے،کل کو ان کی منحوس بولی کی وجہ سے ان ہی کی بیٹی کے ساتھ نہ ہو جائے۔

"میں نے اپنا لہو تمہیں دیا ہے۔تم اس کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتی ممتحنہ۔ "وہ اس کا منگنی کی انگوٹھی والا ہاتھ اپنے دل پر رکھنے لگا۔ وہ انگوٹھی اتر نہ سکی تھی۔

"میری جان !دیکھو میرا دل تمہارے بغیراب بھی دھڑک رہا ہے اور یہ تو ممکن ہی نہیں کہ میں تمہارے بغیر سانس لوں۔ اس کا مطلب یہی ہوا کہ تم مجھے سن رہی ہو۔ اگر سن رہی ہو تو ایک بار دیکھ بھی لو۔ پلیز "...وہ اس کے ہاتھوں کو چومنے لگا پر اس نے کچھ رسپانس نہیں دیا۔

"تم ہو تو میں ہوں۔ تم نہیں ہو تو میں کون ہوں؟ "برہان کو یقین تھا کہ اس کی باتیں اس کے دل تک ضرور جائیں گی اور اسے دھڑکنے پر مجبور کردیں گی۔ اس کی شہادت کی انگلی میں حرکت ہونے لگی۔سانس ابھی بھی اسے صحیح طرح نہیں آسکی تھی۔

"ممتحنہ ! اپنی آنکھیں کھولو پلیز۔ ورنہ میں مزید اپنی آنکھوں کو کھلا رکھنے کا گناہ نہیں کر پائوں گا۔ " وہ رونے لگا۔ روتے روتے اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں اور ممتحنہ کی آنکھیں کھلنے لگیں۔

وہ اس کی آنکھوں کو کھلتا دیکھ نہ سکا۔وہ روتے روتے ممتحنہ کے تکیے پر اپنا سر جو رکھ چکا تھا۔

ممتحنہ بولنا چاہ رہی تھی پر اس کے منہ پر آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا۔اس نے اپنا ہاتھ جو برہان کے ہاتھوں میں تھا،اپنی پوری قوت کے ساتھ دبانے کی کوشش کی اور اس کی اس حرکت پر برہان نے فوراً ہی اپنا سر اٹھا لیا۔

"ممتحنہ "...کچھ گھنٹوں پہلے جب اسے گولی لگی تھی تب برہان نے اس کا نام ایسے لیا تھا جیسے اس کی سانسیں اکھڑنے لگی ہوں اور اب جب وہ ہوش میں آ چکی تھی تب برہان نے اس کا نام اس طرح لیا جیسے اسے اس کی سانسیں واپس مل چکی ہوں۔

اس سے پہلے کہ وہ اس سے کچھ کہہ کر اپنی حالت اور خراب کرتی ،برہان نے ڈاکٹر کو بلا لیا۔

"یہ تو معجزہ ہو گیا۔آپ یقین کریں ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ ان کا بچنا نا ممکن ہے۔محبت میں کتنی طاقت ہوتی ہے،آج میں نے جانا۔"وہ برہان کے کندھوں پر اپنے ہاتھ سے تھپکی دینے لگا۔

"میری بچی،میری جان۔میرا سب کچھ۔تم نے تو ہماری جان ہی لے لی تھی۔"عنایہ بیگم ممتحنہ کے رخسار پر جگہ جگہ بوسہ دینے لگیں۔

"میری بچی۔ "حارث کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔اپنی بیٹی کو موت کے منہ سے نکلتا دیکھ کر اس کے منہ سے مشکل سے دو لفظ ادا ہو سکے۔

"معذرت کے ساتھ ابھی مجھے آپ لوگوں کو یہاں سے جانا ہو گا،ابھی کچھ ٹیسٹ کرنا ہیں ان کے۔ "ڈاکٹر نے انہیں وہاں سے جانے کا کہا۔

لبوں کی زبان پر قائم رہنا اتنا مشکل نہیں ہوتا جتنا دل کی زبان پر قائم رہنا ہوتا ہے۔وہ اپنے دل کی زبان پر قائم رہا اور گر گیا۔شکرانے کی نماز کے سجدے میں۔

"میری آنکھیں تو بند ہونے والی تھیں اللہ،اس کی آنکھیں کھول کر تو نے میرا دل کھول دیا۔"وہ سجدے میں تھا ،رو رہا تھا۔

"کچھ لمحوں پہلے میری حالت دعا کرنے کے بھی لائق نہیں تھی اور اب ،اب میں تیرے آگے سجدے میں گرا ہوں، یہ سب تیرے کرم کی وجہ سے ہے اللہ۔مجھے اس سے پھر ملوانے کا شکریہ۔"سچی دعا تو وہ ہوتی ہے جس میں لفظوں کی بناوٹ سے زیادہ احساسات کی ملاوٹ ہو اور وہ سجدے میں گرا سچی دعا کر رہا تھا۔

"صاحب ہم نے اس ڈکیت پر لاٹھی چارج کرکے سچ اگلوا لیا۔وہ نئے نئے ڈکیت ہوئے ہیں۔ ان کی بندوق بھی نقلی تھی اور انہوں نے ڈکیتی کسی کے کہنے پر نہیں کی۔"وہ مصلے پر سے اُٹھا تو انسپکٹر صاحب کا فون آ گیا۔اسے شک تھا کہ ڈکیتوں کو حیال نے بھیجا تھا،ممتحنہ پر گولی چلانے کے لیے، جاننے کے بعد کہ ان کی بندوق نقلی تھی،برہان کا شک دور ہو گیا۔

"ہونہہ۔اور وہ پولیس اہلکار جس کے باعث میری منگیتر کی یہ حالت ہوئی۔وہ مجھے جیل میں دکھنا چاہیے۔"بھلے بلٹ غلطی سے فائر کی گئی تھی،پر وہ اسے معاف کرنے والا نہیں تھا۔

"آپ کے کہنے سے پہلے ہی ہم نے اسے گرفتار کر لیا ہے۔"برہان فون رکھتے ہی ممتحنہ کے پاس آ گیا۔وہ چہرے پر نیم مسکراہٹ لیے اسے اپنے پاس آتا دیکھنے لگی۔برہان کی مسکراہٹ ممتحنہ کی مسکراہٹ میں پوشیدہ تھی،وہ کیسے مسکرا دیتا جب تک کہ وہ نہ مسکراتی، مگر اب اس کی مسکراہٹ ممتحنہ کی مسکراہٹ کا پیچھا کرنے لگی تھی۔برہان کو وارڈ میں آتا دیکھ کر زارا،حارث ،عنایہ بیگم اور سمیہ بیگم وہاں سے جانے لگے۔

"کیسی ہو میری زندگی؟"وہ اس کے پاس بیٹھ کر جی بھر کر اسے دیکھنے لگا،کچھ اس طرح جیسے ایک نئی زندگی نعمت نہیں،رحمت بن کر اسے مل گئی ہو۔

"میر ی چھوڑیں،اپنی سنائیں۔زیادہ تو نہیں روئے تھے؟"وہ اس کی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھنے لگی۔

"رویا نہیں تھا، مر گیا تھا۔"وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامنے لگا۔

"اب مرے بھی نہیں ہوں گے،اگر آپ مر جاتے تو ابھی مجھے اپنے سامنے زندہ نہ پاتے۔"وہ بہت دھیمی آواز میں بول رہی تھی،اتنی میجر سرجری سے جو گزری تھی۔

"خبردار جو آئندہ مرنے مرانے کی بات کی۔آج رب کی طرف سے ہم دونوں کو زندگی رحمت کی طرح ملی ہے،ایسی زحمت کی باتیں نہ کرو۔"وہ اس کے منہ پر شہادت کی انگلی رکھ کر اسے چپ کروانے لگا۔

"اچھا!نہیں کرتی۔"وہ مسکرانے لگی اور وہ اس کے ماتھے کو چومنے لگا۔

"تم نے غلط سوچا تھا ممتحنہ۔کالا گلاب بھلے موت کی علامت ہوتا ہو گا اور ہمارے لیے بھی یہ موت کی علامت ہی ثابت ہوا۔ہمارے برے دن مر گئے اور آج سے

ایک نئی زندگی شروع ہوئی ہے۔"پہلے اسے موت کی بات کرنے سے منع کیا اور اب خود شروع ہو گیا۔

"اب آپ موت کی باتیں کرنے لگے ہیں۔"وہ طنز کرنے لگی۔

"نہیں۔میں تو زندگی کی بات کر رہا ہوں۔"وہ اس کے قریب آ کر اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔

"میں نے طے کر لیا ہے ممتحنہ،میں اداکاری چھوڑ دوں گا اور کوئی اچھی جاب کر لوں گا۔اب میں تمہارے منہ سے کچھ نہ سنوں۔"وہ اسے محبت میں دھمکی دینے لگا۔

"میں اپنے منہ سے اب کچھ اور کہنا بھی نہیں چاہتی،آپ نے میرے منہ کی بات جو چھین لی۔"وہ مسکرانے لگی۔اتنے میں نبیہہ بیگم اور ندیم صاحب بھی ہسپتال آ پہنچے تھے۔

"شاید ہم غلط وقت پر آ گئے ہیں۔"زارا جو عنایا بیگم ،حارث اور برہان کے والدین کے ساتھ وارڈ میں آ رہی تھی،ان دونوں کو ہاتھوں میں ہاتھ تھاما دیکھ کر کھانسنے لگی۔ممتحنہ نے اپنے امی ابو اور ساس سسر کو دیکھ کر برہان کے ہاتھوں پر سے فوراً اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔

"بھئی ہم نے تو یہ طے کر لیا ہے کہ اس سے پہلے کہ تم دونوں کی محبت اور رشتے کو مزید کسی کی نظر لگے،ہم ممتحنہ کے ٹھیک ہوتے ہی تم دونوں کا نکاح کر دیں گے۔وہ کیا ہے ناکہ اللہ بھی خوش ہوگا اور ہم سب بھی۔"وہ دونوں حارث کے منہ سے اپنے نکاح کا سنتے ہی مسرور ہو گئے۔

☆...☆...☆

"آج ہمارا نکاح ہے۔"

"اور پرسوں رخصتی۔"نکاح والے دن بھی دولہے میاں کو چین نہیں تھا۔بیگم کو فون کر کے پریشان کرنے لگے۔

"یہ انتظار رصدیوں جیسا تھا۔"ممتحنہ آئینے کے سامنے عروسی جوڑے میں بیٹھی تھی۔

"اور راستہ پل صراط جیسا۔"وہ تیار ہو چکی تھی۔بیوٹیشن اس کے شرارے کا دوپٹا ترتیب دے رہی تھی ۔

"پر ہم کام یاب ہو گئے اور دیکھو آج ہمارے نکاح کا دن بھی آپہنچا۔"دولہے میاں تو کب سے تیار بیٹھے تھے،نکاح میں شریک ہونے کے لیے اور اسے اپنے نکاح میں شریک کرنے کے لیے۔

"میں فون رکھتی ہوں۔امی کو پتا چلا نا تو خیر نہیں ہوگی۔"اس نے برہان کی ایک نہیں سنی اور فون رکھ دیا۔

"ہو گئی تیار؟تھوڑا جلدی کر دیں سب نیچے انتظار کر رہے ہیں۔"بیوٹیشن کو اس کے گھر بلایا گیا تھااور زارا اس کے گھر پر صبح سے آئی ہوئی تھی۔سارا گھر مہمانوں سے بھرا پڑا تھا۔کوسٹر آ چکی تھی اور مہمان اس میں بیٹھنا شروع ہو گئے تھے۔

"زارا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔پہلی بار اتنا تیار ہوئی ہوں پتا نہیں اسے کیسی لگوں گی۔"وہ اپنے آپ کو ہر سمت سے دیکھتی زارا سے اپنے خوف کا اظہار کرنے لگی۔

"ڈرنا تو بنتا ہے پر اس بات سے کہ کہیں وہ تمہارے حسن کی تاب نہ لا سکے۔"وہ اس کے ڈر کو خوشی میں بدلنے کی کوشش کرنے لگی۔

"میں یہاں خوف سے پاگل ہورہی ہوں اور تمہیں مذاق سوجھا ہوا ہے۔"وہ غصے سے زارا کو گھورنے لگی۔

"ارے پری لگ رہی ہو۔قسم سے۔"وہ اسے یقین دلانے لگی کہ اس مسٹرڈ برائون ڈیزائنر شرارے میں جو برہان کی پسند کا تھا،وہ کوئی حور پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

"ماشاء اللہ !میری بیٹی۔ابھی نیچے مت جانا۔زارا! دروازہ بند کر دو کمرے کا۔میں اپنی بیٹی کی نظر تو اتار لوں۔"وہ ہاتھ میں سورۃ مزمل لیے ہوئے تھیں اور اسے پڑھ کر ہی اوپر آئی تھیں۔انہوں نے سورۃ مزمل کا پانی اسے پینے کے لیے دیا اور سات مرچوں سے اس کی نظر اتارنے لگیں۔

"بھئی میں اس کا باپ ہوں مجھے تو اندر آنے دیا جائے۔"زارا سب کو اندر آنے سے منع کر رہی تھی پر جب اسے لگا کہ باہر سے آنے والی آواز دلہن کے ابو کی ہے،تو اس نے فوراً دروازہ کھول دیا۔

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔"حارث کی آنکھوں میں اپنی بیٹی کو دلہن بنا دیکھ کر آنسو آ گئے۔

"رخصتی شاید پرسوں ہے۔اپنے آنسو پرسوں تک کے لیے سنبھال کر رکھیں حارث۔"عنایہ بیگم خود آنکھوں میں آنسو لیے حارث کو رونے سے منع کرنے لگیں۔

"تم جیسی فرماں بردار بیٹی نصیب والوں کو ملتی ہے۔تم نے آج تک ہماری کوئی بھی بات نہ ٹالی۔ہماری ہاں میں ہاں ملائی اور ہماری' ناں 'کو تم نے' ناں 'سمجھا۔ہم بہت خوش نصیب ہیں ممتحنہ۔ بہت زیادہ۔"حارث نے اپنی گلابو کو سینے سے لگا لیا۔

"اگر مجھ جیسی بیٹی ملنے والے خوش نصیب ہیں تو پھر آپ جیسے ماں باپ ملنے والے کون ہوئے؟آپ دونوں نے مجھے سمجھا ہے،میرے دل کی ہر بات کو سمجھا ہے، خوش نصیب تو پھر میں بھی ہوئی۔"وہ عنایہ بیگم اور حارث کو اپنے سینے سے لگانے لگی۔

"اب اور زیادہ دیر ہوئی تو مہمان کوسٹر سے گھر ہی چلے جائیں گے۔"زارا کمرے کا دروازہ کھولے کھڑی تھی۔

☆...☆...☆

نکاح نامہ کچھ ہی پل میں سامنے آنے والا تھا۔وہ گھونگھٹ نکالے اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"میرے نکاح میں شامل ہو کر میرے حق میں کچھ بہتر کر دو۔ "وہ اپنی ہونے والی بیوی سے باتیں کر رہا تھا۔

"تمہیں دل میں تو شامل کر چکی ہوں، بس اب خدا کی اجازت کی ضرورت ہے۔"وہ گھونگھٹ نکالے ہی جواب دے رہی تھی۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"قاضی نے کچھ ضروری تفصیلا ت بتانے کے بعد دونوں سے علیحدہ علیحدہ ایک ہی سوال کیا۔

"قبول ہے۔' "قبول ہے 'جو کہنے کو صرف دو لفظ ہیں پر ان لفظوں کے پیچھے خدا کی رضا شامل ہوتی ہے اور ان ہی دو لفظوں کے آگے شوہر اور بیوی کی ایک پوری زندگی ہوتی ہے۔

نکاح وہ رسم ہے جس میں یہ دو لفظ آسمان تک جاتے ہیں اور جب آسمان والا ان دو لفظوں کو قبول کر لیتا ہے تب ایک مضبوط رشتہ تخلیق ہوتا ہے جو آسمان والے کو بہت عزیز ہے۔

وہ دونوں آفیشلی میاں بیوی بن چکے تھے۔ممتحنہ اب مسز برہان بن چکی تھی،برہان کی آفیشل اور شرعی بیوی ۔یہ احساس ہی کچھ اور ہوتا ہے۔شوہر کے اندر بیوی کی ذمہ داری اور حفاظت کا اور بیوی کے اندر شوہر کی پیروی کرنے اور اس کا خیال رکھنے کی خوبیاں خود بہ خود پیدا کر دیتا ہے۔

☆...☆...☆

"میرا آخری کام تم کل کرو گے۔تمہیں بتا چکی ہوں کہ کیا کرنا ہے۔"حیال کو پتا چل گیا تھا کہ آج اس کا نکاح ہوا ہے۔

"یہ منصوبہ کچھ زیادہ ہی عجیب نہیں؟"وہ حیال کے بنائے گئے آخری منصوبے سے پیچھے ہٹنے لگا تھا۔

"برہان کے فلم سے جاتے ہی محمود علی نے فلم ہی ختم کر دی، تمہیں آگے کوئی اچھی فلم یا ڈراما نہ ملے تو کتنا عجیب ہو گا؟"وہ اسے بتانے لگی کہ وہ کیا کچھ کر سکتی ہے۔

"میں تیار ہوں اور جیسا آپ نے بتایا ہے ویسا ہی ہو گا۔"وہ اس منصوبے پر عمل کرنے سے کترا ضرور رہا تھا،پر مستعد تھا۔

"تمہیں اپنانہیں بنا سکی۔یقین ہے، پر اسے تمہارا نہیں بننے دوں گی، یقین کر لو۔نکاح تو کر لیا تم نے پر تم دونوں کا جسم و روح کا تعلق قائم نہیں ہونے دوں گی۔تم دونوں کی کہانی تو ادھوری ہے ممتحنہ اور برہان۔"وہ ہنسنے لگی،وہ پر امید تھی کہ جس کہانی کو وہ دونوں اس رات مکمل سمجھ رہے ہوں گے،اس کہانی کو وہ ایک ادھوری کہانی بنا دے گی۔

"اسے تمہاری سادگی پر غرور ہے نا؟ عشق کرتا ہے نا وہ تمہاری سادگی سے؟اگر میں تمہاری سادگی کو جڑ ہی سے ختم کر دوں؟"شیطانی ہنسی تھی جو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

"ہماری محبت کی داستان بالآخر مکمل ہو گئی برہان۔ورنہ مجھے تو ہمیشہ سے ہی ایک ڈر لگا رہتا تھا اور وہ یہ کہ سچی محبت کبھی بھی تکمیل تک نہیں پہنچتی ،ادھوری رہ جاتی ہے۔"وہ فریش ہو کر اپنے کمرے میں ہی آئی تھی کہ اس کے شوہر کا فون آگیا۔

"جو کہانیاں ادھوری رہتی ہیں،وہاں دعاؤں کی کمی ضرورہوتی ہوگی اور ہاں ،میں نے پالیا ہے تمہیں، اب کھونے کی بات مت کرنا۔میرا نکاح ہوا ہے تم سے،اب رونے کی بات مت کرنا۔"وہ اپنی بیوی کو یقین دلانے لگا کہ محبت جب نکاح کے بندھن سے جڑ جاتی ہے تب کتنی طاقتور بن جاتی ہے۔

"چلیں۔نہیں کرتی رونے اور کھونے کی بات۔"وہ اپنی انگلی میں پہنی نکاح کی انگوٹھی کو دیکھنے لگی۔

"آج میں تم سے بہت ساری باتیں کروں گا اور خبردار جو تم نے کہا کہ مجھے نیند آ رہی ہے،میں سونے لگی ہوں۔"وہ اپنی بیوی سے ساری رات بات کرنے کے موڈ میں تھا۔

"فجر تک بات کریں گے؟"

"ہاں ! اگر تم بات کرتے کرتے سو نہ گئیں۔ "وہ کمرے کی لائٹس بند کر کے بستر پر آ گیا۔

"تو پھر نماز فجر بھی ادا کرنا ہو گی میرے ساتھ۔"وہ اپنے شوہر کو ابھی سے نمازی بنانے کی پریکٹس کر رہی تھی۔

"جو حکم آپ کا بیگم صاحبہ،سر تسلیم خم ہے۔"وہ اس کی نئی نویلی دلہن بنی تھی،حکم تو ماننا ہی تھا پھر اس کا۔

"کیا کوئی اور ہو گا اس دنیا میں جس کی محبت کی شدت ہماری محبت کی شدت سے زیادہ ہو؟"ممتحنہ کو کبھی کبھی یقین نہیں آتا تھا کہ ان کی محبت کی شدت اتنی زیادہ کیوں ہے۔

"میرا واسطہ صرف تم سے ہے،میں اوروں کی خبر نہیں رکھتا۔"گفت گو دو لوگوں کی ہو رہی تھی۔کسی تیسرے کا آنا برہان کو خاص اچھا نہیں لگا۔چناں چہ اس نے طنز کر دیا۔

"میرے دماغ میں باتیں آہستہ آہستہ آتی رہیں گی،تب تک آپ تو کوئی بات نکالیں۔ابھی پورے چار گھنٹے باقی ہیں فجر میں اور آپ نے تو کوئی موضوع ہی نہیں دیا گفت گو کو۔"اس کے پاس اپنے شوہر سے باتیں کرنے کے لیے بہت کچھ تھا پر نکاح کی خوشی اتنی تھی کہ وہ ساری باتیں فراموش کر بیٹھی تھی سوائے اس کے کہ وہ مسز برہان بن چکی ہے۔

"جہاں گفت گو میں' میں 'اور' تم ' ہوں وہاں موضوع بھی' میں 'اور' تم 'ہو گا۔پھر بھی تمہارے کہنے پر اس گفت گو کو ایک موضوع دے ہی دیا جائے اور وہ ہے 'تمہارا نام'۔تمہارا نام کافی یونیک ہے،قرآن کی ایک سورۃ کا نام بھی ہے ممتحنہ ،تو بتائو،تمہارے نام کا مطلب کیا ہے؟"برہان کی گفت گو کا موضوع تو ہمیشہ ممتحنہ ہی ہوتی۔

"ممتحنہ کے معنی ہیں وہ عورت جس کا امتحان لیا جائے۔"اسے برہان کا اس کے نام کا مطلب پوچھنا اچھا لگا۔

"جو عورتیں صلح حدیبیہ کے بعد مکے سے ہجرت کر کے مدینہ آئی تھیں،وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتی تھیں،اس لیے رسول پاکؐ نے حکم دیا کہ ان کا امتحان لیا جائے۔ اگر پاس ہو گئیں تو مسلمان نہیں تو کافر۔"وہ نام کے معنی بتانے کے ساتھ ساتھ نام کی تشریح بھی کرنے لگی۔

"نام کا مطلب تو کافی گہرا ہے۔اس کا مطلب تمہارے امتحان تو کافی ہونے ہیں، نام جو ممتحنہ ہے۔"برہان کو اس نام کے مطلب نے کافی متاثر کیا۔

"امتحانات تو سب ہی کے ہوتے ہیں۔"

"امتحان میں پاس ہو جائو گی؟ "برہان کے اس سوال پر ممتحنہ کو اچنبھا ہوا۔

"کون سا امتحان ؟"

"ہمیشہ ہمیشہ ساتھ رہنے کا امتحان۔عشق کو اشک نہ بننے دینے کا امتحان۔"برہان سنجیدہ ہو گیا۔

"آپ کا عشق میری سادگی ہے،اسے اشک نہیں بننے دوں گی۔ یہ آپ کے لیے سدا رشک ہی رہے گا، ہو جائوں گی پاس۔"اس کی زندگی میں آگے کتنے امتحان ہوں گے،وہ یہ نہیں جانتی تھی،فی الحال تو برہان اس کا امتحان لے رہا تھا۔

"صرف پاس نہیں ہونا،اچھے نمبر بھی لینے ہیں۔"وہ کسی استاد کی طرح اسے امتحان میں اچھے نمبر لینے کی تاکید کرنے لگا۔

"اس امتحان میں ہم برابر کے شریک ہیں اور یہاں تو چیٹنگ بھی ضروری ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ کے بنا اچھے نمبر کیا،پاس ہونا بھی دشوار ہو جائے گا۔"وہ اسے امتحان کے متعلق ضروری ہدایات فراہم کرنے لگی،جیسے کوئی نگران ہو۔

"مجھے چیٹنگ کروائو گی نا؟ تنہاتو نہیں چھوڑو گی؟ "وہ نیم مسکراہٹ لیے اس کے جواب کا منتظر تھا۔

"میری چھوڑیں،اپنی سنائیں،آپ تنہاتو نہیں چھوڑیں گے؟"وہ بھی مسکرانے لگی۔

"کبھی نہیں!ویسے کتنی عجیب سی بات ہے نا؟ جہاں محبت کی بات چل رہی ہو،وہاں بے وفائی کا ذکر آتا ہے،جہاں ساتھ رہنے کی بات چل رہی ہو وہاں تنہائی کا ذکر ضرور آجا تا ہے۔"برہان نے ایک تلخ حقیقت بیان کی۔

"کیوں کہ اچھائی کا تعلق برائی سے ہمیشہ سے رہا ہے۔جہاں بات سچ کی ہو،وہاں جھوٹ نہ بولنے کی بات آ جاتی ہے،جہاں بات ثواب کی ہو،وہاں گناہ نہ کرنے کی بات آ جاتی ہے۔بالکل اسی طرح جہاں بات محبت کی ہو وہاں بے وفائی نہ کرنے کا اور جہاں بات ساتھ رہنے کی ہو وہاں تنہا نہ چھوڑنے کا ذکر آ جاتا ہے۔"

برہان کی بیان کی گئی تلخ حقیقت کی وضاحت کرنے والی اس کی شریکِ حیات تھی۔ اب وہ اپنے لیپ ٹاپ پر نکاح کی تصاویر دیکھنے لگا جو اُسے مختلف رشتہ داروں کے ذریعے موصول ہوئی تھیں۔

"تم بہت خوب صورت لگ رہی تھیں۔ تمہیں جی بھر کر دیکھ نہیں پایا نکاح میں پر اب دیکھ رہا ہوں۔میری بیوی دنیا کی سب سے حسین دلہن لگ رہی تھی۔ آئی لو یو۔"یہ آج پہلی بار تھا۔جب اس نے اپنے شوہر کے منہ سے اپنی تعریف سنی۔

"شکر ہے !آپ نے میری تعریف تو کی۔میں تو مایوس ہی ہو گئی تھی اور سوچنے لگی تھی کہ سب ہی نے میری تعریف کی پر شوہر نے نہیں،اس کا مطلب یہی ہوا کہ میرا اتنا تیار ہونا بے کار گیا،جب شوہر ہی کو اچھی نا لگ سکی،پھر فائدہ ،دنیا والوں سے تعریفیں بٹورنے کا؟"اسے سکون مل گیاتھا شوہر کے منہ سے بالآخر اپنی تعریف سننے کے بعد۔

"تمہیں میرے لیے اچھا لگنے کے لیے بننا سنورنا ضروری نہیں۔مجھے عشق تمہاری سادگی سے ہے، چاہے وہ سادگی تمہارے باطن کی ہو یا ظاہری ،پر آج دلہن بن کر تم نے کمال ہی کر دیا۔"وہ اس کی سادگی پر ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر قصیدے پڑھنے لگا۔

"اُف !ایک تو آپ کے ان سادگی پر قصیدوں سے میں بور ہو گئی ہوں۔فرض کریں!اگر میرے اندر یہ سادگی نہ ہوتی تو؟"اس نے مذاق مذاق میں برہان سے ایک سنجیدہ سوال پوچھ لیا۔

"تو شاید مجھے تم سے عشق بھی نہ ہوتا۔ تم سے عشق میں نے تمہاری سادگی ہی کو دیکھ کر کیا ہے اور یہ کبھی نہ ختم ہونے والی خوبی ہے، جاوداں ہے۔"وہ اسے اس سے عشق کرنے کی بنیادی وجہ بتانے لگا۔

"ہونہہ۔ اور"...اسے نیند کے ہچکولے آنا شروع ہو گئے۔

"اور یہ کہ تم قسم کھائو کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے،کچھ بھی سے مراد کچھ بھی،تم مجھ سے جدا نہیں ہو گی۔"

"کھا لی قسم"!

"اتنی جلدی قسم بھی کھالی؟دو سیکنڈز بھی نہیں لیے سوچنے کے لیے؟"اس نے برہان کے کہتے ہی قسم کھا لی۔

"قسم سچی وہی ہوتی ہے جو فوراً کھا لی جائے۔ایسی قسم کے ٹوٹنے کے بہت کم چانسز ہوتے ہیں ورنہ ایسا کون ہے دنیا میں جو سوچ بچار کرنے کے بعد قسم کھاتا ہے؟جو سوچ بچار کر نے کے بعد قسم کھاتے ہیں وہ قسم کھانے سے پہلے یہی سوچ رہے ہوتے ہیں کہ کتنے دن تک ،کتنے مہینوں تک وہ اپنی قسم پر قائم رہ پائیں گے۔"اس کی بات میں وزن تھا۔ برہان بھی اثبات میں سر ہلائے بغیر نہ رہ سکا۔

"میری بیوی تو کافی ذہین بھی ہے۔گھر اچھے سے سنبھالے گی اپنا۔"وہ اپنی بیوی کی تعریف کرنے لگا۔

"برہان؟"اس نے غنودگی والی آواز میں شوہر کا نام لیا۔

"جی مسز برہان؟"برہان سمجھنے لگا کہ وہ اس سے یہ کہنے والی ہے کہ اسے نیند آ رہی ہے،پر اس بار اس نے غلط سمجھا۔

"آئی لو یو۔"برہان کی عادت میں شامل ہو گیا تھا ممتحنہ کو آئی لو یو کہنا،پر ممتحنہ کے لیے یہ پہلی بار تھا۔

"آئی لو یو ٹو ممتحنہ۔"بات کرتے کرتے ممتحنہ بھی سو گئی اور برہان بھی ۔فجر تک کا پلان تھا باتیں کرنے کا پر دو گھنٹے بھی نہ کر سکے۔

☆...☆...☆

اس کی آنکھ فجر کے وقت کھلی تو اس نے اپنا موبائل دیکھا۔ اسے کال ٹائمنگ دیکھ کر پتا چلا کہ برہان بھی اس کے ساتھ ہی سو گیا تھا۔وہ سر جھٹک کر وضو کرنے چلی گئی۔

واپس آئی تو اس کے موبائل کی اسکرین پر' برہان کالنگ 'کے الفاظ جگمگانے لگے۔

"ارے واہ !فجر میں آنکھ کھل گئی آپ کی مسٹر مجازی خدا؟"برہان دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی۔

"آپ کا حکم تھا کہ نماز اکٹھے ادا کریں گے۔ رد کیسے کر سکتا تھا۔"وہ ہنسنے لگی۔

"جبراً نماز نہ پڑھیں۔ ویسے عمر اتنی ہو گئی ہے کہ جبر کرنا بھی جائز ہے۔"وہ اپنی ہنسی روک نہ سکی۔

"عادت ڈالنا پڑے گی او ر اس کا آغاز آج سے کروں گا، ابھی سے۔خدا نے میری اتنی بڑی دعا قبول کی ہے،اس کا شکر میں ساری زندگی ادا کرنا چاہوں گا۔"وہ لائونج کی طرف فون کان میں لگائے جائے نماز لینے چلا گیا۔

"مجھے بہت خوشی ہو گی اگر آپ نماز کے پابند بن جائیں گے۔"وہ ہمیشہ سے چاہتی تھی کہ اس کا شوہر نماز کا پابند ہو۔

وہ نماز سے فارغ ہوئی ہی تھی کہ برہان کا پھر فون آ گیا۔

"نماز پڑھ لی آپ نے؟"وہ جان چکی تھی کہ اس نے نماز ادا کر لی ہو گی،بس رسماً پوچھا۔

"جی !پڑھ لی۔ "وہ نماز کے بعد ٹیرس میں آ کر آسمان پر رات کو صبح میں بدلتے دیکھنے لگا۔

"دعامیں کیا مانگا؟"وہ ابھی تک دوپٹا سر پر اوڑھے ہوئے تھی۔

"یہی کہ اے اللہ ! مجھے نماز کا پابند بنا دے اور جیسا میری بیوی چاہتی ہے مجھے ویسا بنا دے۔"اب اس کا مقصد صرف ایک تھا اور وہ تھا اپنی بیوی کی ہر بات ماننا ،خواہ وہ حکم ہو یا التجا۔

"اور تم نے کیا مانگا دعا میں؟"اب وہ اس کی دعا کے بارے میں پوچھنے لگا۔

"یہی کہ اے اللہ!میری نئ زندگی شروع ہونے جا رہی ہے،اس کو نظرِ بد سے بچانا اور ہماری وفا کو تا عمر سلامت رکھنا۔"ایک طرف نماز کی پابندی کی دعا کی جارہی تھی، تو دوسری طرف سلامتی کی دعا کی جارہی تھی اور محبت کی۔

"یہ رات میرے لیے بہت یادگار رہے گی، اس میں زندگی تھی۔"وہ اس کے ساتھ بتائے لمحات کا مرکزی خیال بتانے لگا۔

"اچھا؟وہ کیسے؟"وہ اس مرکزی خیال کی تشریح جاننا چاہتی تھی۔

"وہ ایسے کہ اس رات دو بہت بڑی قوتیں وافر مقدار میں موجود تھیں۔محبت اور زندگی اور یہ وہ قوتیں ہیں جو اگر آپ کی زندگی میں کثرت کے ساتھ موجود ہوں تو آپ کا دل کہہ اٹھتا ہے کہ اور کیا چاہیے۔مجھے بھی اب کچھ نہیں چاہیے،تمہاری محبت نے مجھے خدا سے ملا دیا ہے اور خدا کی بندگی نے شکر سے۔"برہان ندیم

تشریح کرنے میں ماہر تھا۔وہ محبت کی تشریح بہت پہلے سے جان چکا تھا اور بندگی کی تشریح کرنا اسے اس رات ہی آیا۔یعنی نکاح والی رات۔

"نیند تو نہیں آ رہی؟"وہ اس سے پوچھنے لگا۔اسے خود جو نیند آ رہی تھی۔وہ فجر میں اٹھنے کا عادی نہیں تھا۔

"جی !آ تو رہی ہے۔"وہ جمائی لیتے ہوئے بولی۔

"سو جائو۔ میں بھی سونے لگا ہوں۔"

"شب بخیر۔"وہ بستر پر جانے لگی۔

"صبح بخیر۔ اندھیرا ختم ہو چکا اور ایک نئی صبح کا آغاز ہوا ہے۔اپنا خیال رکھنا۔آئی لو یو۔"اور ایک بار پھر اظہار محبت کرنے کے بعد وہ سونے چلا گیا۔

وہ رات محبت کی رات تھی،نکاح کے بندھن میں بندھ جانے والے دو محبت کرنے والوں کی رات۔وہ رات شکر کی رات تھی، محبت کو پا لینے پر خدا کا شکر کرنے کی رات۔

☆...☆...☆

ممتحنہ کی آنکھ صبح آٹھ بجے کھلی۔وہ فریش ہو کر تیار ہونے کے بعد نیچے کچن میں چلی آئی۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم؟جائو ٹیبل پر بیٹھو تمہارا ناشتا وہیں آ جائے گا۔"رخصتی کو ایک دن باقی تھا اور اپنی بیٹی کو کام کرتا دیکھ کر اشتعال کی کیفیت میں آ گئیں۔

"اور ہاں !آج بھی نرسری؟تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا؟کل رخصتی ہے تمہاری یاد بھی ہے؟"اپنی بیٹی کو تیار دیکھ کر وہ جان گئیں کہ وہ کہاں جانے کی تیاری کر رہی ہے۔

"کل رخصتی ہے تبھی تو آج جا رہی ہوں۔میں نے طے کر لیا ہے کہ شادی کے بعد چھوڑ دوں گی۔ اپنے شوہر، ساس سسر اور اپنے گھر کا خیال رکھوں گی،گھر کے ہر گوشے کو پھولوں سے سجائوں گی۔ آج آخری بار جا رہی ہوں اور چاہتی ہوں کہ آپ مجھے ٹوکنے کے بجائے دعائیں دیں۔"وہ ناشتا بنانے میں عنایہ بیگم کی مدد کرنے لگی۔ گھر میں مہمان آئے ہوئے تھے پر سب ابھی تک سو رہے تھے۔عنایہ بیگم نے طے کر لیاتھا کہ ناشتا باہر سے آئے گا۔وہ تو صرف اپنے شوہر اور بیٹی کے لیے ناشتا تیار کر رہی تھیں۔

"میری دعائیں تو ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں میری جان اور مجھے تمہارا شادی کے بعد نرسری چھوڑنے کا فیصلہ بہت میچور لگا۔ تم نے ابھی سے یہ ثابت کر دیا کہ تم ایک اچھی بہو ثابت ہو گی۔وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دینے لگیں۔

"جب آپ اچھی بہو ثابت ہو سکتی ہیں، تو آپ کی بیٹی کیوں نہیں؟"وہ عنایہ بیگم کے ماتھے کو چومنے لگی۔

"تمہارے شوہر کا فون آگیاہے، اس کی صبح کو صبح بنا دو۔"عنایہ بیگم اس کے موبائل کی رنگ ٹون سنتے ہی پہچان گئیں۔

"السلام و علیکم !صبح بخیر۔"سلام میں پہل برہان نے کی۔

"وعلیکم السلام۔کیا بات ہے ۔بڑی جلدی صبح ہو گئی آپ کی۔وہ اپنی امی سے تھوڑا دور جا کر اس سے بات کرنے لگی۔

"اللہ میری دعائیں قبول کرنے لگا ہے۔"وہ مسکرایا اور بستر سے اٹھنے لگا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔"وہ برہان کے بدلتے رویوں کو دیکھ کر بہت خوش ہو ئی۔

"مجھے زارا نے بتایا کہ تم آج آخری بار نرسری جا رہی ہو کیوں؟"برہان کو وجہ جاننے کا تجسس ہوا۔

"میں شادی کے بعد صرف گھر ،اپنے شوہر اور اپنے سسر کا خیال رکھنا چاہتی ہوں۔بس۔"وہ اسے معصومانہ انداز میں نرسری چھوڑنے کی وجہ بتانے لگی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔اب میں صبح اٹھوں گا تو مجھے کم از کم یہ نہیں کہا جائے گا کہ ناشتا ٹھنڈا ہو رہا ہے،کر لیجیے گا۔میں نرسری جا رہی ہوں بلکہ یہ کہا جائے گا کہ برہان،اٹھ جائیں، میرے ساتھ ناشتا کر لیں۔"وہ ہنسنے لگااور اس کے ساتھ ساتھ اس کی بیگم بھی۔

"اچھا اب مذاق بعد میں کیجیے گا۔پہلے ناشتا کر لیں،میں بھی ناشتا کرنے لگی ہوں۔"وہ اسے ناشتے کی تاکید کرنے کے بعد خود ناشتا کرنے لگی۔

☆...☆...☆

"السلام و علیکم مسز برہان۔نئی دلہن کو تو رخصتی کے بعد روپ چڑھتا ہے پر آپ کا تو نکاح کے بعد ہی یہ حال ہو گیا۔"ممتحنہ کو نرسری میں داخل ہوتا دیکھ کر زارا اسے مسز برہان کے لقب سے نوازنے لگی۔

"یہ کس قسم کا مذاق تھا؟ "آفس جا کر اُس نے اپنا ہینڈ بیگ صوفے پر رکھا اور ای میل کھول کر آج کے آرڈرز چیک کرنے لگی۔

"تمہیں میری ہر بات مذاق ہی لگتی ہے۔سچ کہہ رہی ہوں میری جان،بہت کھل رہی ہو آج ماشاء اللہ۔"زارا ڈول دھونے لگی۔

"آج تو بہت سارے آرڈرز آئے ہوئے ہیں،لگتا ہے لوگوں کو ممتحنہ کا مسز برہان بننا کچھ خاص پسند نہیں آیا۔"وہ دونوں قہقہے لگانے لگیں۔

"اچھی بات ہے نا!آج یہاں آخری دن بھی ہے ہمارا۔آرام و سکون کے ساتھ تمام آرڈرز تیار کریں گے اور ڈھیر ساری باتیں کریں گے۔"وہ دونوں اب نرسری کے باغ میں پھول چننے جانے لگیں۔

"زارا اگر تم چاہو تو میرے بعد یہ نرسری یہ کمپنی تم چلا سکتی ہو۔کسی اسسٹنٹ کو ہائر کر لینا اس طرح مصروف بھی رہو گی۔نرسری چھوڑنے کا فیصلہ صرف میں نے کیا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ تم بھی میرے جانے کی وجہ سے یہاں سے چلی جائو۔"وہ پھول چنتے چنتے اس سے ضروری بات کہنے لگی۔

"نہیں ممتحنہ، میں تمہاری جگہ نہیں لے سکتی۔اس کمپنی میں اگر تم رہو گی تو فقط یہاں کی اونر بن کر اور اگر تم نہیں، تو کوئی بھی نہیں اور ویسے بھی ذرا سوچو ،اگر تم نہ ہوئیں تو میرا یہاں دل لگے گا؟"ممتحنہ کو اس کی کہی بات درست لگی۔

آج برہان صبح ہی ممتحنہ کی نرسری کی طرف آنے والا تھا۔دوپہر کو اس کا جاب انٹرویو تھا،اس لیے آج وہ صبح ہی اپنی بیگم سے ملنے کے لیے جانے لگا۔

"تمہارا نکاح کر کے ایک فائدہ تو ضرور ہوا ہے۔تم سلجھنے لگے ہو۔"برہان کو صبح صبح ناشتے کی میز پر دیکھ کر ندیم صاحب مسرور ہو گئے۔

"یہ بات تو آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں ابو۔آج میرا انٹرویو بھی ہے، دعا کیجیے گا۔"وہ اپنے باپ کا سر پر ہاتھ رکھنے کا منتظر تھا۔

"انٹرویو کے لیے دعا؟ایسی کون سی فلم یا ڈراما ہے جس کے انٹرویو کے لیے تم دعا کرنے کا کہہ رہے ہو؟"انہیں عجیب لگا۔

"نہیں ابو، جاب انٹرویو ہے۔فلموں اور ڈراموں کو آپ کا بیٹا خیر باد کہہ چکا ہے۔"اب تو ندیم صاحب کو پختہ یقین ہو گیا کہ برہان کا بدلتا رویہ اس کی بیگم کی وجہ سے ہے۔

"خوشی ہوئی جان کر۔اللہ کام یاب کرے ۔خدا حافظ۔"اور وہ باپ کی دعائیں سمیٹتا گھر سے نکل گیا۔

☆...☆...☆

"وہ آج نرسری آئی ہے۔جائو تم اپنا کام شروع کرو۔"حیال نمیر علی کے ساتھ ممتحنہ کی نرسری کے باہر تھوڑا فاصلے پر اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی۔نمیر علی نے اپنے ساتھ ایک اور بندے کو ہائر کر لیا تھا جو بائیک پر وہاں آیا تھا۔

"آپ جائیں حیال صاحبہ۔آپ کا کام ہو جائے گا۔"

نمیر علی اپنے ہائر کیے ہوئے بندے کے ساتھ نرسری کی طرف جانے لگا۔نرسری کا دروازہ بند تھا۔اسے دروازہ کھٹکھٹانا پڑا۔اللہ بخش کو ڈیوٹی پر آنے میں ابھی تقریباً ڈیڑھ گھنٹا باقی تھا۔

"کون ؟"زارا دروازے پر آئی اور دروازے کے ہول سے دیکھنے لگی۔

"ہم ہارٹی کلچر سوسائٹی آف پاکستان(Hoticulture Society of Pakistan)کی طرف سے آئے ہیں۔ممتحناز فلورل کمپنی کا انٹرویو لینے۔ "نمیر علی نے اپنے ہائر کردہ بندے کو ہول کے آگے کھڑا کر دیا تا کہ کسی کی نظر اس پر نہ پڑے۔

)ہارٹی کلچر سوسائٹی آف پاکستان، ایک نامور سوسائٹی ہے جو پھول پودوں سے تعلق رکھتی ہے اور جس کا سالانہ فنکشن ہر سال کراچی سی ویو میں منعقد کیا جا تا ہے۔(

زارا تو جیسے پاگل ہو گئی اور اس نے فوراً دروازہ کھول دیا۔ زارا کے دروازہ کھولنے سے پہلے ہی نمیر علی نے ماسک پہن لیا تھا۔

"اندر چل، کہاں ہے تیری اونر مسز برہان؟"اس نے اس کے سر پر بندوق رکھی۔

"کون ہو تم لوگ؟"ممتحنہ کا وجود دیکھتے ہی نمیر علی اس کے پاس آ گیااور دوسرا بندہ زارا کے پاس کھڑا رہا۔

"تو اندر چل تجھے بتاتا ہوں کہ میں کون ہوں۔"

وہ بندوق اس کے سر پر رکھتا اسے بالوں سے گھسیٹتے ہوئے آفس میں لے جانے لگا۔ وہ چیختی چلاتی رہی پر اس نے اس کی ایک نہ سنی اور اسے آفس میں لے جا کر دروازہ اندر سے بند کر دیا۔

زارا کے دوسرے ہاتھ میں موبائل تھا۔وہ لوگ چوری کرنے نہیں آئے تھے اس لیے اس کے موبائل پر اس آدمی کی نظر نہ پڑ سکی۔زارا نے چالاکی سے برہان کو فون ملا دیا۔

"ممتحنہ کو کچھ مت کہنا۔ وہ آدمی کمرا بند کر کے کیا کر رہا ہے کچھ بولتے کیوں نہیں؟"برہان سب سن رہا تھا پر اسے ابھی بھی پوری بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"وہ تمہاری کمپنی کی اونر ممتحنہ کی آبرو ریزی کر رہا ہے۔اب سمجھ آئی؟جتنا چلّانا ہے چلاّئو، کوئی نہیں سننے والا۔"برہان نے گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔

آفس کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔اب ممتحنہ عمیر علی کی گرفت میں تھی اور اس سے پناہ مانگ رہی تھی کہ بندوق نہ چلائے پر وہ تو بندوق چلانے آیا بھی نہیں تھا۔وہ تو کچھ اور ہی کرنے آیا تھا۔

ماسک کی وجہ سے وہ نمیر علی کا چہرہ نہ دیکھ سکی۔ اس درندہ صفت نے ممتحنہ کے دونوں ہاتھ باندھ دیے اور اس کے وجود سے دوپٹا کھینچ لیا تب ممتحنہ کو پتا چلا کہ وہ مرنے والی ہے،بندوق سے نہیں بلکہ اُس سے بھی زیادہ اذیت ناک موت سے۔ وہ چیخنے لگی، اپنے پائوں سے اسے مارنے لگی پر اسے کچھ فرق نہ پڑا۔وہ بندوق کونے میں پھینکنے کے بعد اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے ممتحنہI Love you!۔"وہ ماسک والا درندہ جیسے جیسے اس کے قریب آیا، وہ برہان کی یادوں کے قریب ہونے لگی۔وہ سوائے چیخنے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

"اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا میں آپ کی اس کلاس کا اسٹوڈنٹ بن سکتا ہوں مس فلورسٹ؟"اگر پھولوں کو خدانے آواز بخشی ہوتی تو اس وقت وہ لاکھوں پھول جو اس کی نرسری کی زینت بنے تھے،چیخ چیخ کر پورا محلہ سر پر اٹھا دیتے،ان کے باغبان سے اس کی سب سے قیمتی متناع جو چھینی جارہی تھی۔

"تمہیں پتا ہے جس طرح سور ج مکھی کا رخ سورج کی کرنوں کی جانب ہوتا ہے ،بالکل اسی طرح تمہارا وجود بھی ہمیشہ اجالوں کی طرف رہتا ہے۔زندگی سے بھرپور،زندگی کو جینے والی ہو تم۔"زندگی تو اس کی تارتار کی جارہی تھی۔وہ عزت

جو اس نے سالوں سنبھال کر رکھی تھی،غیروں سے چھپا کر رکھی تھی، پل بھر میں ہی روندی گئی۔

"جو سادگی بناوٹ سے نہیں،بنیاد ہی سے آپ کا زیور اور لباس بنی ہو، وہ سادگی اتنی آسانی سے نہیں ملا کرتی۔ نہ جانے کون سی نیکی کا صلہ آج مجھے اس خدا نے تمہارے حصول کی شکل میں دیا ہے۔ "اگر اس کا لباس اور اس کا زیور اس کی سادگی تھا، تو اس وقت اس کا لباس اور اس کا زیور نوچا جا رہا تھا۔

"اگر تمہاری اجازت ہو تو میں کل اپنے گھر والوں کو ہمارے رشتے کی بات کرنے لے آئوں؟ "وہ درد میں چلّا رہی تھی پر افسوس چلّانے سے کچھ نہیں ہونے والا تھا۔

"میں نہیں چاہتا کہ تم میں سو دریا کو اپنے اندر اتارنے کا فن آجائے۔تم اپنی آنکھیں خالی کر کے اس دریا کو میرے حوالے کر دو۔یہ جب میری آنکھوں کی زینت بنے گا، تو خود بہ خود خوشی کا آنسو بن جائے گا۔"ان آنسوئوں کو بہانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اس درندے میں ہوس اتنی تھی کہ اسے ترس آنے والا نہیں تھا،پر وہ ہوس اس کے جسم سے زیاد ہ اپنے مقاصد کو پالینے کی تھی۔

"اپنے سارے آنسو آپ کے حوالے کر دوں گی تو میری آنکھوں کا کیا اثاثہ بچے گا؟محبت میں کبھی کبھار آنسو بہانا اچھا شگن ثابت ہوتا ہے۔اس لیے تھوڑا رحم میری آنکھوں پر بھی کر دیجیے گا۔"

برہان کی آنکھیں بھر چکی تھیں۔گاڑی کی رفتار سے بھی زیادہ تیز اس کے آنسوئوں کی رفتار تھی۔

"میں اپنے پہلے گناہ کی طرح ہر وہ چیز فراموش کر دوں گا جو تمہیں نا پسند ہو۔"وہ گناہ جو اس وقت اس کے وجود کے ساتھ کیا جا رہا تھا ،اسے فراموش کرنا اس سادگی کے مجسمے کے لیے خود ایک گناہ کبیرہ سا تھا۔

"دل کی بات ایک ساتھ ایک ہی وقت میں زبان پر نہیں لاتے۔یہ باتیں بہت پاک ہوتی ہیں،ان کی تاثیر بہت گہری ہوتی ہے،اس لیے دل کی باتوں کو تھوڑا تھوڑا کر کے زبان تک لایا جاتا ہے۔ایسا کرنے سے دل اور زبان دونوں خوش رہتے ہیں۔"اس کے دل کی بات زبان نہیں آنکھیں کر رہی تھیں، آنسوئوں کی شکل میں۔

"ہماری محبت جب عشق بن جائے تو ڈوبو گی میرے ساتھ؟"ڈوب تو رہی تھی،پر اس کی عزت اور ناموس کے ساتھ ساتھ اس کی ہنسی۔

"ڈوبتے کو تو تنکے کا سہارا ہی کافی ہوتا ہے اور پھر میرے ساتھ تو آپ ہوں گے،ڈوبیں گے بھی اور پار بھی جائیں گے۔" وہ اپنی محبت کے سفینے کو ڈوبنے نہیں دینا چاہتا تھا،پار لگانا چاہتا تھا، صحیح سلامت۔

"ہو سکتا ہے کہ ہماری زندگی میں آگے بہت سے لہریں،بہت سے طوفان آئیں،وعدہ کرو ساتھ نہیں چھوڑو گی۔"کیا وہ اپنے وعدے پر قائم رہ پائے گی؟

"محبت میں وعدے نہیں کیے جاتے،قسم کھائی جاتی ہے اور میں قسم کھاتی ہوں،ساتھ نہیں چھوڑوں گی۔"ممتحنہ کی کھائی گئی قسم اس وقت اسے امید کی ایک کرن بھی نہ دکھا سکی۔

"تم باتیں بہت کم کرتی ہو مگر بہت وزنی کرتی ہو۔پر تم سے زیادہ باتیں تمہاری آنکھیں کرتی ہیں۔" وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی عزت کا جنازہ اٹھتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"جہاں سے محبت شروع ہوتی ہے وہیں سے محبت کو کھو دینے کا ڈر بھی شروع ہو جاتا ہے۔ڈرو مت ممتحنہ،یہ ڈر سچی محبت کی علامت ہے۔"عزت تو جا چکی تھی،کیا اس کی محبت بھی عزت کے جانے کے ساتھ چلی جائے گی؟کیا برہان اسے اس کی پارسائی کے بغیر قبول کر لے گا؟

"تم سے عشق میں نے تمہاری سادگی ہی کو دیکھ کر کیا ہے اور یہ کبھی نہ ختم ہونے والی خوبی ہے، جاوداں ہے۔" وہ خوبی اب جاوداں نہیں رہی تھی، کیوں کہ اب وہ خوبی ہی نہیں رہی تھی،بدنامی بن چکی تھی۔

نمیر علی نے اپنی درندگی کی پیاس بجھانے کے بعد اس جیتی جاگتی نعش کے ہاتھ، جو درندگی کرتے وقت اس نے باندھے ہوئے تھے،کھول دیے کیوں کہ اسے پتا تھا کہ...اب وہ نعش چلنے پھرنے کیا، ہاتھ پائوں تک چلانے سے قاصر ہے۔

زارا بہت بری طرح چلانے لگی تھی۔اسے کلوروفارم سونگھا کر بے ہوش کر دیا گیا اور وہ دونوں وہاں سے فرار ہو گئے۔

"قسم کھائو کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے،کچھ بھی سے مراد کچھ بھی،تم مجھ سے جدا نہیں ہو گی؟" جدا تو وہ خود سے ہو چکی تھی،و ہ اپنے آپ سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی تھی پھر اس ناپاک جسم کے ساتھ اپنی محبت کا سامنا کیسے کرتی۔

اس کی تیز رفتار گاڑی کو رکنا ہی پڑا۔شہر کی سب گاڑیاں جو رک گئی تھیں،ٹریفک سگنل جو آ گیا تھا۔

"نہیں ممتحنہ، بس اپنے آپ کو نقصان مت پہنچانا۔ میں آ رہا ہوں بس ابھی۔" وہ زارو قطار آنسو بہانے لگا۔ و ہ اپنے موبائل پر پولیس کو فون کرنے لگا،پر نمبر ڈائل

کرتے کرتے رک گیا۔اسے وہ دن یاد آگیا جس دن ایک پولیس والے کی وجہ ہی سے اس کی ممتحنہ کی وہ حالت ہوئی تھی،اس نے فوراً اپنا موبائل برابر والی سیٹ میں پھینک دیا، یہ سوچنے کے بعد کہ کہیں اس بار بھی ایک پولیس والے کی وجہ سے...

وہ ٹریفک میں پھنسا ہوا تھا کہ اسے ایک جانی پہچانی سی خوشبو اپنے اطراف میں محسوس ہونے لگی،کیلہ للی (Calal Lilly)کی،اسے اس خوشبو سے خوف آنے لگا۔ ”بھائی یہ پھول لے لو،تیری گھر والی خو ش ہو جائے گی۔“ایک کم عمر لڑکا اس کے بالکل قریب کیلہ للی کے گلدستے لے آیا۔برہان انہیں دیکھ کر ایک لمحے کے لیے پیچھے ہٹ گیا۔

”یہ فیونرل فلاور ہے۔کسی اپنے کی موت پر دیا جاتا ہے۔اس کے بارے میں تو یہ بات بھی مشہور ہے کہ اگر آپ کا کوئی اپنا انتقال کر گیا ہو تو آپ کو اس پھول کی خوشبو اپنے آس پاس محسوس ہوتی ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا اپنا کسی پر سکون جگہ منتقل ہو گیا ہے اور اب کبھی وہاں سے واپس نہیں آئے گا۔“برہان کو اس حسین پھول کے گلدستوں سے نفرت ہونے لگی۔

"ہٹائو اس کو میری نظروں سے، اسے کچھ نہیں ہو گا،کچھ نہیں ہونے دوں گا میں اسے۔"برہان نے غصے میں آ کر اس پھول کو اپنے ہاتھوں سے اس طاقت سے دور کیا کہ وہ سفید پھول کے سارے گلدستے روڈ پر جا گرے۔سگنل پر ہری بتی جل چکی تھی اور برہان نے اپنی گاڑی ایک بار پھر بھگانا شروع کر دی۔

"خدا تیری مشکل آسان کرے۔"وہ کم عمر لڑکا اپنے اٹھاتے ہوئے اسے دعائیں دینے لگا۔

☆...☆...☆

"اس زندہ نعش نے اٹھنے کی بھرپور کوشش کی اور آفس کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔اس نے ایک کاغذاور قلم اٹھایا اور لرزتی ہوئی انگلیوں سے لکھنے لگی۔

"میں تو جا رہی ہوں برہان پر تمہیں زندہ رہنا ہو گا۔میری سادگی کے قاتلوں کا تمہیں پتا لگانا ہو گا۔ تمہیں غرور تھا ناں میری سادگی پر؟بہت غرور؟دیکھو آج میری سادگی کس طرح سے کچل دی گئی۔میں نے اس سادگی کو صرف تمہارے لیے سنبھال کر رکھا تھا پر"...اس کے ہاتھوں میں طاقت نہ رہی، وہ پوری جان لگا کر اپنی محبت کے نام وہ آخری خط لکھ رہی تھی۔

"میں یہ حرام قدم اٹھانے جا رہی ہوں،کیوں کہ میرے پاس اب اور کوئی راستہ نہیں میں تمہارا سامنا نہیں کر سکتی اپنے اس ناپاک وجود کے ساتھ۔ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔جانتی ہوں نہیں کرو گے پر میں بھی نہیں کروں گی مزید جینے کا گناہ۔تم نے مجھ سے عشق میری سادگی کی بنا پر کیا اور دیکھو، میں تمہارے عشق کا پاس نہ رکھ سکی۔تمہیں قسم ہے میری،میرے بعد تم میرے جیسا قدم مت اٹھانا۔میں تمہیں جیتا دیکھنا چاہتی ہوں۔ایک خوشحال زندگی۔خدا حافظ۔

تمہاری ممتحنہ۔"

اللہ بخش کے نرسری آنے میں ابھی وقت تھا کہ برہان وہاں آ پہنچا۔

"زارا ...زارا کیا ہو گیا تمہیں؟"نرسری پہنچتے ہی اس کی نظر سب سے پہلے زارا پر پڑی جو لان میں بے ہوش پڑی تھی۔اتنے میں اسے اپنی بیوی کا خیال آیا۔ممتحنہ کا خیال آتے ہی وہ زارا کو بے ہوشی کی حالت میں چھوڑ کر آفس کی طرف دوڑا۔ آفس کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ برہان ممتحنہ کو پکارتے ہوئے دروازہ توڑنے کی کوشش کرنے لگا۔ممتحنہ کے قریب ہی وہ بندوق پڑی تھی جو نمیر علی جلد بازی میں چھوڑ گیا تھا۔ وہ خود کو گھسیٹتی اس بندوق تک پہنچنے لگی۔ برہان نے توڑنے میں اپنی جان لگا د ی۔

"ممتحنہ... ممتحنہ مجھے جواب دو۔ میں آ گیا ہوں۔ تمہارا شوہر تمہارے پاس آگیا ہے پلیز مجھے اپنی آواز سنا دو۔"برہان اُسے پکارتا رہا پر ممتحنہ نے اپنی آواز نکالنے کی جرأت نہیں کی۔اس میں ہمت جو باقی نہیں رہی تھی،اپنے شوہر کا سامنا کرنے کی۔ بالآخر وہ بندوق تک پہنچ ہی گئی جو کہ پہلے ہی سے لوڈ تھی۔ اتنے میں اللہ بخش بھی وہاں آ گیا اور بغیر کچھ سوچے سمجھے برہان کے ساتھ دروازہ توڑنے میں اس کی مدد کرنے لگا۔

وہ بندو ق اپنی کن پٹی پر رکھ چکی تھی اور اپنی آنکھیں بند کرنے لگی۔اس کی آنکھیں بند ہوتے ہی دروازہ بھی کھل گیا اور برہان نے پہلی ہی فرصت میں اس کے سر سے بندوق ہٹائی جو کچھ ہی لمحوں میں فائر ہونے کو تھی۔

برہان اس کے سر سے بندوق ہٹاتے ہی کچھ پرسکون ہوا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس نے ممتحنہ کو بچالیا ہے۔ اسے کچھ وقت لگا اس حقیقت سے آشنا ہونے کے لیے کہ وہ وقت پر پہنچ گیا پر اسے کچھ وقت مزید درکار تھا اس حقیقت سے آشنا ہونے کے لیے کہ اسے بہت دیر ہوگئی۔

وہ جسے کچھ لمحہ پہلے صرف ممتحنہ کی جان بچانے کے سوا کچھ نظر نہیں آرہا تھا،اب اس کے وجود پر لگے درندگی کے داغ کو دیکھنے لگا۔

اللہ بخش وہاں سے پہلے ہی رخصت ہو گیا تھا یہ جان لینے کے بعد کہ اس کی میڈم کے ساتھ درندگی ہوئی ہے اور وہ زارا کے پاس چلا گیا۔

برہان نے اپنا بلیک کوٹ جو اس نے انٹرویو کی نیت سے زیب تن کیا تھا،ممتحنہ پر ڈال دیا اور اب وہ اس زندہ نعش کو حسرت سے دیکھنے لگا۔

"ممتحنہ، کچھ بھی نہیں ہوا، سمجھیں !کچھ بھی نہیں۔ میں تمہارے ساتھ،ساتھ ہوں اور ہمیشہ ساتھ رہوں گا۔میں قسم کھاتا ہوں۔"اس نے فوراً اس سادگی کے جیتے جاگتے مجسمے کو ،جو اب صرف مجسمہ رہ گیا تھا،نہ اس میں سادگی رہی تھی اور نہ وہ جی رہا تھا،اپنے گلے سے لگا لیا۔

"یہ مت سمجھنا کہ تم مجھے اس حال میں قبول نہیں ہو،تم تو مجھے ہر حال میں قبول ہو۔'قبول ہے 'کے الفاظ رسم نہیں تھے،قسم تھی،دل سے کھائی گئی قسم کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے ،ہماری محبت میں کمی واقع نہیں ہوگی اب اگر یہ واقعہ ہو بھی گیا ہے تو اس سے ہماری محبت پر کچھ فرق نہیں آئے گا۔"وہ اسے اپنے گلے سے لگا کر اسے یقین دلانے لگا کہ وہ اسے ہر حال میں قبول ہے پر وہ تو واقعی مجسمہ بن چکی تھی،اس کی زبان ایک حرف بھی ادا کرنے کی جرأت نہیں کر رہی تھی۔

برہان کی نظر اس کاغذ پر پڑی جو ممتحنہ کے دوسرے ہاتھ میں موجود تھا۔ اس خط کو پڑھتے ہی برہان نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہوا میں اڑاد یا۔

"کیوں کرتی ہو ہمیشہ مرنے کی باتیں؟سوچ بھی کیسے لیا تھا تم نے کہ تمہارے جانے کے بعد میری حالت تمہاری قبر پر آنے والی رہ جائے گی؟بے وفائی کرنے چلی تھی؟کس سے؟خو دسے؟مجھ سے؟ہمارے عشق سے؟ محبت میں وفا کرنا محبت کے ادب میں ہے۔عقیدہ ترک کر دینا بتائو مجھے کس مذہب میں ہے؟"وہ اسے جھنجھوڑنے لگا۔اس سے کچھ سوال کرنے لگا پر وہ جواب کیا دیتی،وہ سن ہی کب رہی تھی،وہ تو پلک تک نہیں جھپکا رہی تھی۔

"ممتحنہ؟ممتحنہ کچھ بو لو ؟آئی ایم سوری اگر میری باتیں بری لگیں،دیکھو میں اپنے کان پکڑ رہا ہوں،مار رہا ہوں اپنے آپ کو ،معاف کر دو مجھے۔بولو نا۔ چپ کیوں ہو؟تمہیں میری قسم،کسی قسم کا اشارہ ہی کر دو پر کچھ تو بولو۔"وہ اس کی موجود ہ حالت دیکھ کر دیوانہ سا ہو گیا۔

"میں تمہارے عشق کا پاس نہ رکھ سکی۔"ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ برہان اسے اپنی قسم دے اور وہ اس کا پاس نہ رکھ سکے۔

"رکھا ہے تم نے پاس میرے عشق کا، میری طرف دیکھو، تمہیں میری آنکھوں میں میری محبت میں کمی نظر آ رہی ہے یا زیادتی؟تمہارے ساتھ زیادتی ہونا میری محبت میں کوئی کمی نہ لاسکا،دیکھ رہی ہونا میری آنکھوں میں؟"وہ ایک بار پھر اس کا بازو پوری قوت سے پکڑے اسے اپنی محبت کا یقین دلانے لگا۔

"میں تمہارے عشق کا پاس نہ رکھ سکی۔"اس کی زبان پر صرف ایک ہی جملہ تھا۔وہ برہان کے ہزاروں جملے سننے سے قاصر تھی۔

"م...مم...ممتحنہ۔"اتنے میں وہاں اللہ بخش کے ساتھ زارا بھی آگئی اور اپنی سہیلی کی یہ حالت دیکھ کر پہچان گئی جو آدمی وہاں آئے تھے کس مقصد کے لیے آئے تھے۔

"تم گھر چلو اپنے،تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور تم دونوں ایک بات کان کھول کر سن لو،یہاں کیا ہوا،یہ بات صرف ہم چاروں کے بیچ رہے گی،اگر باہر نکلی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"وہ زارا اور اللہ بخش کو دھمکی دیتا اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا لے جانے لگا۔

وہ اسے فی الحال ڈاکٹر کے پاس نہیں لے گیا۔وہ جان چکا تھا کہ اس کی موجودہ حالت کوئی ڈاکٹر ٹھیک نہیں کر سکتا۔ زندہ لغش کو ڈاکٹر کے پاس نہ لے جانے کی ایک اور وجہ یہ بھی تھی کہ ڈاکٹر کو شک ہوجاتا کہ برہان ندیم کی بیوی رخصتی سے

پہلے ہی زیادتی کا شکار ہو گئی اور اگلے ہی روز اس کی بیوی اخبار کی سرخیوں اور سوشل میڈیا کے مسالے دار اسکینڈلز کا حصہ بنی ہوتی۔اور وہ یہ ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بیوی بدنام ہو، ہرگز نہیں!

☆...☆...☆

"کیا ہوا میری بیٹی کے ساتھ؟ یہ کس حالت میں لا رہے ہو تم میری بیٹی کو؟"عنایہ بیگم ممتحنہ کو اس حالت میں دیکھ کر بوکھلا گئیں۔

"آپ پہلے اسے اندر آنے دیں،پھر بتاتا ہو ں سب۔"وہ عنایہ بیگم کے ساتھ مل کر اسے سہارا دے کر اس کے کمرے میں لے جانے لگا۔

"یہ کیا ہو گیا میری بچی کے ساتھ؟اب کیا ہو گا اس کا؟یہ تو کہیں کی نہیں رہی۔ میری بچی۔"ممتحنہ کو اس کے بستر پر لٹا کر عنایہ بیگم برہان کے کہنے پر لائونج میں آ گئیں اور برہان نے انہیں سب کچھ بتا دیا۔

"آپ کی نظر میں شاید اس کے ساتھ بہت کچھ ہوا ہو،پر میری نظر میں وہ آج بھی وہی ہے جو کل تھی۔ آپ نے کیسے کہہ دیا کہ وہ کہیں کی نہیں رہی؟وہ وہیں کی ہے جہاں کی پہلے تھی،میری بیوی ہے وہ،میری بیوی ہی رہے گی،بس آپ نے

میرا ایک کام کرنا ہو گا،پلیز۔"وہ اُنہیں دلاسا دیتا ہوا ان سے اس کے بھلے کے لیے ایک فیور مانگنے لگا،اپنی ساس کے آگے ہاتھ جوڑنے لگا۔

عنایہ بیگم یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ برہان کی محبت میں کوئی کمی نہیں آئی پر وہ تو عشق کرتا تھا ممتحنہ سے،محبت میں کمی آسکتی ہے،پر عشق میں کبھی نہیں!عشق یا تو ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔

"ت ...تم سچ کہہ رہے ہو نا برہان؟وہ اب بھی تمہاری ہی ہے نا؟ میرے سر کی قسم کھا کر کہو۔"عنایہ بیگم کو یقین نہیں آرہا تھا کہ برہان اس بدنامی کے داغ کے ساتھ نکاحی بیوی کو اپنانے کے لیے تیار تھا۔

"مجھے اسے اپنانے کے لیے قسم کھانے کی ضرورت نہیں،میرے نکاح میں ہے وہ۔بس آپ نے میرا ایک کام کرنا ہے،آپ بھلے حارث انکل سے مشورہ کر لیجیے گا پر پلیز،نا مت کیجیے گا۔"محبت میں کمی عزت کے لٹ جانے سے نہیں آتی،محبت کے لٹ جانے سے آتی ہے ،پر محبت کہاں لٹی تھی؟وہ تو لٹاتا پھر رہا تھا اس پر اپنی محبت کو ۔پر وہ بے حس ،اس کی ایک نہیں سن رہی تھی،نہ جانے کون سی دنیا میں گم تھی۔

"بیٹا مجھے یقین ہے تم جو کہو گے ،اس کے بھلے کے لیے کہو گے۔مجھے بتائو کیا کام ہے؟"وہ اس کے جڑے ہوئے ہاتھ دور کرنے لگیں۔

"مجھے لگتا ہے کہ وہ ایک بہت بڑے زخم یعنی ٹراما سے گزر رہی ہے،میں نہیں چاہتا کہ دیر ہوجائے۔ اس کا علاج پہلی ہی فرصت میں کروانا چاہتا ہوں اور آپ میرا یقین کیجیے،وہ ایک ماہ کے اندر اندر ہی صحت یاب ہو جائے گی۔ اسے یاد بھی نہیں رہے گا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا،بس کل اسے سادگی سے رخصت کر دیں۔پھر میں اسے کل ہی دبئی لے جائوں گا، اپنی پھوپھو کے پاس علاج کے لیے۔ "برہان نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ممتحنہ کو اس حال میں رخصت کرکے لے جائے گا پر محبت ایسے حالات پیدا کر دیتی ہے جہاں اپنا حال نہیں دیکھا جاتا محبوب کو خوش حال کرنے کے لیے۔

"تم نے تو بجا کہا بیٹا، پر ایسی حالت میں تمہارے ساتھ ساتھ اس کے ماں باپ کا اس کے پاس ہونا بہت ضروری ہے،تم سمجھ سکتے ہو۔"عنایہ بیگم اس کی کہی ہوئی باتوں کو سمجھ گئی تھیں پر اسے کچھ اور بھی سمجھانا چاہ رہی تھیں۔

"ہونہہ۔آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔پھر یہ تو اور اچھا ہو گیا۔آپ تینوں میرے ساتھ دبئی جائیں گے اور ممتحنہ کے ٹھیک ہوتے ہی یہاں آکر اس کی رخصتی کر دیں گے۔"

وہ غم کے ماحول میں عنایہ بیگم کو خوشی کی ایک وجہ فراہم کرنے لگا۔

"تمہاری بات میں کچھ غلط نہیں،میں حارث سے بات کر کے بتائوں گی۔"وہ بظاہر اس کے آگے جھکنا نہیں چاہتی تھیں پر وہ دل سے برہان کی شکرگزار تھیں کہ اُس نے اِس حال میں بھی ان کی بیٹی کو قبول کیا۔

"اس کا بہت خیال رکھیے گااور آپ ذرا فکر مت کریں،وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔"وہ چاہ کر بھی اس کے پاس نہیں رک سکتا تھا۔وہ بیوی تو بن چکی تھی اس کی،پر فی الحال اس کے ساتھ رخصت نہیں ہوئی تھی۔

☆...☆...☆

"بے چاری ممتحنہ،اس کا تو ایسا حا ل کیا میں نے کہ بس، میرا حال کرنے والے تھے نا تم؟موت بھی آ جائے گی اور جنازہ بھی نصیب نہیں ہو گا؟لو جی !یہی حال میں نے تمہاری محبت کا کر دیا۔اب پڑھو فاتحہ،کہاں کی محبت؟کہاں کا عشق؟سب کو موت آ گئی۔نہ محبت رہی ،نہ عشق اور نہ اس کی سادگی رہی۔"وہ شیطانی ہنسی

ہنسنے لگی،اس کا جو ہمیشہ سے مقصد رہا وہ پورا جو ہو گیا تھا پر اسے کیا پتا کہ عشق کیا ہوتا ہے،وہ انجان تھی ممتحنہ اور برہان کے عشق سے۔

"اب تمہیں قبول کرے گی برہان کی جوتی۔"وہ سگریٹ پر سگریٹ پینے لگی اور اپنی پلاننگ کی تکمیل پر خوش ہو نے لگی۔

☆...☆...☆

"میں جانتا ہوں وہ سب تم نے کیا ہے،تمہارا معاملہ اپنے دل پر ہزار پتھر رکھ کر اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔"وہ ممتحنہ کے گھر سے نکلتے ہی حیال کے گھر آ پہنچا۔

"میں نے کیا کیا؟"وہ اس کے آگے انجان بن کر کھڑی ہو گئی۔

"چپ کر کے میری بات سنو۔"برہان نے اس کا گلا دبا دیا اور دبائے رہا،اس وقت تک جب تک کہ اس نے اپنی بات پوری نہ کرلی۔

"اگر تم نے یہ بات پھیلانے کی کوشش کی یا کسی بھی ذرائع سے یہ بات منظر عام پر آئی کہ اس کے ساتھ وہ سب کچھ ہوا،تو یاد رکھو، وہ بندوق میرے پاس محفوظ ہے جس پر اس درندے کی انگلیوں کے نشان ہیں۔میر ا شک جن جن پر ہے،اگر ان میں سے کسی ایک کے وہ نشان ہوئے تو وہ خود تو پھنسے گا ہی پر تمہیں بھی نہیں چھوڑے گا سمجھی"!وہ کھانسنے لگی،اسے سانس لینے میں دشواری ہورہی تھی۔

"اپنے آپ کو بچانا ہے،اپنے کیریئر کو بچانا ہے تو اپنی آواز بند کرنا ہوگی۔ ورنہ قانون تمہاری آواز ہمیشہ کے لیے بند کر دے گا۔"برہان کے ذہن و دل پر اگر کچھ تھا تو بس اپنی شریکِ حیات کی عزت اور وہ جانتا تھا کہ اسے اس عزت کی حفاظت کس طرح کرنی ہے۔وہ اس کے گلے پر سے اپنا ہاتھ ہٹاتا ہوا وہاں سے روانہ ہو گیا اور اگر وہ اس وقت وہاں سے روانہ نہ ہوتا تب حیال کی سانسوں کو اس کے دل سے ضرور روانہ ہو جانا تھا۔

"تم وہاں بندوق چھوڑ کر آ گئے اپنی؟تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے؟"حیال نے برہان کے جاتے ہی نمیر علی کو فون کیا۔

"وہ...وہ دراصل میں بھول گیا تھا،راستے میں یاد آیا،پر اس وقت تک بہت دیر ہوچکی تھی۔خیر!آپ کا کام تو پورا ہو گیا نا اب میرا کام بھی جلدی سے پورا کریں۔"وہ خود بھی حیال کو فون کرنے ہی والا تھا۔

"نہیں کروں گی تمہارا کام۔تم اتنے لاپروا کیسے ہو سکتے ہو کہ وہاں بندوق ہی چھوڑ کر آ گئے؟"وہ نمیر علی سے لڑنا شروع ہو گئی۔

"کام تو آپ نے میرا کرنا ہی ہوگا حیال صاحبہ۔ آپ کی ایک ایک ریکارڈنگ جو میرے پاس محفوظ ہے۔اب یہ آپ کے اوپر ہے کہ میرا کریئر سنوارنا پسند کریں

یا جیل جانا۔"حیال کا تو آج برا دن تھا۔بچنے کے آثار کہیں سے بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

"بڑے کم ظرف انسان ہو۔مل جائے گا جو تمہیں چاہیے۔ پر ریکارڈنگز میری آنکھوں کے سامنے ڈیلیٹ ہونی چاہئیں۔"

"جیسے آپ کا حکم حیال صاحبہ۔"نمیر علی کا تو مقصد پورا ہو چکا تھا پر حیال کا مقصد پورا ہو کر بھی پورا ہوتا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

☆...☆...☆

"نہیں!مجھے کچھ مت کرنا۔میں صرف برہان کی ہوں پلیز مجھے کچھ مت کرنا۔ نہیں"...وہ چیختی ہوئی اپنی نیند سے جاگ گئی پر عنایہ بیگم اور حارث تو اس رات سوئے ہی نہیں تھے۔

"نہیں میرا بیٹا،کچھ نہیں ہوا ہے،تمہارے ابو تمہاری امی ہیں نا تمہارے پاس؟کچھ نہیں ہوا میری بیٹی کو۔"حارث نے اسے سینے سے لگا لیا پر اسے سکون نہیں آیا۔

"نہیں ابو، اس نے میرے ساتھ بہت برا کیا ہے۔ اس نے مجھے بہت درد دیا ہے،اب میں برہان کو کیا منہ دکھائوں گی؟"وہ اپنے باپ کے سینے سے لگ کر

رونے لگی۔حارث نے بھی اسے رونے دیا۔اس کے خیال میں اسے تھوڑا بہت رو کر ہی سکون ملنے والا تھا۔رونا فی الحال اس مجسمے کے حق میں بہتر تھا۔

"نہیں دکھا پائوں گی اپنا منہ اسے،نہیں دکھا پائوں گی۔"وہ اپنے کہے آخری جملوں کو دہراتی اپنے باپ کے سینے پر سر رکھ کر سو گئی۔

"برہان نے صحیح کہا ہے،یہ ٹراما سے گزر رہی ہے،اسے علاج کی ضرورت ہے اور ہم جائیں گے دبئی،اس کے علاج کے لیے۔ویسے ایک بات تو طے ہے عنایہ،برہان ہماری سوچ سے بھی کہیں زیادہ سنسیئر ہے،اس حال میں تو شادی شدہ شوہر اپنی بیوی کو چھوڑ دیتا ہے پھر یہ تو اس کی فی الحال نکاحی بیوی ہے۔"اپنی بیٹی کی موجودہ حالت کا خود معائنہ کرنے کے بعد حارث نے دبئی جانے والی بات پر حامی بھری۔

☆...☆...☆

"کیسی طبیعت ہے اب تمہاری؟"وہ اسے اپنے ساتھ دبئی لے جانے اگلی صبح اس کے گھر پہنچا۔

"ٹراما سے گزر رہی ہوں،آپ تو ایسے ٹریٹ کر رہے ہیں جیسے میں ذہنی مریضہ بن گئی ہوں اور پلیز، مجھ سے اتنا کلوز مت ہوا کریں،مجھے اچھا نہیں لگتا۔"عنایہ بیگم اور حارث سامان رکھنے میں مصروف تھے کہ برہان ممتحنہ کے کمرے میں آگیا۔

"کیوں نہ ہوں کلوز تمہارے؟بیوی ہو میری۔بھول گئی کیا کہ دو دون پہلے ہی نکاح ہوا ہے ہمارا؟"وہ دور رہنے کی بات کر رہی تھی پر وہ اس کے مزید پاس آ گیا،اس کے بہت قریب۔

"میں نے کہا نا کہ مجھ سے دور رہیں،سمجھ نہیں آرہی میری بات؟"اس نے برہان کو پوری قوت سے دھکا دیا۔کچھ اس طرح سے کہ وہ بستر سے گرتے گرتے بچا۔

"تم مجھ سے جتنی نفرت کر لو ممتحنہ،بدلے میں میرے طرف سے تمہیں محبت ہی ملے گی۔"ممتحنہ کی نفرت کا جواب وہ محبت سے دینے لگا۔وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ ممتحنہ اس سے نفرت کر ہی نہیں سکتی فی الحال وہ نفرت بیماری سے کر رہا تھا،بیمار سے نہیں،ٹھیک اسی طرح جس طرح نفرت گناہ سے کی جاتی ہے،گناہ گار سے نہیں۔

"کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے؟"ممتحنہ کے چلانے پر حارث اور عنایہ بیگم دوڑتے ہوئے اس کے کمرے میں آ گئے۔

"ہو جائے گا ٹھیک۔آپ ممتحنہ کو نیچے لے کر آجائیں،میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں۔"وہ ممتحنہ کے چہرے پر آئی زلفوں کو اس کے کان کے پیچھے اڑسنے لگا کہ ممتحنہ نے اس کے ہاتھ پر زور سے مار دیا۔

"کہا نا، دور رہیں"!عنایہ بیگم اور حارث کو ممتحنہ کا برہان کے ساتھ رویہ نہایت روکھا اور بہت عجیب لگا۔ وہ چڑنے لگی اپنے شوہر سے،اس کی محبت سے۔

☆...☆...☆

"She is suffering from PTSD, Post Tramantic Stress Disorder."برہان کی پھوپھو ڈاکٹر فاخرہ نے ممتحنہ کے ساتھ دس منٹ کے سیشن کے بعد اس کی بیماری کا اندازہ لگا لیا۔

"مجھے نہیں پتا کہ یہ کیا ہوتا ہے،آپ مجھے بس اتنا بتایئے کہ وہ ٹھیک ہو جائے گی؟ "حارث اپنی بیٹی کے بارے میں پریشان ہو گیا۔

"گھبرایئے مت، ہر دو میں سے ایک شخص اس بیماری سے دو چار ہو تا ہے۔ زندگی کے کسی بھی موڑ پر ،یہ بیماری تو کافی کامن ہو چکی ہے اور اس کا بہتر سے بہتر علاج بھی موجود ہے۔ PTSD is one of the most common mental disorders.ریسرچرز کچھ ایسے کیمیکلز دریافت کرنے میں مصروف ہیں جن کے ذریعے اس بیماری سے فوراً نجات حاصل کی جا سکے ،پر فی الحال اس بیماری کا علاج تھیراپی(Therapy) سے ہوتا ہے اور میں بھی ممتحنہ کا علاج تھیراپی سے ہی

کروں گی۔"ڈاکٹر فاخرہ وہ ساری باتیں ممتحنہ سے علیحدہ ہو کر اس کے ماں باپ سے کر رہی تھیں تا کہ اس کے دماغ پر کچھ غلط اثر نہ پڑے۔

"آپ ہمیشہ میرے سامنے کیوں آ جاتے ہیں؟آپ جا رہے ہیں یا میں اندر چلی جائوں امی ابو کے پاس؟"وہ اسے دھمکی دینے لگی۔

"اچھا اچھا جا رہا ہوں پر یہاں سے کہیں مت جانا۔"وہ اس کے کہنے پر وہاں سے چلا گیا اور کنارے پر کھڑا اس کی نظروں سے چھپتے چھپاتے ہوئے دیکھنے لگا۔

"یہ کیا ہو گیا ہے تمہارے ساتھ؟تمہارے ہونٹوں پر جو ہنسی ہوتی تھی،جو مسکراہٹ جو زندگی ہوتی تھی،کہاں چلی گئی وہ ہنسی،وہ مسکراہٹ وہ زندگی؟"وہ ممتحنہ کے دل سے خود کو اترتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

"میں برداشت کر لوں گا تمہاری بے رخی،کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ یہ بے رخی یہ بے اعتنائی وقتی ہے پھر تمہیں ٹھیک ہو جانا ہے ،میرا ہو جانا ہے اور پھر میں تمہیں سانسوں کی طرح سنبھال کر رکھوں گا اپنے دل میں۔"وہ محبت میں تھا اور محبت میں تو لوگ محبوب کی بے وفائی تک برداشت کر لیتے ہیں پھر وہ تو صرف بے رخی تھی،وہ بھی عارضی۔

"کیسی تھیراپی ڈاکٹر صاحبہ؟"عنایہ بیگم تھیراپی کا نام سنتے ہی بوکھلا گئیں۔

”میں نے تھیراپی ہی کہا ہے، آپریشن نہیں جو آپ اس طرح پریشان ہو رہی ہیں۔خیر پی ٹی ایس ڈی (PTSD)کو کیور (Cure) کرنے کا بیسٹ آپشن تھیراپی ہی ہے۔اس میں دو قسم کی تھراپیز ہوتی ہیں،کوگنیٹو پروسیسنگ تھیراپی (Cognitive Processing Therapy)جس میں صرف باتوں کے ذریعے، گپ شپ کے ذریعے اس کا رویہ درست کروں گی،اس کے دماغ میں جو منفی خیالات،جو نیگیٹو تھنکنگ ہے اسے تبدیل کروں گی۔ دوسری تھیراپی ہے پرولانگڈ ایکسپوژر (Prolonged Exposure) جس کے ذریعے میں اس کا مائنڈ سیٹ اس طرح تبدیل کروں گی کہ جب جب اس واقعے کا ذکر ہو گا یا جب جب اسے وہ واقعہ یاد آئے گا وہ ڈرے گی نہیں،بلکہ آہستہ آہستہ اسے فراموش کر دے گی۔ ”عنایہ بیگم کو ٹریٹمنٹ کے بارے میں سننے کے بعد کچھ حوصلہ ہوا۔

”وہ ٹھیک تو ہو جائے گی نا؟“عنایہ بیگم کی پریشانی اتنی جلدی دور ہونے والی کہاں تھی۔

”وہ خراب ہوئی ہی کب ہے؟وہ تو اب بھی بالکل نارمل ہے،پی ٹی ایس ڈی سے متاثر مریض ذہنی مریض ضرور ہوتے ہیں پر اس قسم کے ذہنی مریض نہیں ہوتے جس طرح آپ لوگ سمجھ رہے ہیں۔ She is absolutely normal.بس پانچ

سے چھے نشستوں (Sittings) کے بعد آپ دیکھیے گا کہ وہ کیسے ٹھیک ہوجاتی ہے۔ ویسے تو اس تھیراپی کو مکمل ہونے میں تین ماہ لگ جاتے ہیں پر آپ لوگ اسے بہت صحیح وقت پر، بالکل ابتدائی اسٹیج پر یہاں لے آئے ہیں۔ اس لیے میں یہی کہوں گی کہ ان شاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔ " عنایہ بیگم کو کم از کم اتنا یقین ضرور آ گیا تھا کہ ان کی بیٹی اب ٹھیک ہو جائے گی،کچھ وقت بعد ہی سہی۔

"وہ مجھ سے دور جا رہی ہے پھوپھو۔اس کو کیسے یقین دلائوں کہ حادثہ اس کے ساتھ ہوا ہے،ہماری محبت کے ساتھ نہیں۔مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ کچھ ہی دنوں میں مجھے پہچاننے سے بھی انکار کر دے گی۔ "عنایہ بیگم اور حارث کے وہاں سے جاتے ہی برہان اندر آ گیا۔

"یقین تم نہیں،میں دلائوں گی،اتنا یقین کر لو اپنی پھوپھو کی بات پر۔ اگر تم دونوں کی محبت پہلے سے اسٹرانگ تھی تو پھر یہ تو خوشخبری کی بات ہے۔ ٹریٹمنٹ کے بعد بھی تمہیں وہی ممتحنہ اپنی آنکھوں کے سامنے ملے گی ، جو حادثے سے پہلے تمہارے سامنے تھی۔"وہ اپنے بھتیجے کو یقین دلانے لگیں کہ سب کچھ بالکل پہلے جیسا ہو جائے گا۔

"اس کے دل میں میرے لیے وہ مقام پھر سے پیدا کر دیں، آپ کو دل سے دعائیں دوں گا۔"صرف ایک ہی دن گزرا تھا ممتحنہ کے چہرے پر سے مسکراہٹ کو غائب ہوئے پر برہان کو لگا کہ جیسے صدیاں بیت گئی ہوں۔ایک ایک پل صدیوں پر بھاری تھا۔

"آج سے ہم دونوں سہیلیاں ہیں۔ ٹھیک؟"ڈاکٹر فاخرہ، ممتحنہ کے آگے اپنا ہاتھ بڑھائے ہوئے تھیں۔ آج ممتحنہ کی پہلی نشست تھی۔

"آپ جو کہیں گی وہ میں بن جائوں گی بس آپ پلیز مجھے اس ٹراما سے باہر نکال دیں۔میں چڑچڑی رہتی ہوں،اپنے آپ کو بے کار سمجھنے لگی ہوں۔فوراً غصہ ہو جاتی ہوں،مجھے نیند نہیں آتی،پلیز کچھ کریں۔"ممتحنہ نے ڈاکٹر فاخرہ سے ہاتھ ملا لیا۔

"So,we are friends, right?"، اب تم مجھ سے کوئی بھی بات نہیں چھپاؤ گی،چاہے وہ ذاتی کیوں نہ ہو اور اگر تم نے مجھ سے کوئی بھی بات نہیں چھپائی تو میں تمہاری ساری پرابلمز سولو(Solve)کر دوں گی۔"وہ ایک مخصوص سائی کائٹرک انداز کے ساتھ اس سے گفت گو کر رہی تھیں۔

"ہونہہ۔"ممتحنہ نے اپنا سر جھکا لیا۔

"ویری گڈ۔اب مجھے یہ بتائو کہ وہ کون سی چیز ہے جو تمہیں سونے نہیں دیتی؟کوئی ایونٹ کوئی حادثہ؟"اور اس کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ لیے ہوئے بولیں۔

"م...میری سادگی؟"وہ اپنے جسم کے ہر گوشے پر نظر دوڑاتی ہوئی اپنی اس خوبی کو تلاش کرنے لگی جو اس کے جسم سے آزاد ہوچکی تھی ۔جب اسے وہ خوبی اپنے آپ میں کہیں نظر نہیں آئی،تو وہ رونے لگی۔

"دیکھو ممتحنہ، رونے سے تو کچھ حاصل نہیں ہونے والا،پر جو کچھ تمہیں ابھی حاصل ہے،وہ تمہارے رونے سے،تمہارے رویے سے مزید لاحاصل ضرور بن جائے گا۔ اس لیے،رونا تو ہرگز ٹھیک نہیں ہے؟"اس کو روتا دیکھ کر ڈاکٹر فاخرہ نے اسے گلے سے نہیں لگایا بلکہ اسے مضبوط بننے دیا،خود کو سنبھالنے کا موقع دیا۔

"ہونہہ۔"

"تو بتائو مجھے، اگر میں دن کی روشنی میں اپنے گھر میں اندھیرا کر دوں، تو کیا وہ رات کہلائے گی؟"وہ اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگیں۔

"ہرگز نہیں"!ممتحنہ حاضر جواب رہی۔

"اگر میں رات کے اندھیرے میں اپنے گھر کی ساری بتیاں جلاد وں، تو کیا وہ دن کہلائے گا؟"

"نہیں۔"ممتحنہ نے بھی ان کی آنکھوں میں جھانکنا شروع کر دیا۔اسے ان کی آنکھوں میں اپنے لیے اپنائیت محسوس ہوئی۔

"تو کیا اگر کوئی تمہاری سادگی تم سے چھین لے،زبردستی،تو کیا تم معصوم نہیں کہلائو گی؟"

"نہیں !میں معصوم کہلائوں گی۔ "ڈاکٹر فاخرہ کا ٹریٹمنٹ آہستہ آہستہ اپنے اثرات دکھانے لگا۔

"تو پھر جب تم معصوم ہو، پھر اپنے آپ کو کسی کا گناہ گار کیوں ٹھہرا رہی ہو؟سادگی انسان کے اندر ہوتی ہے میری جان اور جسم کی عزت چلے جانے سے روح کی عزت نہیں چلی جاتی، جسم زندہ رہتا ہی روح کے زندہ رہنے کی وجہ سے ہے، تو پھر تم کیوں جسم کے مرنے پر اپنی روح کو بھی مار رہی ہو؟اپنی روح کو جینے کا موقع دو، جسم خود اس ٹراما سے باہر نکل آئے گا۔"انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں اور زیادہ نرمی پیدا کر دی تا کہ اس کا جسم نرم ہو سکے، اس کے رویے میں لچک آسکے۔

"میں نے ساری دنیا سے اس سادگی کو چھپا کر رکھا تھا،صرف ان کے لیے۔ اب جب یہ سادگی ہی نہیں رہی تو میں بھی ان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی۔ میں جی تو رہی

ہوں،پر اب ان کے ساتھ جینا نہیں چاہتی۔گناہ گار ہوں میں ان کی۔"اس کا ہاتھ جو ابھی تک ڈاکٹر فاخرہ کے ہاتھ میں تھا، اس نے فوراً ہٹا لیا۔

"اچھا ریلیکس!ہم نہیں کرتے فالتو باتیں۔کچھ اپنی باتیں کرتے ہیں، ٹھیک؟"ممتحنہ کے رویے کو وائلنٹ ہوتا دیکھ کر ڈاکٹر فاخرہ نے دوبارہ سے ابتدائی اسٹیج پر جانے کا فیصلہ کیا۔

"ہونہہ۔"

کیا تمہارے ساتھ اس رو ز جو کچھ بھی ہوا ،اس میں تمہاری کہیں کوئی غلطی تھی؟ٹھیک طرح سوچ لو، پھر مجھے جواب دینا۔"اب انہوں نے اپنا ہاتھ ممتحنہ کے بازو پر رکھ دیا۔

"نہیں !وہ ایک حادثہ تھا اور میں نے تو اس حادثے سے بچنے کی بہت کوشش بھی کی تھی،پر میری کوئی غلطی نہیں تھی۔"

"کمال ہے ممتحنہ صاحبہ،کوئی غلطی بھی نہیں اور احساس ندامت ایسا کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں۔تالیاں ہونی چاہئیں اس غلطی پر جو ہوئی ہی نہیں۔"وہ اس پر طنز کرکے اس کو اس کی غلطی کا احسا س دلانے لگیں کہ وہ اس غلطی پر ماتم کرکے کتنا غلط کر رہی ہے جو اس نے کی ہی نہیں۔ممتحنہ جواب میں خاموش رہی اور اس

کا خاموش رہنا ڈاکٹر فاخرہ کو اس بات کی گواہی دے گیا کہ ٹریٹمنٹ کچھ حد تک کام یاب جا رہا ہے۔

"اب اگر وہ واقعہ ذہن میں آیا تو روئو گی؟چیخو گی؟یاد رکھنا !اگر ایسا کرو گی تو بہت بڑی بے وقوفی کرو گی۔تمہارے رونے سے،چیخنے سے،اسے کچھ فرق نہیں پڑے گا جس نے تمہارا یہ حال کیا پر انہیں ضرور فرق پڑے گا جو اپنا حال نہیں دیکھ رہے،صرف تمہیں صحت یاب دیکھنے کے لیے۔سنا ہے بڑی وفا دار بیٹی ہو،ماں باپ کی ہاں میں ہاں،نہ میں نہ ملاتی ہو،تو پھر کیوں کر رہی ہو ان کے ساتھ ایسا؟ماں باپ کا ذرا بھی خیال ذرا بھی عزت ہے تمہارے دل میں؟مجھے نہیں لگتا کہ ہے،اگر ایسا ہوتا تو تم اس واقعے کو یاد ہی نہیں کرتی اور اگر بد قسمتی سے وہ واقعہ تمہارے ذہن میں آ بھی جاتا تو تم اسے فراموش کر دیتی،اسے خاطر میں ہی نہ لاتی۔کیوں سوار کر رہی ہو اس حادثے کو اپنے ذہن ودل پر؟ماں باپ کو تکلیفیں دینے کے لیے؟انہیں ہسپتا ل پہنچانے کے لیے؟"اب وہ اسے ڈانٹنے لگی تھیں۔اس کے اندر ماں باپ کی عزت کا احسا س پیدا کرنے لگی تھیں۔

"نہیں!کیوں کروں گی میں ان کے ساتھ ایسا؟"اسے حارث اور عنایہ بیگم کی وہ قربانیاں یاد آنے لگیں جو انہوں نے اپنی بیٹی کے لیے دی تھیں۔اسے اچھا

پڑھایا،اس کے شوق کو سر آنکھوں پر رکھ کر اس شوق کو پورا کرنے کے لیے امریکا پڑھنے بھیجا،اس کی پسند کی شادی کروائی،اس کی پسند کو ہمیشہ اپنی پسند سمجھا۔

"تم کر رہی ہوایسا ممتحنہ ۔اس حادثے کو یاد کر کر کے تم اپنے ماں باپ کو دکھ دے رہی ہو،تکلیفیں دے رہی ہو،تم نے سوچا بھی"...

"نہیں کروں گی یاد !فراموش کر دوں گی اس حادثے کو اپنے ذہن و دل سے پر اپنے ماں باپ کو دکھ دینے کے بارے میں، میں سوچ بھی نہیں سکتی۔"وہ رونے لگی اور ڈاکٹر فاخرہ پہلی نشست ہی میں کام یاب ہونے لگیں۔

☆...☆...☆

پندرہ دن گزر گئے۔ ڈاکٹر فاخرہ کے مطابق ممتحنہ کی اب صرف ایک نشست باقی تھی۔ ممتحنہ کی حالت بہت بہتر ہو چکی تھی۔اب اسے ڈر بالکل بھی نہیں لگتا تھا۔اسے نیند بھی پرسکون آنے لگی تھی۔ وہ اب چڑچڑی نہیں رہی تھی۔ڈاکٹر فاخرہ کے کیے گئے ٹریٹمنٹ اور بتائی گئی ایکسر سائز نے ممتحنہ کی حالت بہت بہتر کر دی تھی اور اب وہ ایک نارمل زندگی جینے لگی تھی۔

"ممتحنہ بیٹا!برہان تم سے ملنے آیا ہے۔"وہ دبئی کی ایک عمارت کے بارہویں فلور کے ٹیرس پر کھڑی تھی کہ عنایہ بیگم نے اسے ایک بری خبر سنائی ۔

عنایہ بیگم اسے برہان کے آنے کی اطلاع دیتے ہی کچن کی طرف چلی گئیں۔ برہان جب اس کے کمرے میں آیا، تو وہ اسے کہیں نظر نہ آئی۔ وہ ٹیرس کی طرف گیا، تو دیکھا کہ وہ وہاں سے کودنے والی ہے۔ برہان نے اسے فوراً ہی اپنی جانب کھینچ لیا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے؟کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ ایسا؟ساری قسمیں سارے وعدے سب بھول گئیں؟"ممتحنہ کا رویہ بھلے سب کے ساتھ،اپنے ساتھ بہتر ہو گیا تھا پر برہان کے ساتھ وہ پہلے جیسا تھا۔

"آپ کیوں آئے ہیں یہاں؟کیوں روز آجاتے ہیں میرے سامنے؟نکاحی بیوی ہو ں اس لیے؟تو پھر قصہ ہی ختم کر دیں۔طلا ق دے دیں مجھے اور میری نظروں سے دور ہوجائیں۔گھٹن ہونے لگتی ہے جب آپ میرے پاس آتے ہیں۔"برہان کے اسے اپنی جانب کھینچنے کے باعث وہ برہان کے بہت قریب تھی۔وہ اس کے دونوں بازو پوری قوت کے ساتھ پکڑے ہوا تھا۔

"ط...طلا...طلاق؟ممتحنہ تم مجھ سے طلا...؟"اس مرد کی آنکھوں میں اس وقت آنسو تھے۔ وہ جو اس پر غصہ کرنا بھی گناہ کبیرہ سمجھتا تھا،آج اسے کے منہ سے طلاق جیسا گھناؤنا لفظ سن رہا تھا۔

"یہ تھا تمہارا عشق؟یہ تھی تمہاری قسم؟"وہ اس کے منہ سے اپنے پوچھے گئے سوالات کا جواب سننا نہیں چاہتاتھا،نہ اسے وہ اپنے آنسو دکھانا چاہتاتھا جو اس کی آنکھوں سے زار و قطار بہ رہے تھے۔ اس نے تو اسے خو د سے دور کر دیا،اس کے بازوئوں پر سے اپنا ہاتھ ہٹا دیا۔وہ اس کے بازوئوں پر سے اپنا ہاتھ ہٹانے کے ساتھ ساتھ محبت پر سے اپنا ایمان اٹھانے لگا۔وہ اسے اس کے حال پر چھوڑتا ہوا وہاں سے چلا گیا،مگر اس کے آنسو،اس کے آنسو شاید ممتحنہ کے دل کو تر نہ کر سکے۔

"آپ نے اسے دنیا والوں کے لیے تو ٹھیک کر دیا پر افسوس!میر ے حق میں کچھ بہتر نہ کر سکیں۔"وہ ممتحنہ کے گھر سے نکلتے ہی اپنی پھوپھو کے گھر آ گیا۔

"مگر میں نے ہار نہیں مانی ابھی۔ایک نشست اب بھی باقی ہے ڈیئر۔"ڈاکٹر فاخرہ کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ سب ٹھیک کرنے والی ہیں۔

"میرا کوئی فائدہ نہیں ہوا اور نہ ہو گا ان نشستوں سے۔ وہ میرے ساتھ اب بھی ویسی ہی ہے اور اب تو مجھے دیکھنا بھی نہیں چاہتی۔میرا نام سنتے ہی اس نے سوسائیڈ اٹیمپٹ کی۔"

سوسائیڈ والی بات نے ڈاکٹر فاخرہ کو صحیح معنوں میں حیران کر دیا۔

"وہ سوسائیڈ بھی کرے گی اور اس سب میں صرف تمہاری غلطی ہے برہان۔"اب وہ مصنوعی خفگی کے ساتھ اسے ڈانٹنے لگیں۔

"م...میری غلطی؟"برہان کچھ نہ سمجھ سکا۔

"سر پہ چڑھا رکھا ہے تم نے اسے۔روز اس کی آنکھوں کے سامنے رہتے ہو،اس کا چڑچڑا ہونا تو بنتا ہے۔ایک دن!بس ایک دن بلکہ ایک دن تو کیا کچھ گھنٹوں کے لیے اس کی آنکھوں کے سامنے رہتے ہوئے اس کی آنکھوں کے سامنے سے اوجھل ہو جاؤ پھر دیکھنا اس کی تڑپ،اس کی چیخ،اس کی محبت،اس کا عشق۔"برہان اب بھی ان کی بات سمجھ نہ سکا۔

"کیا کہنا چاہ رہی ہیں پھوپھو؟کھل کر بات کریں۔"برہان کو ان کی شارٹ کٹ والی باتیں بالکل سمجھ نہ آئیں۔

"اس کا تمہارے ساتھ رویہ درست اس لیے نہیں ہوا کیوں کہ ابھی تک میں نے اس سے تمہارے متعلق کوئی خاص بات ہی نہیں کی،شروع میں کرنا چاہی تھی پر وہ وائلنٹ ہو گئی تھی اس لیے میں رک گئی اور سوچنے لگی کہ پہلے وہ مسائل حل کر لیے جائیں جو آسانی سے ہو رہے ہیں۔"برہان ان کی کہی باتیں سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔

"وہ تم سے اب بھی عشق کرتی ہے برہان۔عشق وہ بلا ہے جو ایک بار پیچھے لگ جائے تو پھر کبھی پیچھا نہیں چھوڑتی اور اس عشق نے اس کا بھی پیچھا نہیں چھوڑا۔وہ بس تم سے چھپا رہی ہے،خود کو تمہارا گناہ گار جو سمجھتی ہے۔ہر نشست میں اس کا موضوع تم ہوتے ہو پھر ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے پیچھا چھڑانا چاہ رہی ہو۔وہ اپنے آپ سے بھاگنا چاہ رہی ہے تمہارے لیے۔بس اسے اس بات کا یقین دلانا ہے کہ وہ غلط کر رہی ہے اور یہ کام میں کل کروں گی۔ اس کی آخری نشست میں، بس اب میں جو جو پوچھتی جائوں ،اس کا جواب مجھے دیتے رہنا۔"وہ برہان کو یقین دلانے لگیں کہ انہوں نے ممتحنہ کو اس حد تک نارمل کر دیا ہے،اب وہ اپنا کام ادھورا نہیں چھوڑیں گی۔

☆...☆...☆

آج جب و ہ اپنی آخری نشست کے لیے ڈاکٹر فاخرہ کے کلینک گئی تو اس نے وہاں کچھ اور ہی ماحول دیکھا۔

"بہت پسند ہیں نا پھول تمہیں؟فلورسٹ جو ہو۔"ڈاکٹر فاخرہ پورا کمرا مختلف قسم کے پھولوں سے سجائے اس کی منتظر تھیں اور پھر وہی ہوا جو انہوں نے سوچا تھا،وہ

کمرے میں داخل ہوتے ہی ان پھولوں کو جی بھر کر دیکھنے لگی جو کبھی اس کا سب کچھ ہوا کرتے تھے۔

"بہت زیادہ۔"اس کی نظر سب سے پہلے جامنی رنگ کے گل لہمی پر پڑی اور اس یادگار پھول پر صرف اس کی نظر کا پڑنا تھا کہ ماضی کی حسین یادوں میں کھو گئی۔

"آر یو اوکے؟"ڈاکٹر فاخرہ نے جان بوجھ کر اسے جھنجھوڑ کر ڈسٹرب کیا۔وہ برہان کے ذریعے ساری ضروری معلومات اکٹھا کر چکی تھیں۔

"ج...جی۔"ڈاکٹر فاخرہ کے جھنجھوڑنے پر وہ بوکھلا سی گئی۔

"تمہیں کون سا پھول سب سے زیادہ پسند ہے؟بھئی مجھے تو گلاب ہی پسند ہے۔اس کی بات ہی کچھ اور ہے۔"ڈاکٹر فاخرہ کا رویہ ممتحنہ کے ساتھ پوری طرح دوستانہ ہو گیا۔

"پھول تو سارے اچھے ہوتے ہیں۔میں ایک پھول پر کسی دوسرے پھول کو فوقیت دے کر خدا کی قدرت کا دل نہیں دکھا سکتی،ہر پھول اپنے اندر کوئی نہ کوئی ایسی خوبی ضرور رکھتا ہے جو اسے دوسرے پھولوں سے جداکرے۔"وہ ٹھہری پھولوں کی دل دادہ،اب اس کی ٹرین کہاں رکنے والی تھی۔

"تو چلو ایک کھیل کھیلتے ہیں،میں کسی بھی پھول پر ہاتھ رکھوں گی ، تمہیں مجھے اس کا نام اور اس کی علامت بتانا ہو گی،ٹھیک؟"ڈاکٹر فاخرہ کا ٹریٹمنٹ شروع ہو چکا تھا، پر اس کی نظریں ابھی تک اس جامنی گل لہمی پر تھیں۔

"تو بتائو یہ کون سا پھول ہے؟وہ جس پھول کو جی بھر کر دیکھ رہی تھی،محسوس کر رہی تھی،ڈاکٹر فاخرہ نے ٹریٹمنٹ کی ابتدا اسی پھول سے کی۔

"گل لہمی!اسے میں کیسے بھول سکتی ہوں،میں اُسے شاید بھو ل جائوں پر اِسے کبھی نہیں بھلا پائوں گی۔ "وہ گل لہمی کی پنکھڑیوں کو چھو کر انہیں محسوس کرنے لگی۔

"کسے بھول جانے کی بات کر رہی ہو؟"ڈاکٹر فاخرہ نے آہستہ سے اس کی شہ رگ پر ہاتھ رکھا۔

"برہان کو اور کسے؟"اب وہ ڈاکٹر فاخرہ کی طرف دیکھنے لگی۔

"برہان کو کیوں بھولنا چاہتی ہو ڈیئر؟"ڈاکٹر فاخرہ نے اطمینان کے ساتھ اپنے ٹریٹمنٹ جاری رکھی۔

"کیوں کہ اسے بہت چاہتی ہوں۔"اب اس نے ایک گل لہمی کو توڑ کر اپنے بالوں میں پھنسا لیا۔

"چاہتی ہو تو پا بھی لو۔وہ تو منتظر ہے تمہارے لوٹ کے آنے کا۔"وہ اس کے دونوں بازوئوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر اس کی آنکھوں میں برہان کی محبت پڑھنے لگیں،جو مری نہیں تھی،سانسیں کھینچ رہی تھی۔

"میں اس سے شادی کر کے اسے برباد نہیں کرنا چاہتی،اس لیے چاہتی ہوں کہ وہ مجھے چھوڑ دے۔"وہ مکمل طور پر نارمل ہو چکی تھی اس لیے اس کا رویہ نارمل تھا۔ وہ اب وائلنٹ نہیں ہو رہی تھی پر ذکر برہان کا آ پہنچا تھا،اب اسے کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

"تم اس سے شادی نہ کر کے اس کو اور خود کو برباد کر دو گی ممتحنہ۔خیر چھوڑو،وہ آئے یا جائے کیا فرق پڑتا ہے،ہم تو پھولوں کی باتیں کر رہے تھے نا؟ "وہ اسے برہان کی یاد میں ڈبو کر اسے باہر نکالنے لگیں،تیرنے نہیں دیا انہوں نے ممتحنہ کو برہان کی یاد میں،شاید اس کے پیچھے ان کا کوئی اور ہی مقصد تھا۔

"ہونہہ۔"اسے برہان کی یادوں میں تیرنے کی ضرورت نہیں تھی،وہ تو پہلے ہی سے گہرائی میں تھی۔ڈاکٹر فاخرہ کا اسے اس کی یادوں سے دور کرنا کچھ کام نہ آیا۔

باتوں ہی باتوں میں انہوں نے وہاں رکھے گل لہمی کے گلدستے میں سے ایک گل لہمی نکال کر جان بوجھ کر زمین پر گرادیا جسے ممتحنہ نے فوراً اٹھا لیا۔

"تم تو فلورسٹ ہو،پھولوں کے بارے میں کافی معلومات ہیں تمہاری،پھولوں کی عزت کرنا جانتی ہو،تو مجھے یہ بتائو کہ اگر کوئی پھول زمین پر پھینک دے،تو کیا وہ پھول پہلے جیسا رہے گا؟"وہ تو ممتحنہ کے ساتھ کچھ اور ہی کھیل کھیل رہی تھیں،دو محبت کرنے والوں کو فتح سے ہم کنار کرنے والا کھیل۔

"ہر گز نہیں!چاہے اس پھول کو کوئی خراش بھی کیوں نہ آئے،وہ پہلے جیسا نہیں رہے گا،زمین پر گر جانے کے بعد۔"

"تو کیاخیال ہے تمہارا مس فلورسٹ؟ایسے گرے ہوئے پھول کو کون اٹھانا پسند کرے گا جس میں بقول تمہارے،پہلے والی بات ہی نہ رہے؟"وہ ممتحنہ کو اس پھول پر لگا گند،جو بظاہر نظر بھی نہیں آ رہا تھا،صاف کرتا دیکھنے لگیں۔

"جو اس پھول کی عزت کرنا جانتا ہو،جسے اس پھول سے محبت ہو۔"اب وہ اس گرے ہوئے پھول کو اس کا اصل مقام دینے لگی،اس کی جگہ پر اسے رکھنے لگی،پر کیا اب اس گرے ہوئے پھول میں پہلے والی بات رہی تھی؟

"اس کا مطلب یہی ہوا کہ تم اس پھول کو ضرور اٹھائو گی۔کیوں؟"

"بالکل"!ممتحنہ نے شانے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

"ممتحنہ!عورت بھی ایک پھول کے مانند ہوتی ہے،جسے اگر زمین پر پھینک دیا جائے تو اس میں وہ بات نہیں رہتی جو پہلے کبھی ہوا کرتی تھی۔"ایک بار پھر انہوں نے ممتحنہ کا چہرہ اپنی جانب کیا۔

"بالکل درست فرمایا آپ نے۔"ممتحنہ ان کی بات سے پوری طرح متفق تھی۔

"پھر تو میں یہ بھی درست کہہ رہی ہوں کہ تمہاری حالت بھی اس گرے ہوئے پھول جیسی ہے۔"If you don't mind. مخصوص سائیکاٹرک انداز ان کی گفت گو کا حصہ بن چکا تھا۔

"ہونہہ۔"اس نے اپنا سر جھکا لیا۔

"تو تم ہی نے ابھی کہا کہ اس گرے ہوئے پھول کو وہی اٹھائے گا جو اس کی عزت،اس سے محبت کرنا جانتا ہو اور تمہیں برہان نے اٹھایا۔ اس کا مطلب یہی ہوا کہ وہ تمہاری عزت اور تم سے محبت کرنا جانتا ہے،پھر یہ بے رخی کیوں ڈیئر؟"وہ اسے ایک بار پھر جھنجھوڑنے لگیں اور ان کے جھنجھوڑنے پر ممتحنہ ایک بار پھر گہری سوچوں میں ڈوب گئی۔

"خیر چھوڑو !بتائو یہ کون سا پھول ہے؟ "اس سے پہلے کہ وہ یادوں میں پوری طرح ڈوب جاتی،ڈاکٹر فاخرہ اُسے کھینچتی ہوئی ایک پیلے پھول کے پاس لے آئیں۔

"سورج مکھی،جو علامت ہے ایمان کی۔"وہ اب اس پھول کو جی بھر کر دیکھنے لگی جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی۔

"وہ تو ایمان لے آیا تھا تمہاری محبت پر،اس کا عقیدہ کیوں خراب کر رہی ہو؟"ایک بار پھر انہوں نے ممتحنہ کو اپنی آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کر دیا۔

"پر"...ڈاکٹر فاخرہ کام یاب ہو چکی تھیں پر ابھی انہیں چین کہاں ملنے والا تھا؟ممتحنہ کے منہ سے برہان کے نام کا پہلا حرف ندامت سے گندھی آواز کے ساتھ سنتے ہی انہوں نے اس کا مائنڈ کہیں اور ڈائیورٹ کیا۔

"یہ کون سا پھول ہے؟"وہ اسے کالے گلاب کے پاس لے آئیں اور وہ اس کو دیکھتے ہی ایک دم سے پیچھے ہٹ گئی۔

"تم نے غلط سوچا تھا ممتحنہ۔کالا گلاب بھلے موت کی علامت ہوتا ہو گا اور ہمارے لیے بھی یہ موت کی علامت ہی ثابت ہوا۔ہمارے برے دن مر گئے اور آج سے ایک نئی زندگی شروع ہوئی ہے۔"اسے وہ دن یاد آنے لگا جس دن برہان نے اس کالے گلاب کا مفہوم بدل دیا تھا۔

"چپ کیوں ہو گئیں؟ نہیں جانتی اس پھول کا نام؟چلو میں بتا دیتی ہوں،یہ ہے کالا گلاب، موت کی علامت۔" Right?

"نہیں!نئی زندگی کی۔"ڈاکٹر فاخرہ کو یقین تھا کہ جواب یہی موصول ہو گا۔اس کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو بہ نکلے پر شاید ڈاکٹر فاخرہ کو اب بھی چین نہیں آیا تھا۔وہ سنگ دل بن چکی تھیں،دو دلوں کو جوڑنے کے لیے اور دو دلو ں کو جوڑنے کے لیے سنگ دل کیا ظالم بھی بننا پڑے تو بن جانا چاہیے۔

"چلو یہ تو بتا ہی دو گی تم، یہ کون سا پھول ہے؟"اب وہ اسے گھسیٹتی ہوئی نیلے رنگ کے ایک پھول کے پاس لے آئیں۔

"گل وفا۔"اور اس پھول کا نام لیتے ہی وہ ایک بار پھر یادوں کے گہرے سمندر میں ڈوب گئی۔

"سمندر کتنا گہرا ہوتا ہے نا؟"

"ہونہہ۔محبت جتنا، تب ہی تو ہر شاعر محبت کو دریائوں کے کناروں سے کمپیئر کرتا ہے۔"

"فرق ہوتا ہے۔محبت اور سمندر میں فرق ہوتا ہے کچھ اتنا جتنا کہ جینے اور مرنے میں ہوتا ہے۔سمندر میں گہرائی مار دیتی ہے اور محبت میں گہرائی جینا سکھاتی ہے۔"

"اور جب محبت عشق بن جائے تب کیا ہوتا ہے؟"

"عشق تو آگ کا دریا ہے،یہ شعر تو سنا ہی ہو گا۔عشق میں بھی گہرائی جینا سکھاتی ہے،پر یہ زندگی آگ کے دریا پر سے گزر جانے کے بعد ملتی ہے۔"

وہ مکمل طور پر ڈوب چکی تھی اور اس بار ڈاکٹر فاخرہ نے اسے ڈوبنے دیا،پر زیادہ دیر تک نہیں!

"گل وفا۔ نائس نیم ، پر کہاں کی وفا؟کہاں کا عشق؟ عشق کرتی بھی تھی اس سے یا...ٹائم پاس کر رہی تھی اس کے ساتھ؟"ایک اور تلخ جملہ ڈاکٹر فاخرہ نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا پر اب وہ ان کو نہیں سن رہی تھی،وہ تو اپنے دل کو سن رہی تھی۔

"ہماری محبت جب عشق بن جائے تو ڈوبو گی میرے ساتھ؟آگ کے دریا میں؟"

"ڈوبتے ہوئے کو تنکے کا سہارا ہی کافی ہوتا ہے اور پھر میرے ساتھ تو آپ ہوں گے،ڈوبیں گے بھی اور پار بھی جائیں گے۔"

وہ ایک جملہ اس کے دل سے تیر کی طرح آر پار ہوا تھا اور اچھا ہوا تھا کہ اس تیر نے اس کے دل کو زخمی کر دیا تھا،ورنہ وہ دل تو محبت میں اب سنگِ مر مر کا بن چکا تھا۔پتھر دل۔

"آپ کیوں آئے ہیں یہاں؟کیوں روز آجاتے ہیں میرے سامنے؟نکاحی بیوی ہوں اس لیے؟تو پھر قصہ ہی ختم کر دیں۔طلاق دے دیں مجھے اور میری نظروں سے دور ہو جائیں۔"کہیں وہ زخم اسے مار ہی نہ دیتا،وہ تو بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔

"ط...طلا...طلاق؟ممتحنہ تم مجھ سے طلا...؟"

"یہ تھا تمہارا عشق؟ یہ تھی تمہاری قسم؟"اسے برہان کا اس کی محبت پر سے ایمان اٹھتا دکھائی دینے لگا۔اس کا ہاتھ چھوڑ کر، آنکھوں میں ہزاروں موتی لیے جانا دکھائی دینے لگا۔

"تم نے تو قسم کھائی تھی نا کہ چاہے کچھ بھی ہوجائے،کچھ بھی کا مطلب کچھ بھی،اس سے جدا کبھی نہیں ہو گی؟تو پھر اب اپنی قسم سے پیچھے ہٹ کر اپنے اوپر خدا کا عذاب نازل کرنا چاہ رہی ہو؟"ممتحنہ کو جب ہوش آیا تو اس نے ڈاکٹر فاخرہ کو اس کی وہ قسم یاد دلاتے ہوئے پایا جو اس نے برہان کے ساتھ کھائی تھی۔

اس کی حالت خراب ہونے لگی،وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گرنے لگی کہ ڈاکٹر فاخرہ نے اسے تھام لیا اور اپنی گاڑی میں بٹھا کر کہیں جانے لگیں۔

راستے میں انہوں نے برہان کو فون کیا۔ممتحنہ ابھی تک بے ہوش پڑی تھی۔

"کیا بنا؟"برہان نے چھوٹتے ہی سوال کیا۔

"دبئی مریکل گارڈن پہنچ گئے؟"برہان کے سوال کرنے پر ڈاکٹر فاخرہ نے الٹا اس سے سوال کیا۔

"جی"!

"تو پھر تیار ہو جائو معجزے کے لیے۔وہ وہاں آ رہی ہے اور کوئی معجزہ ہونے والا ہے مریکل گارڈن میں اور سنو جیسا میں نے کہا تھا ،ویسا ہی کرنا۔"وہ برہان کے جواب کی منتظر نہیں تھیں،بس اپنی بات پوری کرتے ہی انہوں نے فون رکھ دیا۔

☆...☆...☆

بہتر ہزار سکوائر میٹر کے گارڈن میں ایک سو نو ملین پھولوں کے اردگرد وہ اکیلا کھڑا اپنی وفا کا انتظار کر رہا تھا۔وہ ستمبر کا مہینہ تھا اور دبئی مریکل گارڈن جون تا ستمبر بند رہتا ہے وہ اس لیے کیوں کہ جو ن تا ستمبر دبئی کا درجہ حرارت چالیس ڈگری سینٹی گریڈ تک جا پہنچتا ہے۔چوں کہ وہ' دا برہان ندیم 'تھا جسے ادکاری چھوڑے کچھ دن ضرور ہو گئے تھے مگر اس کا اداکاری چھوڑنے کا فیصلہ ابھی عوامی نہیں ہوا تھا۔ اس کے باوجود بھی اسے کافی منتیں کرنا پڑیں کچھ وقت کے لیے ۔ ڈاکٹر فاخرہ اسے بہت پہلے ہی بتا چکی تھیں کہ وہ ممتحنہ کو دبئی مریکل گارڈن لے

کر آئیں گی،لہٰذا برہان نے سب سنبھال لیا تھا پر اس کا دل اب بھی نہیں سنبھلا تھا۔

وہ برگنڈی رنگ کی ڈیزائنر شرٹ میں ملبوس دبئ مریکل گارڈن کے بیچ و بیچ کھڑا اس حسین دنیا کو ہر جانب سے دیکھنے لگا جو کسی فیری ٹیل کی دنیا سے کچھ کم نہیں بلکہ زیادہ ہی تھی۔کبھی وہ پھولوں سے ڈھکے گھر کا مجسمہ دیکھتا تو کبھی پھولوں سے سجا مور۔کبھی اس پتھریلی سڑک کو دیکھتا جس پر مختلف رنگوں کی چھتریوں کی چھت تھی،تو کبھی اس شاہانہ گاڑی کو دیکھتا جسے حسین پھولوں سے سجایا گیا تھا۔اس کے دل کو خوش کرنے کے لیے وہاں سب موجود تھا پر اس کے دل کو تو صرف اس کی عادت تھی جو اس وقت اس کے آس پاس نہیں تھی۔اسے وہ پھولوں کی حسین جنت بھی پھیکی لگنے لگی،اس کی ہنسی،اس کی خوشی،اس کی زندگی کا سامان جو وہاں موجود نہیں تھا۔

وہ پتھریلی سڑک پر ٹہلتا ایک طرف پھولوں سے سجے محل نما گھر کو دیکھنے لگا، تو دوسری جانب اس گاڑی کو بھی جس کے آگے کے دو پہیے ہوا میں تھے۔ وہاں سب کچھ موجود تھا۔برج خلیفہ، محل، مور، گاڑی، کشتی، پر افسوس !سب محض مجسمہ تھے،نقلی تھے، مگر ایک چیز جو ان سب پر بھاری تھی،ان سب نقلی چیزوں کو

زندگی دے رہی تھی،خوب صورتی دے رہی تھی،وہ چیز وہ پھول تھے۔وہ کروڑوں پھول،وہاں کی ایک ایک شے پھولوں میں لپٹی ہوئی تھی،ان کی خوشبوئوں سے گندھی ہوئی تھی۔

گاڑی دبئ مریکل گارڈن کے پاس آ کر رک گئی۔ڈاکٹر فاخرہ اپنے بیگ سے منرل واٹر کی بوتل نکالتی ہوئیں اس میں سے پانی کی کچھ بوندیں ممتحنہ کی بند آنکھوں پر ڈالنے لگیں۔

پانی کی کچھ بوندوں کا ممتحنہ کی آنکھوں کو چھونا ہی تھا کہ اس کی آنکھیں حرکت کرنے لگیں، بے چین ہونے لگیں۔

اس کی آنکھیں بھلے ابھی حرکت کر رہی تھیں،پر وہ ابھی کھلی نہیں تھیں،مگر اس کی سونگھنے کی حس بے دار ہوچکی تھی۔

"خو...خوشبو "...اس نے آنکھیں کھولنے سے پہلے اپنا منہ کھولا اور منہ کھولنے کے بعد آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں بھی کھولنا شروع کر دیں۔

"ممتحنہ"Are you OK now?...وہ جانتی تھیں کہ اب وہ بالکل ٹھیک ہو چکی ہے، مگر پھر بھی انہوں نے رسماً پوچھا۔

"مجھے خوشبو آرہی ہے۔دنیا کے تمام پھولوں کی خوشبو"!اس نے آنکھ کھولتے ہی گاڑی کی کھڑکی سے باہر دیکھا اور دیکھتے ہی حیران رہ گئی۔

"Oh My God! Dubai Miracle Garden?"اس کی زندگی میں ہمیشہ سے خواہش رہی تھی دنیا کے سب سے بڑے فلورل گارڈن میں جانے کی پر اس کا اتفاق نہیں ہواتھا کبھی ادھر جانے کا، مگر اب،جب اس کی آنکھوں کے سامنے بڑا بڑا "Dubai Miracle Garden"لکھا نظر آیا تو وہ جیسے پاگل سی ہو گئی۔

"جانا چاہو گی اندر؟"وہ اسے سیر و تفریح کے لیے وہاں نہیں لائی تھیں،وہ تو اپنے بھتیجے کی کھوئی ہوئی زندگی واپس لوٹانے اسے وہاں لائی تھیں۔ممتحنہ نے اند ر جانے کے لیے ان کے سوال پوچھنے کا انتظار نہیں کیا،وہ تو پہلے ہی گاڑی سے اترنے لگی تھی۔

وہ جس نے آج تک دبئ مریکل گارڈن صرف تصاویر میں دیکھا تھا،آج براہ راست دیکھ رہی تھی۔

"یہ تو تصویروں سے بھی کہیں زیادہ خوب صورت ہے میرے اللہ۔"وہ کچھ لمحوں کے لیے گزرے ہوئے لمحات فراموش کر چکی تھی۔وہ پتھریلی سڑک پر چلتی ہوئی

اس حسین باغ کے نظارے کرنے لگی۔ڈاکٹر فاخرہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھیں۔

وہ پھولوں سے سجے مور کے مجسمے کے پاس بیٹھی اس پر لپٹے ہزاروں پھولوں کو محسوس کر رہی تھی کہ اتنے میں اس کی نظر اپنے سے کچھ فاصلے پر کھڑے برہان پر پڑی۔

"ب...بر...برہان"!برہان کو دیکھتے ہی،اس کا نام لیتے ہی اسے کلینک میں گزارے گئے لمحات یاد آنے لگے اور ان کے ساتھ برہان کا منہ موڑ کر جانا بھی۔

ان لمحات کو، یاد ایام کو آنکھوں میں سمیٹتی وہ برہان تک جانے لگی اور بالآخر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"برہان...میرے برہان۔"وہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں سے چھونے لگی،اس کا لمس محسوس کرنے لگی۔وہ حسرت بھری،آنسوئوں بھری،پشیمانی سے تمام آنکھوں کے ساتھ اس کی زیارت کر رہی تھی پر وہ تو اس کے آگے پتھر بنا کھڑا تھا۔

"کیا کر رہی ہو ممتحنہ؟"ڈاکٹر فاخرہ نے پوری قوت کے ساتھ ممتحنہ کا وجود اپنی طرف موڑ لیا۔

"برہان سے بات کر رہی ہوں اور کیا؟"ڈاکٹر فاخرہ نے اس کا رخسار اس طرح پکڑ لیا کہ وہ کچھ لمحوں کے لیے برہان کی طرف رخ نہ موڑ سکے۔اتنے میں برہان اس حسین کتھئی رنگ کی لکڑی سے بنی کشتی میں چھپ گیا جو مختلف رنگوں کے پھولوں کے گلدستوں سے سجی تھی۔

"وہ تمہیں چھوڑ کر چلا گیا ہے ممتحنہ۔طلاق مانگی تھی نا اس سے؟پھر وہ کیوں آئے گا تمہارے پاس؟وہ چلا گیا ہے ہمیشہ کے لیے اور یہاں کوئی نہیں سوائے تمہارے وہم کے۔ "وہ اسے غصے سے گھورنے لگیں۔

"نہیں وہ ہیں یہاں۔میرے پیچھے۔"وہ اپنے رخسار پر سے ان کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے پیچھے مڑی تو وہاں کوئی نہیں تھا۔

"وہ ...وہ یہیں تھے...م...میرے بالکل پاس، وہ کہاں چلے گئے؟"اس نے یہاں وہاں نظر دوڑائی پر اسے وہ کہیں نظر نہیں آیا۔

"وہ صرف یہیں نہیں،وہ کہیں نہیں ہے ممتحنہ،جس کا ہونا تمہارے لیے نہ ہونے کے برابر تھا اب ا س کا نہ ہونا تمہیں اپنے لیے ہونا لگ رہا ہے؟تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ممتحنہ،گھر چلو۔"وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگیں پر اند ر ہی اندر ڈرنے لگیں کہ کہیں وہ واقعی ان کے ساتھ چلی نہ جائے۔

"ایسے کیسے چلی جائوں گھر؟اپنا گھر بسائے بغیر چلی جائوں؟نہیں جائوں گی میں۔"اب وہ اپنا ہاتھ سونگھنے لگی،وہ ہاتھ جو کچھ ہی لمحے پہلے برہان کے رخسار کو چھو رہا تھا۔

"ان ہاتھوں میں ان کی خوشبو ہے ڈاکٹر فاخرہ،میں قسم کھا سکتی ہوں کہ وہ یہیں ہیں۔ میں ان سے بات کیے بنا نہیں جائوں گی۔ "اب وہ پورے دبئی مریکل گارڈن میں دیوانوں کی طرح یہاں وہاں دوڑنے لگی۔

"آئی ایم سوری ممتحنہ۔ دل تو کر رہا ہے کہ ابھی تمہیں اپنے گلے سے لگا لوں پر چلو...کچھ دیر اور صبح۔"وہ کشتی میں چھپ کر اسے دیکھنے لگا اور اس کی موجودہ حالت پر ترس کھانے لگا پر وہ اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ زندگی بھر کا پیار پانے کے لیے چند لمحوں کی سنگ دلی کرنا بھی جائز ہے۔

"برہان؟کہاں ہیں آپ؟پلیز میرے سامنے آ جائیں۔"وہ چیخنے لگی،چلانے لگی پر برہان اسے کہیں نظر نہ آیا۔

"مجھے معاف کر دیں برہان۔ میں جانتی ہوں میں نے جو غلطی کی اس پر معافی کی نہیں سزا کی ضرورت ہے پر مجھے سزائے موت تو نہ دیں۔ دیکھیں نا میں آگئی ہوں آپ کے پاس، کفارہ ادا کرنے۔ آپ مجھے معافی مانگنے کا موقع نہیں دیں گے، تو

میں کافر بن جائوں گی پھر تو خدا بھی مجھے معاف نہیں کرے گا۔"وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگی اور اس کے دوست، اس کے پھول ،وہ بھی محبت میں شکست کھائی ہوئی ممتحنہ کو دیکھ کر خاموش ہو گئے۔اگر خدا نے انہیں زبان دی ہوتی تو وہ اس تھکے ہوئے مسافر کو چیخ چیخ کر بتا رہے ہوتے کہ اس کی منزل کہاں چھپی ہوئی ہے۔

"نہیں ٹھہرائوں گی خود کو آپ کی گناہ گار،قسم کھاتی ہوں۔ پراگر آپ سامنے نہ آئے تووہ گناہ جو شاید اتنا بڑا نہ تھا، مجھے گناہ کبیرہ لگنے لگے گا۔"وہ روتے روتے زمین پر بیٹھ گئی۔

وہ اس کشتی کے بالکل سامنے قالین نما گھاس پر بیٹھی ہوئی تھی،اپنی غلطی پر شرم سار،اپنی محبت میں شکست خوردہ۔

"اتنی محبت کب ہوئی مجھ سے؟"وہ جو کشتی کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا،اب اس کشتی پر کھڑا ہو گیا اور اس کے جھکے ہو ئے سر کو دیکھنے لگا۔

"ب...برہان؟"برہان کی آواز سنتے ہی وہ سر اٹھا کر اس کشتی کی طرف دیکھنے لگی جس پر وہ کھڑا اس سے سوال کر رہا تھا۔

وہ اس کے پاس دوڑتی ہوئی گئی اور کشتی پر سوار ہو گئی۔

"میری محبت کو محبت کہہ کر محبت کو بدنام نہ کریں۔ میں نے محبت نہیں،گناہ کیا،میں تو آپ کی نفرت کے لائق ہوں۔"وہ اس کے بالکل پاس اپنا سرجھکائے کھڑی تھی۔

"نفرت تو گناہ سے کی جاتی ہے،ایسے گناہ گار سے نہیں جسے اپنے گنا ہ کا احساس ہو جائے اور نہ ہی ایسے گناہ گا ر سے جو محبت میں ہو۔"برہان اپنے ہاتھوں سے اس کا جھکا ہوا سر اٹھانے لگا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے دل میں اس کا مقام بھی۔

"تمہارا پاس رہ کر بھی میرے پاس نہ ہونا،تمہارا مجھے چھوڑ کر چلے جانے کے مماثل تھا، وہ بھی بغیر بتائے۔"وہ اسے اپنے گزرے ہوئے دنوں کا حال سنانے لگا،اسے بتانے لگا کہ وہ کس طرح جیتے جیتے مرتا رہا اور مر مر کر جیتا رہا۔

"جب محبوب پاس آجائے ،احسا س ندامت کے ساتھ،تو چھوڑ کے جانے کی بات نہیں کرتے،وہ بھی احساس محبت کے ساتھ۔"وہ اس کی آنکھوں کی تختی پر لکھی اس کی محبت کی شاعری پڑھنے لگی۔

"تمہاری محبت پر میں ایمان لے آیا تھا۔ زبان سے پتا نہیں کبھی کی ہو یا نہ کی ہو،پر دل سے ہمیشہ تصدیق کی،تمہاری محبت پر اپنے ایمان کی۔تم نے یہ سوچ بھی

کیسے لیا کہ میں تمہیں ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلا گیا؟ طلاق والی بات سننے کے بعد تمہاری محبت پر میرا ایمان ڈگمگایا ضرور تھا،اٹھا نہیں تھا۔"وہ اس کے دل سے کبھی اتری ہی نہیں تھی،اگر اتر جاتی تو وہ کہاں ابھی زندہ ہوتا،اس کے سامنے کھڑا ہوتا۔ "جو بھی ہو، مجھے آج اپنے کیے کی سزا کاٹے بغیر چین نہیں ملے گا۔دیں مجھے سزا۔"اس نے اقبال جرم تو کر لیا تھا اپنے جرم کا، پر وہ خود کو سزا یاب قرار دینا چاہ رہی تھی۔

"میرا دل نکاح کے بعد والے دن سے تم نے مجھے واپس کر دیا تھا۔ اب تمہاری سزا یہ ہے کہ میرے دل کو واپس اپنے پاس رکھ لو اور مجھے زندگی دے دو۔میری زندگی میرے دل کے تمہارے دل کے ساتھ دھڑکنے میں ہے۔ میرے پاس رہ کر تو یہ میری سانسوں سے بے وفائی کرتا ہے،میرے نام کی سانسوں سے زیادہ تمہارے نام کی سانسیں بھرتا ہے۔"وہ اسے سزا میں بھی محبت دینے لگا اور ممتحنہ کو سزا بھی جزا سے کہیں بڑھ کر محسوس ہونے لگی۔

"سزا منظور ہے مسٹر مجازی خدا۔"وہ جو کچھ ہی دیر پہلے تک آنسو بہا رہی تھی اب مسکرا رہی تھی اور اس کے مسکرانے پر مریکل گارڈن کے کروڑوں پھول مسکرانے

لگے۔اس حسین کشتی پر برہان نے ممتحنہ کو اپنے گلے سے لگا لیا اور یوں محبت کی داستانی فضا چہار سو چلنے لگی،کروڑوں پھولوں کی سوگند بکھیرنے لگی۔

اب وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے مریکل گارڈن کی سیر کرنا شروع ہوگئے۔

"اس باغ کو معجزاتی باغ کہنے کی شاید کئی وجوہات ہوں پر میرے لیے اسے معجزاتی باغ کہنے کی صرف ایک وجہ ہے۔"وہ دونوں پتھریلی سڑک پر ٹہلنے لگے جس کی چھت مختلف رنگوں کی چھتریوں سے بنی تھی۔

"وہ کیا؟"اب وہ برہان کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی،وہ تو سر اٹھا کر ان رنگ برنگی چھتریوں کو دیکھ رہی تھی جو اس پر سایہ کیے ہوئے تھیں۔

"طلاق والی بات کے بعد مجھے یقین ہونے لگا تھا کہ اب میں تمہیں حاصل نہیں کر سکوں گا،پر آج اس معجزاتی باغ میں میرے ساتھ کوئی معجزہ ہی ہوا ہے اور وہ معجزہ ہے تمہارا پلٹ کر میرے پاس آنا۔"وہ جو اس کے آگے آگے چل رہی تھی،چلتے چلتے رک گئی اور پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"میں گئی نہیں تھی برہان،بس بھٹک گئی تھی۔ مجھے آپ کی محبت نے راستہ دکھایا ہے،مجھے منزل تک پہنچانے میں آپ کی محبت راہنما ثابت ہوئی ہے۔"وہ راستے پر

کھڑی ہو کر منزلوں کی باتیں کر رہی تھی۔اس کا معصومانہ انداز دیکھ کر برہان اس کے گال دبانے لگا۔

"پاکستان واپس جا کر ہزاروں انگلیاں اٹھیں گی مجھ پر،میں تو بدنام ہو گئی ہو ں وہاں۔"اب وہ دونوں برج خلیفہ کے پھولوں سے بنے مجسمے کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔

"دنیا والوں کو کچھ پتا چلے گا تب ہو گی نا تم بدنام۔میں نے ایک وجہ بھی باقی نہیں چھوڑی جس کی وجہ سے ہزاروں تو دور کی بات،ایک انگلی بھی تم پر اٹھائی جا سکے۔"اب وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں پر رکھنے لگا۔

"تمہارا لباس ہوں میں،پھر تمہیں بے لباس کیسے ہونے دوں گا؟"

☆...☆...☆

"پاکستان کے مشہورو معروف اداکار برہان ندیم کل بروز پیر ممتحنہ حارث کے ساتھ شادی کے بندھن میں بندھنے جا رہے ہیں۔ہم انہیں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔"برہان کے کہنے پر ظہیر نے اس کی رخصتی کی خبر اپنے اخبار میں چھاپ دی جسے کافی سارے قریبی لوگوں نے پڑھا۔

"محبت کی جیت ہو گئی اور نفرت کی ہار ایک بار پھر ہوگئی۔"نمیر علی جو صبح صبح اپنے آنے والے بگ بجٹ پراجیکٹ کا اسکرپٹ پڑھنے میں مصروف تھا،اخبار پر

نظریں دوڑانے لگا۔اس خبر کو پڑھنے کے بعد وہ دل سے مسکرانے لگا پر اس نے جو کیا تھا،اس کی سزا تو اسے ایک دن ملنی ہی تھی۔

"ماشاء اللہ !اللہ دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے،آمین۔"محمود علی اس خبر کو پڑھ کر مسرور ہو گئے اور دل سے اس جوڑے کو دعائیں دینے لگے۔

"یا اللہ تیرا شکر کہ سب صحیح ہو گیا۔ہائے !صرف ایک دن بعد رخصتی؟میں نے تو لہنگا بھی نہیں خریدا۔"زارا اخبار سائیڈ پر رکھتی بازار جانے کی تیاری کرنے لگی۔

"ن...نہیں...ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔ب...برہان اس بے آبرو کا نہیں ہو سکتا۔یہ ممکن نہیں،وہ نہیں ہو سکتا اس کا۔"حیال نے اخبار کی ہیڈلائن پر گرم چائے پھینک دی اور پوری طاقت کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"نہیں!ایسا نہیں ہو سکتا۔وہ اس کا نہیں ہو سکتا۔نہیں"!اس کی زبان پر بس وہی جملہ تھا۔ پر اسے کیا پتا تھا کہ محبت میں ناممکن کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اسے کیا پتا تھا کہ محبت جسم کی عزت کے چلے جانے کے ساتھ نہیں چلی جاتی۔وہ تو محبت کو بازاری سمجھتی تھی پر اسے کیا پتا تھا کہ محبت کی قیمت کیا ہوتی ہے۔اسے سب کچھ پتا تھا بس یہ نہیں پتا تھا کہ محبت کیا ہوتی ہے۔

وہ دیوانی ہوچکی تھی، صحیح معنوں میں پاگل ۔اس نے محبت کو بدنام کرنا چاہا تھا،محبت تو بدنام نہ ہوئی پر وہ ضرور بدنام ہوگئی۔اگلی صبح کے اخبار میں یہ خبر جو شاید ہونے والی تھی کہ مشہور و معروف پاکستانی اداکارہ حیال طاہر پاگل ہو گئیں اور انہیں مینٹل ہسپتال منتقل کیا جا رہا ہے اور ایسا ہی ہوا۔ اگلے روز اسے پاگل خانے منتقل کیا جانے لگا پر اس کی زبان پر آخر وقت تک یہی الفاظ تھے:

"نہیں۔ایسا نہیں ہوسکتا۔وہ اس کا نہیں ہوسکتا۔نہیں۔"

☆...☆...☆